[illegible] قرآن کی مجلس

عالم نقوی

ادارۂ پیغام القرآن

اوقات الصلوٰۃ الموسوم

بارہ ماہ کی نفلی عبادات

عالم فقری

ادارہ پیغام القرآن
40- اردو بازار لاہور

اللہ تعالیٰ ہمارا مالک اور رزاق ہے

نام کتاب ---------- بارہ ماہ کی نفلی عبادت

مصنف ---------- عالم فقری

اشاعت ---------- ۲۰۰۵ء

تعداد ---------- ۱۱۰۰

زیر اہتمام ---------- محسن فقری

منتظم ---------- حبیب فقری

فہرست

(۱)

بارہ ماہ کی نفلی عبادت

اللہ تعالیٰ کا بندہ بننے کے لیے عبادت کی راہ اختیار کرنا بڑا ضروری ہے، کیونکہ عبادت ہی کو اپنا کر اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ عبادت انسان کو ظاہر و باطن کی گندگیوں سے بالکل پاک وصاف کر دیتی ہے۔ عبادت سے اللہ پر توکل قائم ہوتا ہے۔ عبادت اللہ کی محبت پیدا کرتی ہے۔ غرضیکہ اللہ کی عبادت ہی وہ اصل راہ ہے جو بندے کو واصل باللہ اور بقا باللہ بناتی ہے۔ لہذا انسانی زندگی کا اصل مقصد صرف اور صرف اللہ کی عبادت ہونا چاہیے۔

عبادت کی سب سے مکمل اور جامع صورت فرض نمازوں کی ادائیگی، فرض روزے رکھنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور حج وغیرہ ہیں۔ اس فرض عبادت کو صحیح طور پر پورا کرنے کے بعد اگر کوئی شخص مزید اللہ کی عبادت میں محو رہنا چاہتا ہو تو اس کے لیے نفلی نمازیں، نفلی روزے، ذکرِ الٰہی کے لیے وظائف کا پڑھنا اور رات دن میں کثرت سے نوافل کا پڑھنا ہے۔ نفلی عبادت کے لیے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی نفلی عبادت ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے، کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بذاتِ خود بھی فرض عبادت کے ساتھ کثرت سے نفلی عبادت کرتے تھے۔ رات دن میں چند نفل نمازیں پڑھتے۔ پھر ہفتہ بھر کے ایام میں مختلف اوقات میں نوافل اور ذکر الٰہی کی کثرت فرماتے اور مختلف ایام میں نفلی روزہ بھی رکھتے۔ پھر سال بھر کے بارہ مہینوں میں اہم موقعوں اور اہم تاریخوں میں نفلی نمازیں پڑھتے اور بعض اوقات روزہ بھی رکھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تمام طریقہ کار ہمارے سامنے نفلی نمازوں، نفلی روزوں اور وظائف کی صورت میں موجود ہے۔ لہذا جو شخص بھی

بارہ ماہ میں کثرت سے نفلی عبادت کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سنت طریقہ اپنائے۔ اور اسی اتباعِ سنت میں نفل نماز، نفلی روزے، تلاوتِ کلام پاک اور دیگر وظائف پڑھے۔ سال بھر کے بارہ مہینوں اور ہفتہ کے ایام میں جو نفلی عبادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اس کی ادائیگی کا سنت طریقہ پیش خدمت ہے۔

بعض نوافل اور وظائف کو بزرگانِ دین نے بھی اپنے معمولات میں شامل کیا۔ کثرت عبادت کے لیے وہ بھی سالکانِ طریقت کے لیے بہت مفید ہیں انھیں بھی نفلی سنت عبادت کے ساتھ درج کر دیا گیا ہے تاکہ عابد حضرات مستفید ہو سکیں۔

مُحرّم الحرام

اسلامی سال میں بارہ مہینے ہیں ان میں پہلا مہینہ محرم الحرام ہے۔ محرم کو محرم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس ماہ میں جنگ و قتال حرام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ماہ محرم کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔ خاص کر اس مہینے میں دسویں محرم کا دن بڑا معظم ہے جسے یوم عاشورہ کہا جاتا ہے۔

تاریخی اعتبار سے اس مہینے کو اسلامی مہینوں میں بڑی اہمیت حاصل ہے کیونکہ اس میں بڑے اہم واقعات رونما ہوئے۔ اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے روزہ کے ساتھ ہم کو بڑی فضیلت عطا فرمائی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہے کیونکہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے عرش و کرسی، ستاروں اور پہاڑوں کو پیدا فرمایا، لوح و قلم اور سمندر عاشورہ کے دن پیدا کیے۔ جبریلؑ اور دوسرے ملائکہ کو عاشورہ کے دن پیدا کیا۔ حضرت آدم اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کو عاشورہ کے دن پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو آتشِ نمرود سے عاشورہ کے دن نجات بخشی۔ ان کے فرزند کا فدیہ عاشورہ کے دن دیا۔ فرعون کو عاشورہ کے دن غرق کیا، حضرت ادریسؑ کو عاشورہ کے دن آسمان پر اٹھایا۔ حضرت ایوبؑ کے دکھ درد کو عاشورہ کے دن دور کیا۔ حضرت عیسیٰؑ کو عاشورہ کے دن اٹھایا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بھی عاشورہ کے دن ہوئی۔ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ بھی اسی دن قبول ہوئی۔ حضرت داؤدؑ کو تاج اسی دن بخشا گیا۔ حضرت سلیمانؑ کو جن و انس پر حکومت اسی دن عطا ہوئی خود باری تعالیٰ عاشورہ کے دن عرش پر متمکن ہوا، قیامت عاشورہ کے دن ہوگی آسمان سے سب سے پہلی بارش عاشورہ کے دن ہوئی۔ جس دن آسمان سے

پہلی مرتبہ رحمت نازل ہوئی وہ عاشورہ کا دن تھا۔ جس نے عاشورہ کے دن غسل کیا وہ مرض الموت کے سوا کسی بیماری میں مبتلا نہ ہوگا۔ جس نے عاشورہ کے دن پتھر کا سرمہ آنکھ میں لگایا تمام سال اس کو آشوبِ چشم نہیں ہوگا۔ جس نے اس دن کسی کی عیادت کی گویا اس نے تمام اولادِ آدم کی عیادت کی۔ جس نے عاشورہ کے دن کسی کو ایک گھونٹ پانی پلایا اس نے گویا ایک لمحہ بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے عاشورہ کے دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض ایک ایک درجہ جنت میں بلند فرمائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

انیس الواعظین میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے مہینہ محرم کی بزرگی کرو۔ جس نے محرم کی بزرگی کی۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں بزرگی عطا کرے گا اور دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔

محرم الحرام کی نفلی عبادت اور روزہ رکھنے کے احکامات مندرجہ ذیل ہیں۔

محرم کی نفلی عبادت

پہلی محرم الحرام کو جو یہ دعا پڑھے تو شیطان لعین سے محفوظ رہے اور سارا سال دو فرشتے اس کی حفاظت پر مقرر رہیں۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَبَدِیُّ الْقَدِیْمُ وَهٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِیْدَةٌ اَسْئَلُكَ فِیْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَاَوْلِیَآئِهٖ وَالْعَوْنَ عَلٰی هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْٓءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا

يُقَرِّبُنِي اِلَيْكَ يَا كَرِيْمُ۔ (نزہۃ المجالس)

چار رکعت نفل

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ جس نے عاشورہ کے دن چار رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۂ فاتحہ اور پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھی، اللہ تعالیٰ نے اس کے پچاس برس گزشتہ کے اور پچاس برس آئندہ کے گناہ معاف فرمائے۔ ملاء اعلیٰ میں اس کے لیے نور کے ہزار محل تعمیر کرلئے گا۔ ایک اور حدیث میں چار رکعتیں دو سلاموں کے ساتھ مذکور ہیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ، سورۂ زلزال، سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص ایک ایک دفعہ اور نماز سے فراغت کے بعد ستر بار درود شریف پڑھنا مذکور ہے۔

حضرت شبلیؒ کا معمول

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ ہر روز یکم محرم سے دس محرم تک چار رکعت نفل پڑھا کرتے تھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار، سورۂ اخلاص پندرہ بار اور بعد سلام کے اس کا ثواب حضرت امام حسین علیہ السلام کی روح مبارک کے حضور پیش کرتے۔ تو ایک دن حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے حضرت شبلیؒ کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ حضرت شبلیؒ نے عرض کیا کہ حضور مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی؟ فرمایا خطا نہیں، ہماری آنکھیں تمہارے احسان سے شرمندہ ہیں۔ جب تک ہم قیامت میں اس کا بدلہ نہ دلوا لیں گے اس وقت تک ہم آنکھ ملانے کے قابل نہیں ہیں۔ اس نماز کے پڑھنے والے کی صاحبزادگانِ سیدکونین علیہما السلام قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے۔ (جواہر غیبی)

چھ رکعت نفل

جو کوئی چھ رکعت ایک ہی سلام سے نفل ادا کرے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے چھ سورتیں پڑھے والشمس، انا انزلناہ، اذا زلزلت الارض، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، اور

سورۂ والناس، بعد نماز سجدہ میں جاکر قل یا ایہا الکافرون پڑھے تو اللہ تعالیٰ سے جو حاجت طلب کرے گا پوری ہوگی۔ (رکن دین، کتاب الصلوٰۃ)

نوافل کا اجر

جو کوئی عاشورہ کے روز چار رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام کے بعد کثرت سے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ پڑھے، تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لیے ایک نورانی منبر بناتا ہے۔ (فضائل ایام والشہور)

نوافل برائے روشنی قبر

عاشورہ کی رات دو رکعت نفل قبر کی روشنی کے واسطے پڑھے جاتے ہیں جن کی ترکیب یہ ہے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین تین دفعہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے جو آدمی اس رات میں یہ نماز پڑھے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت تک اس کی قبر روشن رکھے گا۔ (جواہر غیبی)

حضرت خواجہ غریب نواز کا فرمان

ایک اور نماز جو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوراد میں لکھی ہوئی ہے وہ بھی دو رکعت میں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین ایک ایک بار پڑھے۔

چھ رکعت نوافل کا اجر

ایک اور روایت میں چھ رکعتیں آئی ہیں۔ ان کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ کریم بہشت میں دو ہزار محل عطا فرمائے گا۔ اور ہر محل میں ہزار دروازے یاقوت کے ہوں گے اور ہر دروازہ پر ایک تخت زبر جد سبز کا ہوگا۔ اس تخت پر ایک حور بیٹھی ہوگی جس کے علاوہ چھ ہزار بلائیں اس نمازی سے دور کی جائیں گی اور چھ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ (حاشیہ تلقین، جواہر غیبی)

دو رکعت نماز نفل

یکم محرم شریف کے دن دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین مرتبہ قُل ہو اللہ احد پڑھے۔ سلام کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَبَدُ الْقَدِیْمُ ھٰذِہٖ سَنَۃٌ جَدِیْدَۃٌ اَسْئَلُکَ فِیْھَا الْعِصْمَۃَ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَالْاَمَانَ مِنَ السُّلْطَانِ الْجَابِرِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَّمِنَ الْبَلَاءِ وَالْاٰفَاتِ وَاَسْئَلُکَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰی ھٰذِہِ النَّفْسِ الْاَمَّارَۃِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالِ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ یَا بَرُّ یَا رَءُوْفُ یَا رَحِیْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔

جو شخص اس نماز کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اوپر دو فرشتے مقرر کر دیگا تاکہ وہ اس کے کاروبار میں اس کی مدد کریں۔ اور شیطان لعین کہتا ہے کہ افسوس! میں اس شخص سے تمام سال ناامید ہوا۔ (جواہر غیبی)

سو رکعت نوافل

شبِ عاشورہ میں ۱۰۰ رکعت نوافل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ نوافل مکمل کرنے کے بعد اطمینان سے بیٹھ کر ۷۰ مرتبہ استغفار پڑھے۔ اس کا اجر بے حساب ہے۔

ایامِ عاشورہ کے نفلی روزے

عاشورہ کے نفلی روزوں کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رمضان کے بعد دوسرے فضیلت والے روزے ماہ محرم کے ہیں اور فرض

اَلصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ ۔ نمازوں کے بعد افضل ترین عبادت رات کے وقت کی نماز ہے ۔ (مسلم)

اس حدیث کی رو سے رمضان المبارک کے بعد محرم کا مہینہ بڑا افضل ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کے سوا دوسرے دنوں میں سب سے زیادہ بہتر دن جس میں نفلی روزہ رکھا جائے محرم کا مہینہ ہے ۔ جہاں تک کسی مہینے کے افضل ہونے کا تعلق ہے تو اس بارے میں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ جب ایک موقع پر ایک چیز کو افضل کہا جاتا ہے اور دوسرے موقع پر دوسری کو تو اس میں کوئی تضاد نہیں ہوتا کیونکہ بعض کاموں کی فضیلت کے بارے میں جو احادیث آئی ہیں وہ دراصل لوگوں کی توجہ دلانے کے لیے ہیں کہ فلاں کام بڑی اہمیت رکھتا ہے ۔ اور اس کے کرنے کا بڑا اجر ہے ۔ اب مثلاً یہاں یہ فرمایا گیا ہے کہ محرم میں نفلی روزے رکھنا بہت افضل ہے اور ایک دوسری حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے روزے کو بڑی فضیلت ہے ۔ یہ دونوں باتیں حقیقت ہیں ۔ ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ بھی بڑی فضیلت رکھتا ہے اور محرم کا روزہ بھی بڑی فضیلت کا حامل ہے ۔

عاشورہ دسویں محرم کو کہتے ہیں ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے کیونکہ اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یہ ہے :

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ فَضَّلَہٗ عَلٰی غَیْرِہٖ اِلَّا ھٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَ ھٰذَا الشَّھْرَ یَعْنِیْ شَھْرَ رَمَضَانَ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے یوم عاشورہ کے روزہ کے کسی روزہ کا قصد کرتے نہیں دیکھا ۔ اور سوائے رمضان کے کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا ۔ (بخاری)

اس حدیث پاک کی رو سے اللہ والوں کے نزدیک یوم عاشورہ کا روزہ رکھنا بڑا ہی نفع بخش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر اہل طریقت اس دن کا روزہ بڑے شوق اور اہتمام سے رکھتے ہیں کیونکہ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی عمل سے اظہار محبت ہوتا ہے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت قرب حاصل ہوتا ہے۔

اسی کے متعلق ایک اور حدیث یوں ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَ اَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَ النَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن کی تو یہود و نصاریٰ عظمت کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آئندہ سال اللہ نے باقی رکھا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا۔

(مسلم شریف)

دسویں محرم کے ساتھ نویں یا گیارہویں محرم کا روزہ ملانا اور زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ مندرجہ بالا حدیث میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ دسویں کے ساتھ نویں کا روزہ ملا لینا اچھا ہے۔ اور اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ عاشورہ یہود و نصاریٰ کے نزدیک بھی افضل دن تصور کیا جاتا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئندہ سال اگر زندگی نے مہلت دی تو دسویں کے ساتھ نویں کا بھی روزہ رکھوں گا۔ لہذا آپ کے اس طرح فرمانے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ دسویں محرم کے ساتھ پہلے یا بعد میں بھی کوئی ایک روزہ ملا لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

عاشورہ کا روزہ اپنی فضیلت کے لحاظ سے پہلے انبیاء میں مشہور رہا ہے۔ کیونکہ اس دن سے انبیاء کو تاریخی نسبت حاصل ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتشِ نمرود سے اس دن نجات ملی۔ اسی دن حضرت ایوبؑ کو بیماری سے نجات ملی۔ اسی دن حضرت یعقوب علیہ السلام عرصہ دراز کی فرقت کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام سے ملے اور خاص کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی دن فرعونیوں کے ظلم سے چھٹکارا حاصل ہوا۔ تو اس اعتبار سے اس دن کا روزہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ لہٰذا اس دن کے روزہ کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک یہ ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهُ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم اس دن کیوں روزہ رکھتے ہو؟ تو انھوں نے کہا یہ تو بہت بڑا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو فرعون کے مظالم سے نجات دلائی اور فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کیا تھا۔ اس موقع پر موسیٰ علیہ السلام نے شکرِ الٰہی کے طور پر روزہ رکھا تھا اس لیے اس دن ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جناب موسیٰؑ کی سنت پر عمل کرنے کے ہم تم سے زیادہ حقدار ہیں۔ لہٰذا آپ نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور

---٭---
صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت بھی آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل پر سال میں ایک دن عاشورہ کے دن روزہ فرض کیا گیا تھا تم بھی اس دن روزہ رکھو اور اپنے گھر والوں کے خرچ میں اس روز فراخی روا رکھو۔ جس نے اس روز اپنے گھر والوں کے خرچ میں وسعت پیدا کی، اللہ تعالیٰ اس کو پورے سال آسودگی و کشائش عطا فرماتا ہے۔ جس نے اس دن روزہ رکھا تو وہ روزہ اس کے چالیس سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ جو شخص شبِ عاشورہ میں رات بھر عبادت میں مشغول رہے اور صبح کو وہ روزہ سے ہو تو اس کو اس طرح موت آئے گی کہ اس کو مرنے کا احساس بھی نہ ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ (اس کے نزدیک) عاشورہ کے دن کا روزہ اپنے پہلے (یعنی گزشتہ سال) کا کفارہ کر دے گا۔ (ترمذی شریف جلد اول)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محرم میں سے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے اسے دس ہزار فرشتوں کا ثواب دیا جائے گا اور جو کوئی محرم میں سے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے اس کو دس ہزار شہیدوں کا ثواب دیا جائے گا۔ اور دس ہزار حج اور عمرہ کرنے والوں کا ثواب دیا جائے گا۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض اس کا ایک درجہ بہشت میں بلند کرے گا۔ اور جو کوئی عاشورہ کی رات کو ایک مومن کا روزہ کھلوائے گا گویا اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کا روزہ کھلوایا اور ان کے پیٹ پُر کیے۔ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ عاشورہ کے دن کو اللہ سبحانہٗ نے تمام دنوں پر بزرگی دی۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اللہ سبحانہٗ نے آسمانوں کو پیدا کیا۔ عاشورہ کے دن اور زمینوں کو بھی اور پہاڑوں کو بھی پیدا

کیا عاشورہ کے دن، اور قلم کو پیدا کیا عاشورہ کے دن، اور لوحِ محفوظ کو پیدا کیا عاشورہ کے دن، اور حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور ان کو بہشت میں داخل کیا عاشورہ کے دن اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے عاشورہ کے دن اور فرعون غرق ہوا عاشورہ کے دن اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام سے بلا دور کی عاشورہ کے دن اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی عاشورہ کے دن اور اللہ سبحانہٗ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش معاف کی عاشورہ کے دن اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے عاشورہ کے دن اور قیامت کا دن ہوگا عاشورہ کے دن (غنیۃ الطالبین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محرم میں سے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ساٹھ برس کی عبادت لکھے گا۔ جس نے دن میں روزہ اور رات میں قیام کیا ہو۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن نہائے وہ کسی بیماری سے بیمار نہ ہوگا سوا موت کی بیماری کے۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن سرمہ لگائے تو اس کی آنکھ نہ دکھے گی اس سارے سال میں۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن کسی بیمار کی عیادت کرے تو گویا اس نے حضرت آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کی عیادت کی۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن ایک بار پانی پلائے گا تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی آنکھ ایک بار جھپکنے کے برابر نہیں کی۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص پچاس بار اللہ تعالیٰ اس کے لیے پچاس سال گزشتہ کے گناہ اور پچاس سال آئندہ کے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہزار محل نور سے اوپر کے گروہ میں بنادے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چار رکعتیں دو سلاموں سے پڑھے اور ہر رکعت میں

پڑھے سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ زلزال ایک بار اور سورہ کافرون ایک بار اور سورۂ اخلاص ایک بار۔ اور جب فارغ ہو تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ستر بار درود پڑھے۔ (غنیۃ الطالبین)

دُعائے عاشورہ

یہ دعا بہت مجرب ہے۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص عاشورۂ محرم کو طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک اس دعا کو پڑھ لے یا کسی سے پڑھوا کر سُن لے تو انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً سال بھر تک اس کی زندگی کا بیمہ ہو جائے گا۔ ہرگز موت نہ آئے گی۔ اور اگر موت آنی ہی ہے تو عجیب اتفاق ہے کہ پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا قَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ۔ يَا فَارِجَ كَرْبِ ذِى النُّوْنِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ۔ يَا جَامِعَ شَمْلِ يَعْقُوْبَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ۔ يَا سَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ۔ يَا مُغِيْثَ اِبْرَاهِيْمَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ۔ يَا رَافِعَ اِدْرِيْسَ اِلَى السَّمَآءِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ۔ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِى النَّاقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ۔ يَا نَاصِرَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ۔ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَطِلْ عُمْرَنَا فِىْ طَاعَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَرِضَاكَ وَاَحْيِنَا حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّتَوَفَّنَا عَلَى الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَاَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَجَدِّهٖ وَبَنِيْهِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ۔ پھر سات بار پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضٰی وَزِنَۃَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا نَسْئَلُکَ السَّلَامَۃَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط وَھُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط

ماہِ صفر

اسلامی مہینوں میں سے دوسرے ماہ کو صفر کہا جاتا ہے۔ لغوی اعتبار سے اس کے معنی خالی کے ہیں۔ چونکہ یہ مہینہ ماہ محرم کے بعد آتا ہے۔ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ماہ محرم میں جنگ حرام تھی مگر جب صفر کا مہینہ آتا تو عرب جنگ کے لیے چلے جاتے اور گھروں کو خالی چھوڑ جاتے تھے اس لیے اس کو صفر کہتے ہیں۔

یہ مہینہ نزولِ بلا کا ہے۔ تمام سال میں دس لاکھ اسی ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ ان میں سے نو لاکھ بیس ہزار خاص ماہ صفر میں نزول کرتی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی ماہِ صفر کے گزرنے کی خوشخبری سنائے میں اس کو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دوں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش اسی ماہ میں ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے

تو اول تاریخ صفر کی تھی۔ حضرت ایوب علیہ السلام جو مبتلائے بلا ہوئے تو اسی ماہ میں ہوئے۔ حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت جرجیس، حضرت یونس علیہم السلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب اسی مہینہ میں مبتلائے بلا ہوئے۔ حضرت ہابیلؑ بھی اسی میں شہید ہوئے۔

نفلی عبادت

شبِ اول ماہ صفر میں بعد نماز عشاء ہر مسلمان کو چاہیئے کہ چار رکعت (نماز نفل) اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ پندرہ بار سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پندرہ بار اور تیسری میں سورۂ فلق پندرہ بار اور چوتھی میں سورۂ ناس پندرہ بار پڑھے۔ بعد سلام کے ایک بار اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہے پھر ستر بار درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رکھے گا اور ثوابِ عظیم عطا فرمائے گا۔ (راحة القلوب)

آخری چہار شنبہ کے نوافل

صفر کے آخری بدھ کے بعد غسل کرے اور چاشت کے وقت دو رکعت نماز نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد گیارہ گیارہ دفعہ قُل ہو اللہ احد پڑھے اور سلام پھیر کر یہ درود شریف ستر دفعہ پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔"

راحة القلوب میں ہے کہ اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ صَرِّفْ عَنِّیْ سُوْءَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَاعْصِمْنِیْ سُوْئِہٖ وَنَجِّنِیْ عَمَّا اَصَابَ فِیْہِ مِنْ نَحُوْسَاتِہٖ وَ کُرُبَاتِہٖ بِفَضْلِکَ یَا دَافِعَ الشُّرُوْرِ وَمَالِکَ النُّشُوْرِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْاَمْجَادِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔"

دو رکعت نفل آخری چہار شنبہ کو دو رکعت نفل یوں پڑھنا بھی درست ہے کہ نفل کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار قل ھو اللہ احد پڑھے۔ سلام کے بعد اَلَمۡ نَشۡرَحۡ اور وَالتِّیۡنِ اور اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ اور سورۂ اخلاص ان سب کو اسّی اسّی مرتبہ پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی برکت سے اس کے دل کو غنی کر دے گا۔ (جواہر غیبی)

ربیع الاوّل

ماہ ربیع الاول بیحد متبرک اور فضیلت والا مہینہ ہے۔ اس کا شمار اسلامی مہینوں میں تیسرا ہے۔ ربیع الاول کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب ابتدا میں اس کا نام رکھا گیا تو اس وقت موسم ربیع کی ابتدا تھی۔ یہ مہینہ خیرات وبرکات اور سعادتوں کا منبع ہے۔ کیونکہ اس مہینہ کی بارہویں تاریخ کو اللہ جل شانہ نے اپنے فضل وکرم سے رحمۃ للعالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرما کر اپنی نعمتوں کی بارش برسائی۔ اسی ماہ کی آٹھویں تاریخ کو سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور اسی ماہ کی دسویں تاریخ کو محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تھا اسی لیے اس ماہ کو دوسرے مہینوں پر خصوصی فضیلت حاصل ہے۔

اس ماہ کے نوافل کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

ربیع الاول کی عبادت

۱۶ رکعت نوافل کتاب الاوراد میں لکھا ہے کہ جب ربیع الاول کا چاند نظر آوے اس رات کو سولہ رکعت نفل پڑھے۔ دو دو رکعت کی نیت سے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ جب فراغت پاوے تو کل نفلوں کے بعد یہ درود شریف ایک ہزار بار پڑھے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔"

اس نماز کی بہت فضیلت ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز اور درود شریف پڑھنے والے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے فیضیاب ہوں گے لیکن اس کا خیال رکھیں کہ باوضو سوئیں۔

۲۰ رکعت نوافل جواہر غیبی میں ہے کہ اس مہینہ میں بارہ روز تک روح مبارک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہدیہ اس نماز کا بھیجتا رہے کیونکہ حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ اور تبع تابعینؒ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ان رکعتوں کا ثواب ہدیہ روح اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کرتے تھے اور وہ بیس رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں اکیس اکیس بار سورۂ اخلاص پڑھی جاتی ہے اگر روزمرہ بارہ دن تک توفیق نہ ہو تو دوسری تاریخ اور بارہویں تاریخ کو ضرور ہی بیس رکعت بترکیب مذکورۃ الصدر پڑھ کر روح پُرفتوح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ پہنچائے کہ اس نماز کے پڑھنے والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں جنت کی بشارت دی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا اور بشارت دینا عین حقیقت ہے۔

وظیفہ درود شریف ربیع الاول کا سب سے اعلیٰ وظیفہ درود پاک کا ورد ہے لہٰذا اس ماہ میں کوشش کی جائے

کہ کثرت سے درود پاک پڑھا جائے۔

کتاب المشائخ میں لکھا ہے کہ جب چاند ربیع الاول کا نظر آوے، اسی شب سے تمام مہینے تک یہ درود شریف ہمیشہ ایک ہزار پچیس بار بعد نماز عشاء کے پڑھے گا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ وہ درود شریف یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط"

ایک بزرگ کا قول ہے کہ جو شخص باخلاص کے ساتھ ربیع الاول میں سوا لاکھ مرتبہ مندرجہ ذیل درود پاک کو پڑھے گا اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی اور آخرت میں اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ وہ درود پاک یہ ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط
وَعَلٰٓی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط

ربیعُ الثّانی

یہ اسلامی سال کا چوتھا مہینہ ہے اسے ربیع الآخر بھی کہا جاتا ہے۔

اس کا نام رکھتے وقت ربیع کا موسم تھا یعنی فصل ربیع کا اخیر تھا اس لیے اس کا نام ربیع الآخر رکھا گیا مگر ربیع الاول کی مناسبت سے اس کا نام ربیع الثانی مشہور ہوگیا۔

اس مہینہ کے مشہور واقعات یہ ہیں کہ اس مہینہ کی تیسری تاریخ کو حجاج نے کعبہ معظمہ پر آگ پھینکی تھی جبکہ سیدنا حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہاں

محصور تھے۔ جس سے خانہ کعبہ جل گیا۔ اسی ماہ میں حضرت سید عبدالقادر جیلانی رح کا وصال بھی ہوا ہے۔

نفلی عبادات

اس ماہ کے نوافل حسبِ ذیل ہیں جو اکثر صوفیاء پڑھتے رہے ہیں۔

شبِ اول کے نوافل

عابدوں کا کہنا ہے کہ جب ربیع الثانی کا چاند نظر آجائے تو اس کی شبِ اول میں بعد نمازِ مغرب آٹھ رکعت نفل دو دو کی نیت سے پڑھے اور اس میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر تین بار اور دوسری میں سورۂ کافرون تین بار، پھر تیسری چوتھی، پانچویں چھٹی، ساتویں، آٹھویں رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین بار ہر رکعت میں پڑھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو بے شمار نمازوں کا ثواب ملے گا۔

چار رکعت نفل

جواہر غیبی میں ہے کہ اس مہینہ کی پہلی، پندرہویں، انتیسویں تاریخوں میں چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ پانچ بار پڑھے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہزار برائیاں محو کی جاتی ہیں۔

انجام بخیر کا وظیفہ

جو شخص پورا ماہ بعد نمازِ عشاء یہ وظیفہ روزانہ ۱۱۱ مرتبہ پڑھے گا وہ موت کے وقت کلمہ پڑھتا ہوا اس دنیا سے رخصت ہوگا۔ بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ اس وظیفے میں خاتمہ بالخیر کی بے حد تاثیر ہے اس وظیفہ سے خاتمہ بالخیر ہوتا ہے،

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف	اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے
اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ج	والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا رفیق
تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ	ہے تو مجھ کو اپنی فرمانبرداری کی حالت میں دنیا سے

بِالصّٰلِحِیْنَ ۔ اٹھالے اور مجھ کو اپنے نیک بندوں میں داخل کرلے۔

جمادی الاوّل

جمادی الاول اسلامی سال کا پانچواں مہینہ ہے۔ جمادی کا مطلب کسی چیز کا جم جانا ہے۔ ایسے موسم میں جب پانی جم جاتے کا آغاز ہوتا تھا تو اسے جمادی الاول کہا جانے لگا۔ احادیث میں اس کی فضیلت کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا! اسی مہینے کی نسبت حضرت علی رضؓ کی پیدائش سے ہے کیونکہ حضرت علی رضؓ اس ماہ کی آٹھ تاریخ کو پیدا ہوئے اور جب واقعہ جمل پیش آیا تو اسی ماہ کی پندرہ تاریخ تھی۔

شبِ اول کے نوافل

جواہر غیبی میں لکھا ہے کہ جو شخص اس مہینہ کی پہلی رات میں چار رکعت ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ نوے ہزار برس کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج کر دیتا ہے اور نوے ہزار برس کی برائیاں اس کے نامۂ اعمال میں سے دور کرتا ہے۔

آٹھ رکعت نوافل

جواہر غیبی میں لکھا ہے کہ جمادی الاول کی پہلی تاریخ کی شب میں نماز مغرب کے بعد آٹھ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ یہ نماز بہت افضل ہے اور اس کے پڑھنے سے انشاء اللہ تعالیٰ بے شمار عبادت کا ثواب پاک پروردگار کی طرف سے عطا کیا جائے گا۔

بیس رکعت نوافل

پہلی تاریخ کو بعد نمازِ عشاء بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھے۔ بعد سلام کے ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اللہ پاک اسے بے شمار نمازوں کا ثواب عطا کرے گا۔

تین دن کے نفلی روزے

اس مہینے کی تیرہ، چودہ پندرہ تاریخوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفلی روزے رکھا کرتے تھے۔

دوسروں سے بھلائی کا وظیفہ

دوسروں کی بھلائی اور بہتری چاہنے کے لیے یہ وظیفہ بہت عمدہ ہے۔ لہٰذا اس وظیفہ کو پورا جمادی الاول بعد نمازِ مغرب ۱۰۰ مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔ بعد ازاں نمازِ مغرب کے بعد سات مرتبہ اسے پڑھنے کا ہمیشہ معمول بنا لے تو اسے دین و دنیا میں بھلائی حاصل ہوگی۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ	اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور تیرا
رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ	علم سب چیزوں پر حاوی ہے، تو جو لوگ توبہ
لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ	کرتے اور تیری راہ پر چلتے ہیں ان کو بخش دے
وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ه	اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا اور اے
رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ	ہمارے پروردگار ان کو ہمیشہ رہنے والی جنتوں
الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ	میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے،
مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَ	اور ان کے باپ دادا اور ان کی بیبیوں اور
ذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ	ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں ان کو بھی۔
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ه وَقِهِمُ	بیشک تو ہی زبردست (اور) حکمت والا ہے
السَّيِّاٰتِ ط وَمَنْ تَقِ	اور ان کو (قیامت کے دن) خرابیوں سے

رجب المرجب

اسلامی سال کے ساتویں مہینے کا نام رجب المرجب ہے۔ رجب کا لفظ ترجیب سے بنا ہے جس کا مطلب عزت کرنا یا تعظیم کرنا ہے۔ اہلِ عرب اس مہینے کو اللہ کا مہینہ کہتے تھے جس کی بنا پر اس کی تعظیم کرتے۔ اس وجہ سے اس کا نام رجب پڑ گیا۔

رجب کا مہینہ ان چار مہینوں میں سے ہے جن کو اشہر الحرم کہا گیا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔ حرمت والے چار مہینے یہ ہیں: محرم، رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ۔

زمانہ جہالت میں لوگ ان مہینوں کا بڑا احترام کرتے تھے حتیٰ کہ اگر ان کے باپ دادا کا قاتل بھی اس مہینے میں مل جاتا تو اس کو بھی نہیں چھیڑتے تھے قرآن مجید میں ان مہینوں کو حرمت والے کہا گیا ہے۔ مسلمان ان مہینوں میں مدافعانہ جنگ کر سکتے ہیں اور اگر کافر سکون میں ہیں تو ان پر چڑھائی نہیں کی جا سکتی۔

اس مہینہ کی یکم تاریخ کو سیدنا حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی پر سوار ہوئے۔ اور اسی ماہ کی چوتھی تاریخ کو جنگِ صفین کا واقعہ پیش آیا۔ اور اس ماہ کی ستائیسویں کی رات کو محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج شریف کی ہے جس میں آسمانی سیر اور جنت و دوزخ کا ملاحظہ کرنا اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونا تھا۔

اور اسی ماہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو سید الکونین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا۔ اس مہینہ کو اصب بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت و مغفرت انڈیلتا ہے۔ اس میں عبادتیں

مقبول اور دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں جب مظلوم ظالم کے لیے بددعا کرتا چاہتا تو رجب کے ماہ میں بددعا کرتا جو مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہوتی۔ الغرض بہت سی حدیثیں اس کی عظمتِ شان پر دلالت کرتی ہیں۔
(عجائب المخلوقات ص ۴۵)

احادیث میں رجب کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ ایک حدیث پاک میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے (ماثبت من السنۃ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک رجب عظمت والا مہینہ ہے۔ اس میں نیکیوں کا ثواب دگنا ہوتا ہے۔ جو شخص رجب کا ایک دن کا روزہ رکھے گا تو گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسی کہ میری فضیلت باقی انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ہے اور رمضان شریف کی فضیلت ایسی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام بندوں پر ہے۔ (ماثبت من السنۃ)

ماہِ رجب کی عبادت

تیس رکعت نوافل

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اے سلمان رضی اللہ عنہ! رجب کا چاند طلوع ہوگیا۔ اگر اس مہینے میں کوئی مومن مرد یا عورت تیس رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص تین بار اور سورۃ الکافرون تین بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو محو کردیتا ہے اور اس کو اتنا اجر عطا فرمائے گا کہ جیسے اس نے پورے مہینے کے

روزے رکھے اور اس کا شمار آئندہ سال تک نماز پڑھنے والوں میں ہوگا (یعنی اس کو سال بھر کی نمازوں کا ثواب ملے گا۔) اور شہید بدر کے عمل کے برابر اس کے اعمال کو روزانہ بلند سے بلند تر کیا جائے گا۔ اور ہر دن کے روزہ کے عوض سال بھر کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔ اور اس کے ہزار درجے بلند کیے جائیں گے۔ اور اگر اس نے پورے مہینے (ماہ رجب کے) روزے رکھے اور یہی نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے بچالے گا۔ اور اس کے لیے جنت واجب کر دے گا۔ وہ خداوند دو جہاں کے قرب و جوار میں ہوگا۔ مجھے اس کی خبر حضرت جبریلؑ نے دی ہے۔ جبریلؑ نے کہا تھا کہ یہ آپ کے اور مشرکوں اور منافقوں کے درمیان فرق پیدا کرنے والی نشانی ہے۔ منافق یہ نماز نہیں پڑھتے ہیں۔ حضرت سلمان رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے بتائیے کہ میں یہ نماز کس طرح پڑھوں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اول ماہ میں دس رکعتیں پڑھو۔ اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار، سورۂ اخلاص تین بار اور قل یا ایہا الکافرون تین بار، اور جب سلام پھیر دو تو ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھو:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا و یگانہ
شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ	ہے اس کا کوئی شریک نہیں، سب ملک
لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ	اسی کا ہے، اسی کے لیے حمد ہے، وہی زندہ
وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا	کرتا اور وہی مارتا ہے۔ وہ خود ہمیشہ زندہ
اَبَدًا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ	ہے اسے کبھی موت نہیں آتی، نیکی اس کے
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥	ہاتھ میں ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا
اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا	ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کرتا ہے
اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا	اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو روک
مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ١٣	دے اسے کوئی دینے والا نہیں۔ تیری مرضی کے

يُجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ علاوہ کوئی شخص کوشش کرے تو وہ لاحاصل ہے۔

حضورؐ نے فرمایا اور دس رکعتیں وسط ماہ میں پڑھو اس طرح کہ ہر رکعت میں الحمد ایک بار، سورۂ فاتحہ ایک بار، سورۂ اخلاص تین بار اور قل یا ایہا الکافرون تین بار، سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر کہو۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۔ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ٥ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِنَّمَا وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۔	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں تمام ملک اسی کا ہے اسی کے لیے حمد ہے وہی سب کو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی، سب نیکیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ یکتا ہے اس کا کوئی نظیر نہیں وہ یگانہ و یکتا ہے، نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی اولاد۔

یہ دعا پڑھ کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر مہینے کے آخر میں دس رکعتیں پڑھو۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور قل یا ایہا الکافرون تین بار، سلام پھیرنے کے بعد آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہو:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی حکومت ہے وہی تعریف کا سزاوار ہے وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اسی کے ہاتھ میں ہر بھلائی ہے وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَ — ہمارے آقا حضرت محمدؐ پر اور آپ کی پاک آل پر
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ — اللہ کی رحمت ہو، اونچے مرتبہ والے اللہ کے
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ — بغیر نہ کوئی قوت ہے اور نہ طاقت۔

اس کے بعد مراد مانگو تمھاری دعا قبول ہوگی اللہ تعالیٰ تمھارے اور جہنم کے درمیان ستر خندقیں حائل فرما دے گا۔ ہر خندق اتنی وسیع و طویل ہوگی جیسے زمین سے آسمان تک کا فاصلہ، ہر رکعت کے عوض دس لاکھ (ہزار در ہزار) رکعتیں لکھی جائیں گی (دس لاکھ رکعتوں کا ثواب ملے گا) جہنم سے آزادی اور پل صراط سے (بغیر کسی خطرے کے) عبور تمھارے لیے مقرر کر دیا جائے گا۔

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ بیان فرما چکے تو میں اس عظیم اجر پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے روتا ہوا سجدے میں گر پڑا۔ (غنیۃ الطالبین)

رجب کے روزے

رجب المرجب کے مہینے میں روزے رکھنا کار ثواب ہے اور بڑا ثواب ہے۔ سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رجب ایک عظیم الشان مہینہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ نیکیوں کو دگنا کرتا ہے جو آدمی رجب کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہیں اور جو کوئی رجب کے سات دن کے روزے رکھے تو اس پر دوزخ کے سات دروازے بند کیے جائیں گے اور جو کوئی اس کے آٹھ دن روزے رکھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھولے جائیں گے اور جو آدمی رجب کے دس دن روزے رکھے تو اللہ کریم سے جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا اور جو کوئی رجب کے پندرہ دن روزے رکھے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ تیرے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے ہیں اور اب نئے سرے سے عمل شروع کر، اور جو زیادہ روزے رکھے گا اسے اللہ کریم زیادہ دے گا۔ (ما ثبت من السنۃ)

نفل نمازِ شبِ معراج

ماہ رجب کی ستائیسویں شب کو بارہ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے۔ پہلی چار رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر تین تین مرتبہ ہر رکعت میں بعد سلام کے ستر مرتبہ بیٹھ کر یہ پڑھے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ۔ اس کے بعد چار رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ نصر تین تین مرتبہ ہر رکعت میں بعد سلام کے بیٹھ کر ستر مرتبہ یہ پڑھے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ۔ اس کے بعد چار رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ ہر رکعت میں، بعد سلام کے بیٹھ کر ستر مرتبہ یہ سورت پڑھے:۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور بڑے اخلاص کے ساتھ دعا مانگیں۔

چار رکعت نوافل

بزرگوں سے مذکور ہے کہ ستائیسویں رجب کو رات کے وقت چار رکعت نوافل دو دو کر کے پڑھے جائیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۷ مرتبہ سورۂ اخلاص یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہ پڑھی جائے۔ سلام پھیرنے کے بعد اسی مقام پر بیٹھا رہے۔ اور بیٹھ کر ستر مرتبہ یہ درود پاک پڑھے۔ بزرگوں کا کہنا ہے کہ ستائیسویں رجب کو اس طرح نوافل اور درود پڑھنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور پڑھنے والے کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے لیے رحمت کاملہ کا سایہ ہو جاتا ہے اور آخرت میں بھی یہ نوافل بخشش میں معاون ثابت ہوں گے۔

درود پاک یہ ہے: اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ ط

دو رکعت نفل

رجب کی ستائیسویں رات کو دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ہو اللہ احد اکیس مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر دس مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمُشَاھَدَةِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّیْنَ۔ وَ بِالْخَلْوَةِ الَّتِیْ خَصَصْتَ بِھَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ حِیْنَ اَسْرَیْتَ بِهٖ لَیْلَةَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِیْنَ اَنْ تَرْحَمَ قَلْبِیَ الْحَزِیْنَ وَ تُجِیْبُ دَعْوَتِیْ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ۔

تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا اور جب دوسروں کے دل مردہ ہو جائیں گے تو اس کا دل زندہ رکھے گا۔ (نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۴۰)

آٹھ رکعت نوافل

شب معراج کو آٹھ رکعت نوافل دو دو کر کے چار سلاموں سے یوں پڑھے جائیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ یہ آیات پڑھی جائیں۔ ان نوافل کے پڑھنے سے قلبی پاکیزگی پیدا ہوگی اور اللہ کی حمد و ثنا کی طرف دل خوب مائل ہوگا اور اللہ کی بندگی میں کیف و سرور پیدا ہوگا۔ اگر کسی سالک کو کامل راہنما اور ہادی کی ضرورت ہو تو ان نوافل کی برکت سے اچھا راہنما ملنے کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں اور پڑھنے والا ہدایت کی راہ کا متلاشی بن جائے گا۔ غرضیکہ ان نوافل کے بے پناہ فوائد ہیں۔ آیات یہ ہیں،

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ

اِنَّہٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ○

بعد نماز ظہر نوافل حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ کا معمول تھا کہ جب ستائیسویں رجب آتی تو وہ اعتکاف میں بیٹھے رہتے تھے اور بعد نماز ظہر نفل پڑھنے میں مشغول ہو جاتے اس کے بعد وہ چار رکعتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ سورۃ القدر تین بار اور سورۃ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھتے تھے۔ پھر عصر تک دعاؤں میں مشغول رہتے انھوں نے فرمایا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا۔

بارہ رکعت نوافل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص رجب کی ستائیسویں کو بارہ رکعت نفل کی نیت سے اس ترکیب سے پڑھے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ اور بارہ دفعہ سورۂ اخلاص قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور اس کے بعد یعنی نماز سے فارغ ہو کر ایک بار درود شریف اور تین مرتبہ:

۱۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ۔

۲۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْاَعْظَمُ۔

پڑھے اور ایک سو بار درود شریف اور ایک سو بار:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّخَطِیْئَۃٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

اور ایک سو بار تسبیح پڑھے یعنی:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے اور اپنے لیے اور اپنے ماں باپ کے لیے اور تمام مسلمانوں مرد و زن کے لیے دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے پانچ نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ مخلوق کا عمر بھر محتاج نہ ہوگا

ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ اس کی قبر کشادہ کردی جائے گی۔ جنت کی ہوائیں اسے پہنچتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوگا۔ (غنیتہ الطالبین)

یوم معراج کے روزے کا اجر ستائیسویں رجب کی رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا۔ اس رات کی فضیلت کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ستائیسویں رجب کا روزہ رکھا اس کو ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ اسی دن حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں رسالت لے کر نازل ہوئے۔

شیخ ہبتہ اللہ نے اپنی اسناد سے بروایت ابوسلمہ رضی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ماہ رجب میں ایک دن اور ایک رات ایسی ہے کہ اگر اس دن کا کوئی روزہ رکھے اور اس رات کو عبادت کرے تو اس کو ایک سو برس روزے رکھنے والے اور سو سال کی راتوں میں عبادت کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ یہ رات وہ ہے جس کے بعد رجب کی تین راتیں رہ جاتی ہیں (یعنی ستائیسویں شب) اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت عطا فرمائی (غنیتہ الطالبین)

شعبان المعظم

شعبان اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ ہے۔ شعبان کا لفظ تشعب سے بنا ہے جس کے معنی تفرق کے ہیں چونکہ اس مہینے میں خیر کثیر متفرق ہوتی ہے نیز بندوں کو اس مہینے میں رزق تقسیم کیا جاتا ہے اس لیے اسے شعبان کہا جاتا

ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ شعبان کو اس لیے شعبان کہا جاتا ہے کہ اس میں روزہ دار کے لیے خیر کثیر تقسیم ہوتی ہے۔

شعبان میں پانچ حروف ہیں۔ شؔ شرف کا، عؔ علو کا، بؔ برّہ (احسان اور بھلائی) کا۔ اؔ الفت کا اور نؔ نور کا ہے۔ اس مہینے میں یہ پانچوں حروف بارگاہِ الٰہی سے بندے کے لیے مخصوص ہوتے ہیں۔ اس ماہ میں نیکیوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ خطاؤں کو معاف کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ؐ پر درود کی کثرت کی جاتی ہے (کثرت سے آپ پر درود بھیجا جاتا ہے۔) درود بھیجنے کا یہ خاص مہینہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ۔ تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اس سے انتخاب کرلیتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے ہر نوع سے چار کا انتخاب فرمایا اور پھران چار سے ایک کا انتخاب فرمالیا۔ ملائکہ سے اللہ تعالیٰ نے چار کو منتخب فرمایا یعنی حضرت جبریلؑ، حضرت میکائیلؑ حضرت اسرافیلؑ، اور حضرت عزرائیلؑ علیہم السلام، پھران چار میں سے حضرت جبریل علیہ السلام کو منتخب فرمایا۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام میں حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند فرمایا اور ان میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب فرمایا۔ صحابہ کرامؓ میں سے چار کو پسند فرمایا یعنی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت علی مرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ پھران میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا۔

مساجد میں چار مسجدیں پسند فرمائیں یعنی مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد مدینہ اور مسجد طور سینا۔ پھران میں سے مسجد حرام کو منتخب فرمایا۔ دنوں میں چار دنوں کو پسند فرمایا یعنی یوم الفطر، یوم الاضحیٰ، یوم عرفہ اور یوم عاشورہ، پھران چاروں میں سے یوم عرفہ کو پسند فرمایا۔ چار راتیں پسند فرمائیں۔ یعنی شب براءت، شب قدر

شب جمعہ اور شب عید، ان چاروں سے شب قدر کا انتخاب فرمایا۔ بستیوں میں سے چار بستیوں کو پسند فرمایا ہے یعنی مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس، اور مساجد العشائیر۔ ان چاروں سے مکہ مکرمہ کو چن لیا۔ پہاڑوں سے چار پہاڑ انتخاب فرمائے۔ جیحون، سیحون، نیل اور فرات، ان میں سے فرات کو منتخب فرمایا۔ مہینوں میں سے چار مہینے پسند فرمائے۔ رجب، شعبان، رمضان اور محرم ان میں سے شعبان کو انتخاب فرمالیا اور اس کو رسول اللہ کا مہینہ قرار دیا۔ پس جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء میں افضل ہیں اسی طرح تمام مہینوں میں ماہِ شعبان افضل ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

شعبان کی عبادت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شعبان المعظم بڑی عظمت والا مہینہ ہے کیونکہ یہ میرا مہینہ ہے لہذا بارگاہ رب العزت میں اس ماہ کا بے حد ثواب اور اجر ہے۔ اللہ والوں کے عمل کے مطابق اس میں حسبِ ذیل نفلی عبادت کرنی چاہیئے۔

بارہ رکعت نوافل

حدیث پاک میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو پہلی تاریخ شعبان کی رات بارہ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد پانچ مرتبہ پڑھے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو بارہ ہزار شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے اور بارہ سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جاتا ہے۔ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے کہ گویا ابھی وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور اسّی دن تک اس کے گناہ نہیں لکھے جاتے ہیں۔ (فضائل شہور)

ایک اور روایت میں ہے کہ ماہ شعبان کی پہلی شب بعد نماز عشاء بارہ رکعت نماز چھ سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص

پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ درود پاک پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اللہ پاک اس کے گناہ معاف فرما کر داخلِ بہشت کرے گا۔

پہلے جمعہ کی شب کے نوافل ماہِ شعبان کے پہلے جمعہ کی شب بعد نمازِ عشاء آٹھ رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص گیارہ گیارہ دفعہ پڑھے اور اس کا ثواب خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بخشے۔ خاتونِ جنت فرماتی ہیں کہ میں ہرگز بہشت میں قدم نہ رکھوں گی جب تک کہ اس نماز پڑھنے والے کو اپنے ہمراہ داخلِ بہشت نہ کروں۔

چار رکعت نوافل ماہ شعبان پہلے جمعہ کی شب نمازِ عشاء کے بعد چار رکعت نماز ایک سلام پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے اس نماز کی بہت فضیلت ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے عمرے کا ثواب عطا ہوگا۔

دو رکعت نفل شعبان کے پہلے جمعہ کو بعد نمازِ مغرب اور قبل نمازِ عشاء دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے ایک بار آیۃ الکرسی، دس بارہ سورۂ اخلاص، ایک بار سورۂ فلق، ایک بار سورۂ ناس پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ یہ نماز ترقی ایمان کے لیے بہت زیادہ افضل ہے۔

وظیفہ شعبان المعظم کی چودہ تاریخ کو بعد نمازِ عصر آفتاب غروب ہونے کے وقت باوضو چالیس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

"لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"

اللہ تبارک وتعالیٰ اس دعا کے پڑھنے والے کے چالیس سال کے گناہ معاف فرمائے گا۔

چودہ شعبان کی نفل نماز

شعبان کی چودہ تاریخ بعد نماز مغرب دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ حشر کی آخری تین آیات ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین تین دفعہ پڑھے۔ انشاء اللہ یہ نماز واسطے مغفرتِ گناہ بہت افضل ہے۔

چودہ شعبان قبل نماز عشاء آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھنی چاہیئے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز بھی بخشش گناہ میں بہت زود اثر ہے۔

شب برأت

ماہ شعبان اگرچہ پورا مہینہ برکتوں اور سعادتوں سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن خاص طور پر اس کی پندرھویں رات پورے ماہ کی باقی راتوں سے بڑی افضل ہے اس لیے سال بھر کی فضیلت والی راتوں میں اس کا شمار ہوتا ہے اسے شب برأت اور لیلہ مبارکہ بھی کہتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں رات کو اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر جلوہ افروزی فرماتا ہے جسے آسمانِ دنیا بھی کہتے ہیں۔ وہاں سے اہلِ دنیا پر خصوصی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کاموں کو سرانجام دینے والے فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سال بھر کے اعمالنامے پیش کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ اہل دنیا سے خطاب فرماتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ میں اس کے گناہوں کو بخشش دوں۔ اور ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اسے رزق دوں اور ہے کوئی مصائب و آفات میں مبتلا کہ میں اس کی مشکلات آسان کر دوں تاکہ اس کے مصائب ختم ہو جائیں؛ حتیٰ کہ یونہی لوگوں پر رحمتوں کی یہ منادی جاری رہتی ہے کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی شب کو رحمت کی تجلی فرماتا ہے اور مشرکین اور بغض رکھنے والوں کے علاوہ ہر صاحب ایمان کو بخش دیتا ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ مشرکوں کے علاوہ قاطع رحم۔ طویل الازار، ہمیشہ شراب پینے والے، اجبار یعنی ظلم و جور سے مطالبہ کرنے والے، ساحر یعنی جادوگر، زنا پر اصرار کرنے والے، اور کاہن یعنی شیطانی باتیں بتانے والوں کی بخشش نہیں ہوتی۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نصف شعبان المعظم کی شب کو حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے کہا کہ اے اللہ کے محبوبؐ! اپنا سر مبارک اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ یہ رات ہے۔ تو اس پر حضرت جبریل علیہ السلام نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک ایسی رات ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھولتا ہے اور ہر صاحب ایمان کی بخشش کر دیتا ہے۔ مگر مشرک، کاہن جادوگر، زانی اور دائم الخمر کو نہیں بخشتا یہاں تک کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ نہ کرے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت کے دروازوں کو کھلا ہوا پایا۔ پھر دیکھا کہ پہلے دروازے پر جو فرشتہ ہے وہ ندا کر رہا ہے کہ اس رات میں رجوع کرنے والے کے لیے خوشخبری ہے۔ اس کے بعد دوسرے دروازے کا فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں سجدہ کرنے والے کے لیے خوشخبری ہے پھر تیسرے دروازے والا فرشتہ پکارتا ہے کہ اس رات میں دعا کرنے والے کے لیے خوشخبری ہے۔ پھر چوتھے دروازے کا فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اس رات میں اللہ کا ذکر کرنے والے کے لیے خوشخبری ہے۔ پھر پانچویں دروازے کا فرشتہ کہتا ہے کہ اس رات میں اللہ کے خوف سے رونے والے کے لیے خوشخبری ہے۔ پھر چھٹے دروازے کا فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اس رات میں

صاحبِ ایمان کے لیے خوشخبری ہے۔ پھر ساتویں دروازے کا فرشتہ پکارتا ہے کہ کیا کوئی سوال کرنے والا ہے تاکہ اس کا سوال پورا کیا جائے اور پھر آٹھویں دروازے کا فرشتہ کہتا ہے کہ ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا تاکہ اس کی بخشش کر دی جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ بہشت کے یہ دروازے کب تک کھلے رہیں گے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا یہ دروازے رات شروع ہونے سے صبح ہونے تک کھلے رہیں گے۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں آپ کی امت سے بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو آگ کے عذاب سے نجات دے دی ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

شیخ ابو نصرؒ نے بالاسناد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ! عائشہ یہ کونسی رات ہے؟ انھوں نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول ہی بخوبی واقف ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا یہ نصف شعبان کی رات ہے' اس رات میں دنیا کے اعمال، بندوں کے اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں۔ (ان کی پیشی بارگاہِ رب العزت میں ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ اس رات بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے تو کیا تم آج کی رات مجھے عبادت کی آزادی دیتی ہو؟ میں نے عرض کیا ضرور۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور قیام میں تخفیف کی، سورہ فاتحہ اور ایک چھوٹی سورت پڑھی۔ پھر آدھی رات تک آپ سجدے میں رہے پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت پڑھی اور پہلی رکعت کی طرح اس میں قرأت فرمائی (چھوٹی سورت پڑھی) اور پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔ یہ سجدہ فجر تک رہا۔ میں دیکھتی رہی۔ مجھے یہ اندیشہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی روح مبارک) قبض فرمالی ہے۔ پھر جب میرا انتظار طویل ہوا (بہت دیر ہو گئی) تو

میں آپ کے قریب پہنچی اور میں نے حضورؐ کے تلووں کو چھوا تو حضورؐ نے حرکت فرمائی۔ میں نے خود سنا کہ حضورؐ سجدے کی حالت میں یہ الفاظ ادا فرمارہے تھے۔

أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ ۔

الٰہی! میں تیرے عذاب سے تیری عفو اور بخشش کی پناہ میں آتا ہوں، تیرے قہر سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں۔ تجھ سے ہی پناہ چاہتا ہوں۔ تیری ذات بزرگ ہے۔ میں تیری شایانِ شان ثنا بیان نہیں کرسکتا۔ تو ہی آپ اپنی ثنا کرسکتا ہے، اور کوئی نہیں۔

صبح کو میں نے عرض کیا کہ آپ سجدے میں ایسے کلمات ادا فرمارہے تھے کہ ویسے کلمات میں نے آپ کو کہتے کبھی نہیں سنا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تم نے یاد کرلیے ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں! آپؐ نے فرمایا خود بھی یاد کرلو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔ کیونکہ جبریل علیہ السلام نے مجھے سجدے میں ان کلمات کو ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔

شبِ برأت کے نوافل

اس رات کی فضیلت اور عظمت کے پیشِ نظر اس رات میں ہمہ تن تلاوتِ قرآن نوافل اور ذکر و فکر میں مشغول رہنا چاہیئے۔ اس رات میں کسی مسجد میں بیٹھ کر نوافل میں مصروف رہنا بہت ہی افضل ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات آئے تو تم رات کو قیام کرو یعنی نوافل پڑھو اور دن کو روزہ رکھو۔ اس لیے کہ اللہ سبحانہٗ اس رات میں آفتاب غروب ہونے کے بعد ہی آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے اور

کہتا ہے کہ کوئی مغفرت چاہنے والا ہے تاکہ میں اس کو بخش دوں، کوئی رزق مانگنے والا ہے میں اس کو رزق دوں، کوئی گرفتار بلا ہے میں اس کو عافیت دوں۔ اور ایسا ایسا فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

صلوٰۃ الخیر

شب برأت میں جو نماز (سلف سے منقول اور) وارد ہے اس میں سو رکعتیں ہیں، ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص کے ساتھ۔ یعنی ہر رکعت میں دس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھی جائے۔ اس نماز کا نام صلوٰۃ الخیر ہے۔ اس کے پڑھنے سے برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ سلف صالحین یہ نماز با جماعت پڑھتے تھے۔ اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے اور اس کا ثواب کثیر ہے۔ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ مجھ سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہؓ نے بیان کیا کہ اس رات کو جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر بار دیکھتا ہے اور ہر بار کے دیکھنے میں اس کی ستر حاجتیں پوری کرتا ہے، جن میں سب سے ادنیٰ حاجت اس کے گناہوں کی مغفرت ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

دس رکعت نفل

ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرا امتی شب برأت میں دس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ہو اللہ احد گیارہ گیارہ بار پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہوں گے اور اس کی عمر میں برکت ہوگی۔ (نزہۃ المجالس)

دو رکعت نفل

شعبان کی پندرہویں شب دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ، بعد سلام کے درود شریف ایک سو دفعہ پڑھ کر ترقی رزق کی دعا کرے۔ انشاء اللہ اس نماز کے باعث رزق میں

ترقی ہو جائے گی۔

آٹھ رکعت نفل ماہ شعبان پندرہویں شب آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے۔ مغفرت گناہ کے واسطے یہ نماز بہت افضل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کی اللہ پاک بخشش فرمائے گا۔

نوافل برائے نجات عذاب قبر پندرہویں شب کو آٹھ رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس دس مرتبہ پڑھے۔ اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے کے لیے بے شمار فرشتے مقرر کرے گا جو اسے عذاب قبر سے نجات کی اور داخل بہشت ہونے کی خوشخبری دیں گے۔

نوافل برائے توبہ پندرہویں شب کو آٹھ رکعت نماز دو سلام سے پڑھے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی دس مرتبہ دوسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح دس مرتبہ، تیسری میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر دس مرتبہ، چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھے، پھر چار رکعت اسی ترکیب سے پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ استغفار اور ستر مرتبہ درود پاک پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کے گناہ صغیرہ کبیرہ اللہ پاک معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا۔

چودہ رکعت نوافل پندرہویں شب چودہ رکعت نماز سات سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کافرون ایک بار سورۂ اخلاص ایک بار، سورۂ فلق ایک بار، سورۂ ناس ایک بار پڑھے۔ بعد سلام کے آیۃ الکرسی ایک دفعہ پھر سورۂ توبہ کی آخری آیات

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ تا عَظِیْمٌ ایک بار پڑھے۔ دنیاوی اور دینی مقاصد کے لیے یہ نماز بہت افضل ہے۔

وظائف پندرھویں شب کو سورۂ بقرہ کا آخری رکوع آمن الرسول سے کافرین تک اکیس مرتبہ پڑھنا امن و سلامتی، حفاظت جان و مال کے لیے افضل ہے۔

ایضاً۔ پندرھویں شب سورہ یٰسین تین مرتبہ پڑھنے سے حسبِ ذیل فائدے ہیں۔ ترقیِ رزق، درازیِ عمر، ناگہانی آفتوں سے محفوظ رہنا، انشاءاللہ تعالیٰ۔

ایضاً۔ شعبان کی پندرھویں شب سورۂ دخان سات مرتبہ پڑھنی بہت افضل ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ پروردگار عالم ستر حاجات دنیا کی اور ستر حاجات عقبیٰ کی قبول فرمائے گا۔

نفل نماز پندرہ تاریخ شعبان کی پندرہ تاریخ بعد نماز ظہر چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال ایک بار، سورۂ اخلاص دس مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تکاثر ایک بار، سورۂ اخلاص دس دفعہ، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون تین بار، سورۂ اخلاص دس مرتبہ، چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین بار، سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے۔ اس نماز کی بیحد فضیلت ہے، اللہ پاک اس نماز پڑھنے والے پر خاص نظر کرم قیامت کے دن فرمائے گا اور انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے دین و دنیا کی بھلائی حاصل ہوگی۔

وظائف ماہ شعبان میں روزانہ نماز کے بعد اس دعا کو پڑھنا مغفرت گناہ کے لیے بہت افضل ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

اِلَیْهِ تَوْبَةَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَّا یَمْلِكُ نَفْسَهٗ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّ لَا مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۰

ایضًا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ماہ شعبان میں جو کوئی تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر مجھ کو بخشے گا، بروز حشر اس کی شفاعت کرنی مجھ پر واجب ہو جائے گی۔

نفل روزہ ماہ شعبان کی پندرہ تاریخ کے روزہ کی بڑی فضیلت ہے جو کوئی یہ روزہ رکھے گا باری تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرمائے گا۔

ایضًا: بعد نماز مغرب کے چھ رکعتیں دو دو رکعت کر کے پڑھیں کہ دو رکعت نفل درازیٔ عمر بالخیر ہونے کی نیت سے اور دو رکعت نفل بلائیں دفع ہونے کی نیت سے اور دو رکعت نفل مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی نیت سے پڑھیں اور ہر دوگانہ کے بعد سورۂ یٰسٓ ایک بار یا سورۂ اخلاص اکیس بار اور اس کے بعد دعائے نصف شعبان المعظم پڑھیے۔

دُعائے نِصف شعبان المعظّم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ یَا ذَا الْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْهِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِیْنَ وَجَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ وَاَمَانُ الْخَآئِفِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَكَ فِیْٓ اُمِّ الْکِتٰبِ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِیْ وَاثْبِتْنِیْ عِنْدَكَ فِیْٓ اُمِّ الْکِتٰبِ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَیْرَاتِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِیْ

كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ اِلٰهِىْ بِالتَّجَلِّى الْاَعْظَمِ فِىْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ الَّتِىْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ

اے میرے اللہ! تو ہی سب پر احسان کرنے والا ہے اور تجھ پر کوئی احسان نہیں کر سکتا اے بزرگی اور مہربانی رکھنے والے اور اے بخشش کا انعام کرنے والے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی گرنے والوں کو تھامنے والا، بے پناہوں کو پناہ دینے والا اور پریشان حالوں کا سہارا ہے۔ اے اللہ اگر تو نے مجھے اپنے پاس ام الکتاب میں بھٹکا ہوا یا محروم یا کم نصیب لکھ دیا ہے تو اے اللہ اپنے فضل سے میری خواری، بد بختی، راندگی اور روزی کی کمی کو مٹا دے اور اپنے پاس ام الکتاب میں مجھے خوش نصیب، وسیع الرزق اور نیک کر دے۔ بے شک تیرا یہ کہنا تیری کتاب میں جو تیرے نبی مرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں پہنچی ہے سچ ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے بنا دیتا ہے اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے، اے خدا تجلی اعظم کا صدقہ اس نصف شعبان مکرم کی رات میں جس میں

تمام چیزوں کی تقسیم و نفاذ ہوتا ہے میری بلاؤں کو دور کر خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں۔ اور جن سے تو واقف ہے بیشک تو ہی سب سے برتر اور بڑھ کر احسان کرنے والا ہے۔ اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل و اولاد اور صحابہؓ پر۔ آمین!

رمضان المبارک

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔ بہت ہی بابرکت اور فضیلت والا مہینہ ہے اور یہ صبر و شکر اور عبادت کا مہینہ ہے اور اس ماہ مبارک کی عبادت کا ثواب ستر درجہ زیادہ عطا ہوتا ہے۔ جو کوئی اپنے پروردگار کی عبادت کر کے اس کی خوشنودی حاصل کرے گا اس کی بڑی جزا خداوند تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بستان الواعظین میں لکھتے ہیں کہ جس طرح حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ بیٹوں میں سے سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے والد ماجد کو زیادہ محبوب تھے اسی طرح سال کے بارہ مہینوں میں سے رمضان شریف خدائے لا یزال کو زیادہ محبوب ہے اور جس طرح اللہ کریم نے سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے باقی گیارہ بھائیوں کی مغفرت فرمائی ہے اسی طرح رمضان المبارک کی برکت سے گیارہ مہینوں کی خطائیں معاف فرمائے گا۔ (نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۳۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان المبارک کی ہر رات میں ایک منادی آسمان سے طلوع صبح تک یہ ندا کرتا رہتا ہے کہ اے خیر کے طالب

مکمل کر اور خوش ہو جا۔ اور اے برائی کے چاہنے والے رک جا اور عبرت حاصل کر کیا کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ اس کی بخشش کی جائے؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ کیا کوئی دعا مانگنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی سوالی ہے کہ اس کا سوال پورا کیا جائے۔ اللہ بزرگ و برتر رمضان شریف کی ہر رات میں افطاری کے وقت ساٹھ ہزار گناہگار دوزخ سے آزاد فرماتا ہے۔ جب عید کا دن آتا ہے تو اتنے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے کہ جتنے تمام مہینہ میں آزاد فرماتا ہے۔ یعنی تیس مرتبہ ساٹھ ساٹھ ہزار۔

ماہ رمضان المبارک کی پہلی شب بعد نماز عشاء ایک مرتبہ سورۂ فتح پڑھنا بہت افضل ہے۔

ماہ رمضان کی پہلی شب بعد نماز تہجد آسمان کی طرف منہ کر کے بار مرتبہ یہ دعا پڑھنی بہت افضل ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَآئِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ۔

ان وظائف کے پڑھنے والے کو بے شمار نعمتیں اللہ پاک کی طرف سے عطا کی جائیں گی۔

ماہ رمضان المبارک میں روزانہ ہر نماز کے بعد اس دعائے مغفرت کو تین مرتبہ پڑھنا بہت افضل ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اِلَیْهِ تَوْبَةَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَّا یَمْلِکُ نَفْسَهٗ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا۔

رمضان شریف میں ہر نماز عشاء کے بعد روزانہ تین مرتبہ کلمہ طیب پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔ اول مرتبہ پڑھنے سے گناہوں کی مغفرت ہو گی،

دوسری دفعہ پڑھنے سے دوزخ سے آزاد ہوگا، تیسری بار پڑھنے سے جنت کا مستحق ہوگا۔

شبِ قدر

شبِ قدر ایک مبارک رات ہے جو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔ اس رات کی عبادت ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بھی بہتر ہے۔ اس لیے شبِ قدر بہت ہی فضیلت والی رات ہے۔ لیلۃ القدر کے معنی عظیم رات کے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شبِ قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ پھر ایک اور حدیث میں ہے کہ شبِ قدر طاق راتوں میں سے ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شبِ قدر اکیسویں یا تئیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں رات یا انتیسویں رات میں تلاش کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ آخری عشرہ کی یہ پانچوں راتیں بڑی برکت اور فضیلت والی ہیں۔

مفسرین اور صوفیاء کی اکثریت نے ۲۷ رمضان المبارک کو شبِ قدر قرار دیا ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص رمضان شریف کی ستائیسویں شب کو صبح تک عبادت میں مصروف رہتا ہے وہ مجھے بہت ہی پسند ہے۔

علاماتِ شبِ قدر بزرگانِ دین نے شبِ قدر کی کچھ علامتیں بیان فرمائی ہیں کہ یہ رات چمکدار اور شفاف ہوگی۔ نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ ٹھنڈی ہوگی بلکہ معتدل ہوگی۔ آسمان عموماً روشن نظر آئے گا، ستارے بڑے واضح ہوں گے۔ اس رات کی صبح کو سورج تیز شعاعوں

سے طلوع نہیں ہوتا۔ اس رات کو انسانوں اور جنوں کے سوا تمام چیزیں سجدہ میں گر جاتی ہیں مگر ان باتوں کا علم اہلِ کشف کو ہوتا ہے۔ ہر ایک کو پتہ نہیں چلتا۔

شب قدر میں قبولیتِ دعا

شبِ قدر میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جس میں جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے لہٰذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ شب قدر میں ایسی جامع دعا مانگیں جو دونوں جہانوں میں فائدہ بخش ہو۔ مثلاً اپنے گناہوں کی بخشش اور رضائے الٰہی کے حصول کی دعا مانگی جائے۔ ام المؤمنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بتائیں کہ اگر مجھے لیلۃ القدر (شبِ قدر) کا پتہ چل جائے تو میں کونسی دعا مانگوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو یہ دعا مانگ "اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو دوست رکھتا ہے مجھے بھی معاف کر دے"۔ (ابن ماجہ)

پانچ طاق راتوں کے نوافل

عابدوں اور زاہدوں کے طریقہ کے مطابق ان پانچ طاق راتوں میں حسبِ ذیل طریقہ سے نوافل پڑھے جائیں، جن کا ثواب بے پناہ ہے۔

اکیسویں رات

اکیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ درود پاک پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کے حق میں فرشتے دعائے مغفرت کریں گے۔

اکیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک بار، سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے نماز ختم کر کے ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز اور شبِ قدر کی

برکت سے اللہ پاک اس کی بخشش فرمائے گا۔

ماہ رمضان المبارک کی اکیسویں شب کو اکیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھنا بھی بہت افضل ہے۔

تئیسویں رات

ماہ مبارک کی تئیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک بار اور سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ پھر بعد سلام کے ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مغفرتِ گناہ کے لیے یہ نماز بہت افضل ہے۔

تئیسویں شب کو آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک دفعہ، سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھے۔ اور بعد سلام کے ستر مرتبہ کلمۂ تمجید پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما کر انشاء اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے گا۔

تئیسویں شب کو سورۂ یٰسٓ ایک مرتبہ، سورۂ رحمٰن ایک دفعہ پڑھنی بہت افضل ہے۔

پچیسویں شب

ماہ رمضان کی پچیس تاریخ کی شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ ہر رکعت میں پڑھے۔ بعد سلام کے کلمہ طیب ایک سو دفعہ پڑھے۔ درگاہِ رب العزت سے انشاء اللہ بیشمار عبادت کا ثواب عطا ہوگا۔

پچیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر تین تین مرتبہ، سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر دفعہ استغفار پڑھے۔ یہ نماز بخشش کے لیے بہت

افضل ہے۔

پچیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک مرتبہ، سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے، بعد سلام کے ستر دفعہ کلمۂ شہادت پڑھے۔ یہ نماز عذابِ قبر سے نجات کے لیے بہت افضل ہے۔

ماہ رمضان کی پچیسویں شب کو سات مرتبہ سورۂ دخان پڑھے۔ انشاء اللہ اس سورہ کے پڑھنے کے باعث عذابِ قبر سے اللہ پاک محفوظ رکھے گا۔

پچیسویں شب کو سات مرتبہ سورۂ فتح پڑھنا ہر کسی کے لیے بہت ہی افضل ہے۔

ستائیسویں شب کے فضائل اور اذکار بعد میں ملاحظہ فرمائیں۔

انتیسویں رات

انتیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے سورۂ الم نشرح ستر مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز کامل ایمان کے واسطے بہت افضل ہے انشاء اللہ اس نماز کے پڑھنے والے کو دنیا سے مکمل ایمان کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

ماہِ رمضان کی انتیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے درود شریف ایک سو دفعہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو دربارِ خداوندی سے بخشش و مغفرت عطا کی جائے گی۔

ماہِ رمضان المبارک کی انتیسویں شب کو سات مرتبہ سورۂ واقعہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ترقیِ رزق کے لیے بہت افضل ہے۔

ماہِ رمضان کی کسی شب میں بعد نمازِ عشاء سات مرتبہ سورۂ قدر پڑھنا بہت افضل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے سے ہر مصیبت سے نجات حاصل ہوگی۔

ستائیسویں رات بحیثیت شبِ قدر

حضور انور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت میں سے جو مرد یا عورت یہ خواہش کرے کہ میری قبر نور کی روشنی سے منور ہو تو اسے چاہیئے کہ ماہِ رمضان کی شبِ قدر میں کثرت کے ساتھ عبادتِ الٰہی بجالائے تاکہ ان مبارک اور متبرک راتوں کی عبادت سے اللہ پاک اس کے نامۂ اعمال سے برائیاں مٹا کر نیکیوں کا ثواب عطا فرمائے۔ شبِ قدر کی عبادت ستر ہزار شب کی عبادتوں سے افضل ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان دار ہو کر بغرضِ ثواب شب بیداری کرے۔ اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اور جو شخص رمضان کے روزے بحالتِ ایمان ثواب سمجھ کر رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (بخاری شریف جلد اول)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور ہر اس بندہ پر رحمت بھیجتے ہیں یا اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اللہ سبحانہٗ کا ذکر اور عبادت کرتا ہوتا ہے پھر جب ان کی یعنی مسلمانوں کی عید (عید الفطر) کا دن ہوتا ہے تو اللہ سبحانہٗ اپنے ان بندوں کے سبب اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کی اجرت کیا ہے جو اپنا کام پورا کر دے؟

فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! اس کی اجرت یہ ہے کہ اس کو پورا معاوضہ دیا جائے، اللہ سبحانہ کہتا ہے لے میرے فرشتو! میرے غلاموں اور میری لونڈیوں نے فرض ادا کر دیا۔ پھر وہ گھروں سے دعا کے لیے عیدگاہ کی طرف نکلے، قسم ہے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی بخشش اپنے کرم، اپنے بلند مرتبہ اور اپنی بلند منزلت کی، میں ان کی دعاؤں کو قبول کروں گا۔ پھر اللہ سبحانہ فرماتا ہے لے میرے بندو! اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، میں نے تم کو بخش دیا اور تمھاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس واپس ہوتے ہیں مسلمان عیدگاہ سے اس حال میں کہ ان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (بیہقی، مشکوٰۃ شریف، ج ۱)

ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر دفعہ یہ تسبیح معظم پڑھے:۔

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ"

انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کا پڑھنے والا اپنے مصلے سے نہ اٹھے گا کہ اللہ پاک اس کے اور اس کے والدین کے گناہ معاف فرما کر انھیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کے لیے جنت آراستہ کرو۔ اور فرمایا کہ وہ جب تک تمام بہشتی نعمتیں اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لے گا اس وقت تک موت نہ آئے گی۔ مغفرت کے لیے یہ نماز بہت ہی افضل ہے۔

ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ الم نشرح ایک ایک بار، سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے بعد سلام ۲۷ مرتبہ سورۂ قدر پڑھے۔ انشاء اللہ بے شمار عبادت کا ثواب ملے گا یہ نماز بہت افضل ہے۔

جو شخص دو رکعت نماز میں ہر رکعت میں الحمد شریف، اِنّا انزلناہ ایک بار سورہ اخلاص تین بار پڑھے تو اس کو شب قدر کا ثواب حاصل ہوگا۔ اور ثواب حضرت ادریسؑ، حضرت شعیبؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت نوح علیہم الصلوٰۃ والسلام جیسا عطا ہوگا اور اس کو ایک شہر جنت میں دیا جائے گا جو مشرق سے مغرب تک لمبا ہوگا۔ (فضائل ایام والشہور)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شبِ قدر میں دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں الحمد شریف، قل ہو اللہ سات مرتبہ بعد ختم نماز اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ستر مرتبہ پڑھے تو یہ اپنے مصلّے سے نہ اٹھے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے والدین کے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس کے لیے جنت میں میووں کے درخت لگاتے رہیں۔ محل تعمیر کرتے رہیں، نہریں بناتے رہیں۔ یہ پڑھنے والا ان کو جب تک اپنی آنکھ سے خواب میں نہ دیکھ لے گا اس وقت تک اس کو موت نہ آئے گی۔ (تفسیر یعقوب چرخی)

جو شخص چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے ایک بار اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تین بار پڑھے اس پر موت کی سختی آسان ہوگی۔ عذابِ قبر اٹھ جائے گا۔ اس کو جنت میں چار ستون ملیں گے۔ جن کے ہر ستون پر ہزار محل ہوں گے۔ (نزہۃ المجالس ج ۱)

جو شخص ستائیسویں شبِ رمضان کو چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ تین بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پچاس مرتبہ پڑھے اور بعد ختم نماز سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے تو جو دعا مانگے قبول ہوگی۔

جو شخص ستائیسویں شبِ رمضان میں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں

بعد الحمد شریف کے اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ ایک بار، قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ ستائیس بار پڑھے۔ وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا ابھی پیدا ہوا ہے۔ اور اس کو جنت میں ہزار محل ملیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص شبِ قدر میں بعد نمازِ عشاء سات مرتبہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ پڑھے اسے ہر مصیبت سے نجات ملے۔ ہزار فرشتے اس کے لیے جنت کی دعا کرتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین، نزہۃ المجالس، فضائل الشہور)

ستائیسویں شب کو ساتوں خٰمٓ پڑھے۔ یہ ساتوں خٰمٓ عذابِ قبر سے نجات اور مغفرتِ گناہ کے لیے بہت افضل ہیں۔

ستائیسویں شب کو سورۂ ملک سات مرتبہ پڑھنا مغفرتِ گناہ کے لیے بہت فضیلت کی بات ہے۔

شب قدر کے وظائف

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! اگر مجھے شبِ قدر کا پتہ چل جائے تو میں اس میں کیا پڑھوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ	اے اللہ! بیشک تو معاف کرنے والا
کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ	کریم ہے اور معافی چاہنے والے کو پسند کرتا
عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ	ہے پس مجھے معاف کر دے اے بخشنے والے
یَا غَفُوْرُ۔	اے بخشنے والے۔ اے بخشنے والے۔

حضرت عائشہؓ سے ایک اور روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے تو میں نے آپؐ کے پاس جا کر کان لگایا تو آپؐ یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ	یا اللہ! میں تیرے عفو کی پناہ چاہتا ہوں
وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ	تیری سزا سے اور تیری رضا کی پناہ چاہتا

مَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ اَللّٰهُمَّ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

ہوں تیرے غصہ سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں تیری سختیوں سے، اور یا اللہ میں آپ کی تعریف کا شمار نہیں کر سکتا۔ آپ کی ذات ایسی بلند و بالا ہے جیسے آپ نے بیان کیا

حضرت علی رضہ فرماتے ہیں کہ جو شخص شب قدر میں عشاء کے بعد سات مرتبہ پوری سورۂ قدر پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا اور مصیبت سے نجات دیتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے جنت کی دعا کرتے ہیں۔

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص شبِ قدر میں صدق دل سے تین مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو اللہ تعالیٰ پہلی مرتبہ کہنے پر اس کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ دوسری مرتبہ کہنے پر اس کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں۔ تیسری مرتبہ کہنے پر جنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شبِ قدر میں دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ایک مرتبہ سورت فاتحہ اس کے بعد سات مرتبہ سورۂ اخلاص، پھر سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ... وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ تک پڑھے تو اس کا پڑھنے والا مصلّے سے اٹھنے نہ پائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے والدین کے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔

شوالُ المکرّم

اسلامی سال کا دسواں مہینہ شوال المکرم ہے یہ لفظ شول سے بنا ہے جس کا معنی اونٹنی کا دم اٹھانا ہوتا ہے۔ کیونکہ عرب لوگ اس مہینہ میں

سیر و سیاحت اور شکار کھیلنے کے لیے اپنے گھروں سے باہر مختلف مقامات پر چلے جاتے تھے۔ راستے میں اونٹنیاں تیزی کی وجہ سے بعض اوقات دُم اٹھا لیتیں۔ اس نسبت سے یہ ماہ شوال کے نام سے منسوب ہو گیا۔

اس مہینے کی پہلی تاریخ کو چونکہ عید الفطر منائی جاتی ہے جو مسلمانوں کے لیے انتہائی خوشی کا تہوار تصور کیا جاتا ہے۔ جس سے اس مہینے کو مسلمانوں میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ عید کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خصوصی رحمت نازل فرماتا ہے اس لیے اس دن کو یوم الرحمۃ کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسی دن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو منتخب کیا، اور اسی روز اللہ نے شہد کی مکھیوں کو شہد کا چھتہ بنانے کے لیے الہام کیا اور اسی ماہ کی ۷ تاریخ کو اُحد کی لڑائی شروع ہوئی جس میں سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ ان وجوہات کی بنا پر شوال المکرم کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

اس ماہ کی فضیلت کے بارے میں چند احادیث پیش خدمت ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو جس نے ماہِ رمضان میں روزے رکھے۔ عید الفطر کی رات میں پورا پورا اجر عطا فرما دیتا ہے اور عید کی صبح فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور ہر گلی کوچہ اور بازار میں اعلان کر دو (اس آواز کو جن و انس کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے) کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیو! اپنے رب کی طرف بڑھو وہ تمہاری تھوڑی نماز کو قبول کر کے بڑا اجر عطا فرماتا ہے اور بڑے بڑے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ پھر جب لوگ عید گاہ روانہ ہو جاتے ہیں اور وہاں نماز سے فارغ ہو کر دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس وقت کسی دعا اور کسی حاجت کو رد نہیں فرماتا اور کسی گناہ کو بغیر معاف کیے نہیں چھوڑتا اور لوگ اپنے گھروں کو مغفور ہو کر لوٹتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے، اور

لوگ عیدگاہ کی طرف جاتے ہیں تو حق تعالیٰ ان پر توجہ فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے اے میرے بندو! تم نے میرے لیے روزے رکھے میرے لیے نمازیں پڑھیں اب تم اپنے گھروں کو اس حال میں جاؤ کہ تم بخش دیے گئے ہو۔

حضرت ابن عباس رضؓ کی حدیث میں ہے کہ شب عیدالفطر کا نام شبِ جائزہ (یعنی انعام کی رات) رکھا گیا اور عیدالفطر کی صبح کو تمام شہروں کے کوچہ و بازار میں فرشتے پھیل جاتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں (جس کو جن و انس کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے) کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت! ربِ کریم کی طرف چلو تاکہ وہ تم کو ثوابِ عظیم عطا فرمائے۔ اور تمھارے بڑے بڑے گناہوں کو بخش دے۔ لوگ عیدگاہ کو نکل جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے اے میرے فرشتو! فرشتے لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو جاتے ہیں۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے اس مزدور کی کیا اجرت ہے جو اپنا کام پورا کرے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اے ہمارے معبود! اے ہمارے آقا! اس مزدور کو پوری پوری اجرت دی جائے۔ ربِ جلیل ارشاد فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے روزوں اور نمازِ شب کا اجر خوشنودی اور گناہوں کی مغفرت بنا دیا۔ پھر فرماتا ہے اے میرے بندو! مجھ سے مانگو! اپنی عزت و جلال کی قسم! آج تم جو اپنی آخرت کے لیے مجھ سے مانگو گے میں وہ تم کو ضرور دوں گا۔ اور جو کچھ اپنی دنیا کے لیے مانگو گے میں اس کا لحاظ رکھوں گا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جب تک تم میرے احکام کی حفاظت کرو گے (بجا لاؤ گے) میں تمھاری خطاؤں اور لغزشوں کی پردہ پوشی کرتا رہوں گا۔ اور تم کو ان لوگوں کے سامنے جن پر شرعی سزا واجب ہو چکی ہے رسوا نہیں کروں گا۔ جاؤ تمھاری بخشش ہو گئی۔ تم نے مجھے رضامند کیا میں تم سے راضی ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ فرشتے یہ مژدہ سن کر خوش ہو جاتے ہیں اور ماہِ رمضان کے خاتمے پر امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ خوشخبری پہنچاتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

شوال کی عبادت

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عیدین کی راتوں میں شب بیداری کر کے قیام کرے اس کا دل نہیں مریگا جس دن کہ سب لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ)

چار رکعت نفل

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اول رات شوال میں چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص اکیس بار پڑھے، پس اللہ تعالیٰ کھولے گا واسطے اس کے آٹھوں دروازے بہشت کے اور بند کرے گا واسطے اس کے ساتوں دروازے دوزخ کے اور نہیں مرے گا وہ شخص جب تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے گا۔ (فضائل الشہور)

نوافل برائے توبہ

شوال کی پہلی شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین دفعہ، سورۂ فلق تین تین دفعہ، سورۂ ناس تین تین دفعہ پڑھے۔ بعد سلام کے کلمۂ تمجید ستر مرتبہ پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے اللہ پاک اس نماز کی برکت سے انشاء اللہ اس کے گناہ معاف فرما کر اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

آٹھ رکعت نوافل

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے شوال میں رات کو یا دن کو آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار سورۂ اخلاص پندرہ بار، اور نماز سے فارغ ہو کر ستر بار سبحان اللہ کہا اور ستر بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا، اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ اس کے لیے حکمت کے چشمے کھولتا ہے

اس کے دل میں ، اور اس کے ساتھ اس کی زبان چلاتا ہے اور اس کی دنیا کی بیماری اور اس کی دوا دکھا دیتا ہے ، اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا ، جس نے یہ نماز جیسے میں نے بتائی پڑھی تو اللہ سبحانہ اس کو معاف کر دیتا ہے اور اگر مرا شہید مرا بخشتا ہوا ۔ اور جو بندہ اس نماز کو سفر میں پڑھتا ہے اس پر آنا جانا آسان ہو جاتا ہے ۔ اور اگر مقروض ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کرتا ہے اور اگر صاحبِ حاجت ہوتا ہے تو اس کی حاجت پوری کرتا ہے ۔ اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر حرف کے بدلے جنت میں ایک مخرفہ دیتا ہے ۔ عرض کیا گیا ، مخرفہ کیا ہے ؛ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت کے باغ ہیں ۔ اگر اس کے ایک درخت کے نیچے سوار سیر کرے تو سو برس تک اسے عبور نہ کر سکے ۔ درود شریف یہ پڑھتا ہے ؛

" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ " (غنیۃ الطالبین)

شوال کے چھ روزے

شوال میں چھ دن روزے رکھنے کا بڑا ثواب ہے جس مسلمان نے رمضان المبارک اور چھ دن شوال کے روزے رکھے تو اس نے گویا سارے سال کے روزے رکھے ۔ یعنی پورے سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور پھر ان کے ساتھ شوال کے چھ روزے ملائے تو اس نے گویا تمام عمر روزے رکھے

تمام عمر والا مسئلہ اس وقت ہے جبکہ وہ شوال کے چھ روزے تمام عمر رکھے اور اگر اس نے صرف ایک ہی سال یہ روزے رکھے تو سال کے روزوں کا ثواب ملے گا پھر یہ چھ روزے اکٹھے رکھے یا الگ الگ ہر طرح جائز ہیں مگر بہتر یہ ہے کہ ان کو متفرق طور پر رکھا جائے ۔

ذیقعدہ

اسلامی سال کا گیارہواں مہینہ ذیقعدہ ہے۔ ذیقعدہ کا شمار چار حُرمت والے مہینوں میں ہوتا ہے۔ جن میں اہلِ عرب جنگ کرنا حرام سمجھتے تھے۔ ذیقعدہ قعود سے بنا ہے جس کا معنی بیٹھنا ہے۔ چونکہ اس مہینے میں اہلِ عرب جنگ کرنے سے رک کر بیٹھتے تھے اس لیے اس کا نام ذیقعدہ پڑ گیا اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے تورات دینے کے لیے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ اسی ماہ کی پانچویں تاریخ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی بنیاد رکھی تھی۔ اسی ماہ کی چودہ تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا تھا۔

ان وجوہات کی بنا پر ذیقعدہ کا مہینہ اسلامی تاریخ میں بڑا قابلِ قدر تصور کیا جاتا ہے۔ اس ماہ کی نفلی عبادت حسبِ ذیل ہے،

ذیقعدہ کی عبادت

حدیث شریف میں ہے کہ ذیقعدہ کے مہینہ کو بزرگ جانو کیونکہ یہ حرمت والے مہینوں میں پہلا مہینہ ہے۔

پہلی رات کے نوافل

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی ذیقعدہ کی پہلی رات میں چار رکعت نفل پڑھے اور اس کی ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ۳۳ دفعہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے تو اس کے لیے جنت میں اللہ تعالیٰ ہزار مکان یاقوتِ سرخ کے بنائے گا اور ہر مکان میں جواہر کے تخت ہوں گے اور ہر تخت کے اوپر ایک حور بیٹھی ہوگی جس کی پیشانی سورج

سے زیادہ روشن ہوگی۔ (رسالہ فضائل شہور)

ہر رات میں دو نفل

ایک روایت میں ہے کہ جو آدمی اس مہینہ کی ہر رات میں دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد تین بار پڑھے تو اس کو ہر رات میں ایک شہید اور ایک حج کا ثواب ملے گا۔ (فضائل شہور)

ہر جمعہ کے نوافل

ذیقعدہ کے مہینے میں ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس اکیس مرتبہ پڑھے، اللہ پاک یہ نماز پڑھنے والے کو انشاء اللہ حج وعمرہ کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (فضائلِ شہور)

سو رکعت نوافل

ایک روایت میں ہے کہ جو بندہ اس ماہ کی ہر جمعرات کو ۱۰۰ رکعت نوافل یوں پڑھے کہ اس کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کو اللہ تعالیٰ بے انتہا ثواب عطا فرمائے گا۔ (رسالہ فضائلِ شہور)

ایک دن کے روزے کا ثواب

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ذیقعدہ کے مہینہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ کریم اس کے واسطے ہر ساعت میں ایک حج مقبول اور ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھنے کا حکم دیتا ہے (فضائل شہور)

ایک حدیث مبارک میں ہے کہ اس مہینہ کے اندر ایک ساعت کی عبادت ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے اور فرمایا کہ اس مہینہ میں پیر کے دن روزہ رکھنا ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے۔ (فضائلِ شہور)

ذی الحجہ

اسلامی سال کے بارہویں مہینہ کو ذی الحجہ کہتے ہیں کیونکہ یہ مہینہ حج کرنے کے لیے مقرر ہے اسی وجہ سے اس کا نام ذی الحجہ پڑ گیا۔ اس کے پہلے عشرے کا نام قرآن پاک میں اَیَّامًا مَّعۡلُوۡمٰت لکھا گیا ہے۔ لہٰذا یہ مہینہ اللہ کو بہت محبوب ہے اور اس کے پہلے دس دنوں کو بڑا متبرک قرار دیا گیا ہے، جسے عشرہ ذوالحجہ کہا جاتا ہے۔

اس کی پہلی تاریخ کو خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ اس کی آٹھویں تاریخ کو یوم ترویہ کہتے ہیں کیونکہ حجاج اس دن اپنے اونٹوں کو پانی سے خوب سیراب کرتے تھے تاکہ عرفہ کے روز تک ان کو پیاس نہ لگے۔ یا اس لیے اس کو یوم ترویہ (سوچ بچار) کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے آٹھویں ذی الحجہ کو رات کے وقت خواب میں دیکھا تھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے حکم دیتا ہے کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر۔ تو آپ نے صبح کے وقت سوچا اور غور کیا کہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے۔ اس لیے اس کو یوم ترویہ کہتے ہیں۔

اور اس کی نویں تاریخ کو عرفہ کہتے ہیں۔ کیونکہ سیدنا حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب نویں تاریخ کی رات کو وہی خواب دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ خواب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اسی دن حج کا فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے۔

اور دسویں تاریخ کو یوم نحر کہتے ہیں کیونکہ اسی روز سیدنا حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانی کی صورت پیدا ہوئی اور اسی دن عام مسلمان قربانیاں

ادا کرتے ہیں۔

اس کے بعد گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں کے دنوں کو ایامِ تشریق کہتے ہیں اور اس ماہ کی بارہویں تاریخ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت علیؓ سے بھائی چارہ قائم کیا تھا۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے ماہ ذی الحجہ کو بڑی بزرگی اور فضیلت کا مہینہ فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس ماہ کے دس دن بہت متبرک ہیں اور اس کی عبادت کا بہت ثواب ہے۔ اور فرمایا کہ دس دن میں تین دن کثرت کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرو۔ وہ تین یوم ترویہ یعنی آٹھ تاریخ، یوم عرفہ یعنی نو تاریخ، یوم نحر یعنی ذی الحجہ کی دس تاریخ ہیں۔ یہ تین دن تمام دنوں سے زیادہ مبارک ہیں اور ان میں عبادت کا بے انتہا ثواب بھی ہے۔ لہٰذا اس مبارک مہینہ میں کثرتِ نوافل، روزے، تلاوتِ قرآن، تسبیح وتہلیل اور تکبیر وتقدیس کرنی چاہیئے۔

عبادتِ ذی الحجہ

ذی الحجہ کے نوافل اور دیگر اذکار و وظائف کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

عشرۂ ذی الحجہ کے نوافل

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عشرۂ ذی الحجہ آجائے تو عبادت کی کوشش کرو، ذی الحجہ کے عشرہ کو اللہ تعالیٰ نے بزرگی عطا فرمائی ہے اور اس عشرہ کی راتوں کو بھی وہی عزت دی ہے جو اس کے دنوں کو حاصل ہے۔ اگر کوئی شخص اس عشرہ کی کسی رات کے آخری تہائی حصہ میں چار رکعتیں اس ترتیب سے پڑھے گا تو اس کو حج بیت اللہ اور روضہ پاک کی زیارت کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ سے وہ جو کچھ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائے گا (نماز کی ترکیب وترتیبِ آیات یہ ہے) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ

سورۂ فلق، سورۂ ناس ایک ایک بار، سورۂ اخلاص تین بار اور آیت الکرسی تین بار پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے:۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ ۔ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا عَلٰى كُلِّ حَالٍ [illegible] كَبِيْرًا [illegible] جَلَّ جَلَالُهٗ وَقُدْرَتُهٗ بِكُلِّ مَكَانٍ ۔

اللہ تعالیٰ پاک، بزرگ، جبروت کا، قدرت کا مالک ہے۔ وہ مالک الملک ہے۔ وہ ہمیشہ باقی رہے گا اسے موت نہیں ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں. وہ مومن اور مشرک دونوں کا پالنے والا ہے. وہی بستیوں کا مالک ہے۔ ہر حال میں کثیر، پاکیزہ اور برکت والی حمد اللہ کے لیے ہے اللہ بڑی بزرگی والا ہے۔ ہمارا رب بزرگ ہے۔ اس کی عظمت بڑی ہے اور اس کی قدرت ہر جگہ ہے۔

(شیخ ابوالبرکاتؒ فرماتے ہیں کہ قدرت سے مراد علم ہے۔ یعنی اس کا علم ہر شے کو محیط ہے)

اس دعا کے بعد جو چاہے دعا کرے۔ اگر ایسی نماز عشرہ کی ہر ایک رات کو پڑھے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ فردوسِ اعلیٰ میں جگہ دے گا اور اس کے ہر گناہ کو معاف کر دے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا اب از سر نو عمل شروع کر۔ اگر عرفہ کے دن کا روزہ رکھے اور عرفہ کی رات کو بھی نماز پڑھے اور یہی دعا کرے اور اللہ تعالے کے حضور میں زیادہ سے زیادہ تضرع وزاری کرے تو اللہ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میں نے اس بندے کو بخش دیا اور حاجیوں میں اس کو شامل کر دیا فرشتے اللہ تعالیٰ کی اس عطا سے بے حد مسرور ہوتے ہیں اور بندہ کو بشارت دیتے ہیں (غنیۃ الطالبین)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پڑھے ہر رات میں

دسویں ذی الحجہ تک بعد وتروں کے دو رکعت، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر اور سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو مقام اعلیٰ علیین میں داخل کرے گا اور اس کے ہر بال کے بدلہ میں ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس نے ہزار دینار صدقہ دینے کا ثواب پایا۔ (فضائل الشہور)

ماہ ذی الحجہ کی پہلی شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچیس پچیس مرتبہ پڑھے اللہ پاک اس نماز پڑھنے والے کو بے شمار نمازوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ماہ ذی الحجہ کی پہلی شب سے دسویں شب تک روزانہ بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ بقرہ کا آخری رکوع ایک بار، سورۂ اخلاص پندرہ دفعہ پڑھے۔ اس نماز پڑھنے والے کے گناہ اگر ریت کے ذروں کے برابر بھی ہوں گے تب بھی پروردگار عالم اپنی قدرت کاملہ سے اس کے گناہ معاف فرما کر انشاء اللہ مغفرت فرمائے گا۔

پہلی شب سے دسویں شب تک روزانہ بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کوثر تین تین بار سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے انشاء اللہ اس نماز کی عظمت کے سبب اللہ پاک اس کے نامۂ اعمال میں بے شمار نیکیاں عطا فرما کر بیشمار برائیاں مٹا دے گا۔

ذی الحجہ کی پہلی جمعرات کی شب بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کوثر ایک بار سورۂ اخلاص ایک بار پڑھے۔ صدقِ دل سے اس نماز کا پڑھنے والا اپنی زندگی میں ہی اپنا مقام بہشت بریں میں دیکھ لے گا۔ انشاء اللہ!

جو کوئی جمعہ کے دن ذی الحجہ کے مہینہ میں چھ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں

سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے اور بعد سلام دس بار پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھ کر نماز کی قبولیت اور بخشش گناہ کے لیے خدا تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے اس نماز پڑھنے والے کو اس کے گناہ معاف فرما کر داخلِ بہشت فرمائے گا۔

وظائف

ذی الحجہ کی پہلی اور چھٹی تاریخ کو بعد نماز فجر یا ظہر حسب ذیل کلمات ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

ذی الحجہ کی دوسری اور ساتویں تاریخ بعد نماز فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات ۱۰۰ مرتبہ پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِّتْرًا وَّلَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ؕ

ذی الحجہ کی تیسری اور آٹھویں تاریخ کو بعد نماز فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات ۱۰۰ دفعہ پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ؕ

ذی الحجہ کی چوتھی اور نویں تاریخ بعد نماز فجر یا ظہر حسب ذیل کلمات ۱۰۰ مرتبہ پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔

ذی الحجہ کی پانچویں اور دسویں تاریخ کو بعد نماز فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں ،

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ الْمُنْتَهٰى سُبْحَانَ لَمْ يَزَلْ كَرِيْمًا وَّلَا يَزَالُ رَحِيْمًا۔

حضرت رہبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ کلمات برگزیدہ عشرۂ ذی الحجہ میں پڑھنا نہایت ہی مؤثر ہیں اور ان متبرک کلمات کے پڑھنے سے اول بے شمار عبادت الٰہی کا ثواب عطا ہوگا۔ دوسرے دس ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور دس ہزار برائیاں مٹا دی جائیں گی، اور تیسرے بے شمار فرشتے اس کے حق میں دعائے رحمت کریں گے۔ چوتھے اس کے عمل صالح ہوں گے۔ پانچویں تلاوت کلام پاک کا ثواب انشاء اللہ درگاہِ رب العزت سے عطا کیا جائے گا۔

عشرۂ ذی الحجہ میں روزانہ با وضو کسی وقت بھی سورۂ فجر کا پڑھنا بہت افضل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کوئی ان مبارک ایام کی حرمت کو مدنظر رکھتے ہوئے سورۂ فجر کا ورد کرے گا حق تعالیٰ یوم حساب اس کی بخشش فرمائے گا اور اس کے لیے اس دن کوئی خوف نہ ہوگا۔

ذی الحجہ کے دس دن برابر بکثرت سورۂ ضحیٰ پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سورہ کے پڑھنے والے کو انشاء اللہ آتش دوزخ سے نجات عطا فرمائے گا۔

ذی الحجہ کے نفلی روزے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اول دن ماہ ذی الحجہ کا روزہ رکھے گویا اس نے جہاد کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دو ہزار برس تک اس طرح کہ نہ آرام کیا

اس نے ایک ساعت، اور دوسری تاریخ کے روزہ رکھنے کا یہ ثواب ہے کہ گویا اس نے عبادت کی اللہ تعالیٰ کی دو ہزار برس۔ اور تیسرے دن ذی الحجہ کے جو کوئی روزہ رکھے تو گویا اس نے تین ہزار غلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کیے۔ اور اگر چوتھے دن روزہ رکھے تو اس کو ثواب چار سو برس کی عبادت کا ملتا ہے اور پانچویں دن کے روزے کا ثواب پانچ ہزار ننگوں کو کپڑا پہنانے کا ہے۔ اور چھٹے دن روزہ رکھنے کا ثواب چھ ہزار شہیدوں کے برابر ہے اور ساتویں دن روزہ رکھنے والے پر ساتوں دروازے دوزخ کے حرام ہو جاتے ہیں اور آٹھویں دن روزہ رکھنے والے پر آٹھوں دروازے بہشت کے کھل جائیں گے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی اول دن ذی الحجہ کے روزہ رکھے تو گویا اس نے ۳۶ ہزار قرآن کریم ختم کیے۔ (فضائل الشہور)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دس دنوں میں اللہ سبحانہٗ کو جس قدر یہ بات پسند ہے کہ محنت و کوشش کر کے اس کے عابد بنیں۔ اس سے بڑھ کر اور دنوں میں پسند نہیں۔ ان دس دنوں میں سے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔ (اور ہر رات کا قیام شب قدر میں کھڑے ہونے کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول)

عطا بن ابی رباح رحؒ نے فرمایا کہ میں نے خود سنا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرما رہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص گانا سننے کا بہت دلدادہ تھا لیکن ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر صبح سے روزہ رکھ لیتا تھا اس کی اطلاع حضور اقدسؐ تک پہنچی۔ حضورؐ نے فرمایا اس کو بلا کر لاؤ۔ وہ شخص حاضر خدمت ہوا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ تم ان دنوں کے روزے کیوں رکھتے ہو؟ (کونسی ایسی چیز ہے جس نے تم کو ان دنوں کے روزوں پر ابھارا) اس نے عرض کیا

یارسول اللہ! یہ دن حج کے ہیں اور عبادت کے ہیں اور میری خواہش ہے کہ اللہ ان کی دعا میں مجھے بھی شریک کر دے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا تم جو روزے رکھتے ہو اس کے ہر روزے کے عوض تم کو سو غلام آزاد کرنے، قربانی کے لیے حرم میں سو اونٹ بھیجنے اور جہاد میں سواری کے لیے سو گھوڑے دینے کا ثواب ہوگا اور ترویہ کے دن روزہ دار کو ہزار غلام آزاد کرنے، ہزار اونٹ قربانی کے لیے حرم میں بھیجنے اور ہزار گھوڑے جہاد میں سواری کے لیے دینے کا ثواب ہے۔ اور عرفہ کے روزے کے عوض دو ہزار غلام آزاد کرنے، دو ہزار اونٹ قربانی کے لیے بھیجنے اور دو ہزار گھوڑے جہاد میں دینے کا ثواب ہوگا اور سال بھر پہلے اور سال بھر بعد کے روزوں کا ثواب مزید برآں ہوگا۔ (غنیتہ الطالبین)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان ایام یعنی ایام تشریق میں کسی من نیک کام کرنا اللہ تعالیٰ کو ہر ایک دن میں نیک کام سے زیادہ محبوب ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا راہِ خدا میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد بھی اس سے بہتر نہیں۔ ہاں جو شخص راہِ خدا میں اپنی جان اور مال لے کر نکلا ہو اور پھر کچھ بھی واپس لے کر نہ آیا ہو (یعنی مال و جان دونوں قربان کر دیے ہوں)۔ (غنیتہ الطالبین)

اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار عمل ترک نہیں فرماتے تھے (۱) عشرۂ ذی الحجہ کے روزے (۲) عاشورہ کا روزہ (۳) ایام بیض (ہر ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) کا روزہ اور (۴) فجر کی نماز سے اول دو رکعتیں۔ (غنیتہ الطالبین)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ماہ ذی الحجہ کے دس دن کے روزے رکھے اللہ تعالیٰ ہر روزے کے عوض اس کے ایک سال کے روزے لکھے گا۔ (غنیتہ الطالبین)

یوم ترویہ ——— ۸ ذی الحجہ

یوم ترویہ ذی الحجہ کے آٹھویں دن کا نام ہے اس دن حاجی مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں چونکہ یہ حضرات زمزم کا پانی خوب سیراب ہو کر پیتے ہیں۔ اسی لیے اس کو ترویہ کہتے ہیں۔ ترویہ بروزن تفعلہ بمعنی سیراب کرنا ہیں یہ ارتوی سے ماخوذ ہے جس کے معنیٰ ہیں پانی پیا اور غسل کیا اور حاجی اس روز کثرت سے آب زمزم پیتے ہیں۔

ایک وجہ تسمیہ یہ بتائی ہے کہ ترویہ کے معنیٰ ہیں غور کرنا، سوچنا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آٹھ تاریخ کی رات کو خواب میں دیکھا تھا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں، صبح کو سوچ میں پڑ گئے اور غور کرنے لگے کہ یہ خواب دشمنِ خدا شیطان کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے، دن بھر سوچتے رہے، جب عرفہ کی شب آئی تو غیب سے کہا گیا کہ جو کچھ تم سے کہا گیا ہے وہی کرو۔ اس وقت آپ نے سمجھ لیا کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا اسی بنا پر اس کا نام ترویہ رکھا گیا۔ اور نویں تاریخ کو یوم عرفہ (پہچان کا دن) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

ذی الحجہ کی آٹھویں شب بعد نماز عشاء سولہ رکعت نماز آٹھ سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک بار اور سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اس نماز کا بے انتہا ثواب ہے اور یہ نماز واسطے مغفرت کے بہت افضل ہے۔

ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ بعد نماز ظہر چھ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ عصر ایک بار، دوسری میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قریش ایک بار، تیسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون ایک بار، چوتھی میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ نصر ایک بار، پانچویں اور چھٹی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔

عرفہ کے شب و روز

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا، یوم عرفہ سے افضل کوئی دن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن زمین والوں کے ذریعہ آسمان والوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے، میرے ان بندوں کو دیکھو، بکھرے اور گرد آلود بال ہیں، میرے پاس دور دراز راستوں سے میری رحمت کی امید اور میرے عذاب کا خوف لے کر آئے ہیں، لہذا یوم عرفہ سے زیادہ دوزخ سے رہائی کا دن کوئی دوسرا نہیں ہے۔ اس دن جتنے مجرم دوزخ سے رہائی پاتے ہیں کسی اور دن نہیں پاتے۔

حضرت نافع رضؓ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن اپنے بندوں پر نظر فرماتا ہے تو جس کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہوتا ہے وہ ضرور بخش دیا جاتا ہے۔ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کہ یہ بخشش تمام لوگوں کے لیے ہے یا اہلِ عرفات کے ساتھ مخصوص ہے؟ انھوں نے فرمایا یہ مغفرت تمام لوگوں کے لیے ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص عرفہ کے دن ظہر و عصر کے درمیان چار رکعتیں اس ترکیب سے پڑھتا ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص پچاس بار، تو اس کے لیے ہزاروں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ قرآن کے ہر لفظ کے عوض جنت میں اس کا مرتبہ اتنا اونچا کیا جائے گا جس کی مسافت پانچ برس کی مسافت کے برابر ہوگی اور قرآن کے ہر حرف کے عوض اللہ تعالیٰ ۷۰ حوریں اس کو مرحمت فرمائے گا۔ ہر حور کے ساتھ ستر خوان موتی اور یاقوت کے ہوں گے۔ ہر خوان پر ہزار رنگ کے کھانے ہوں گے۔ جو ستر ہزار سبز رنگ کے گوشت کے ہوں گے۔ کھانے برف کی طرح سرد

اور شہد کی طرح شیریں اور مشک کی طرح خوشبودار ہوں گے۔ اس کھانے کو نہ آگ نے چھوا ہوگا اور نہ لوہے سے (گوشت کو) کاٹا گیا ہوگا۔ ہر لقمہ پہلے لقمہ سے بہتر ہوگا اس کے پاس ایک ایسا پرندہ آئے گا جس کی چونچ سونے کی، بازو سرخ یاقوت کے ہوں گے۔ اس پرندے کے ستر ہزار پر ہوں گے۔ پرندہ ایسی زمزمہ سنجیاں کرے گا کہ کسی نے ایسی نہیں سنی ہوں گی۔ یہ پرندہ کہے گا اے اہل عرفہ! مرحبا حضورؐ نے فرمایا، پھر وہ پرندہ اس شخص کے پیالہ میں گر جائے گا اس کے ہر پر کے نیچے سے ستر قسم کے کھانے نکلیں گے۔ جنتی ان کو کھائے گا پھر وہ پرندہ اڑ جائے گا۔ اس نماز پڑھنے والے کو مرنے کے بعد جب قبر میں رکھا جائے گا تو قرآن کے ہر حرف کے باعث اس کی قبر جگمگا اٹھے گی یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرنے والوں کو دیکھ لے گا اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اس دروازے سے اس کو وہ ثواب اور مرتبہ دکھائی دے گا جو اس کے لیے مخصوص ہوگا اس کو دیکھ کر وہ کہے گا الٰہی! قیامت برپا کر دے۔

حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص عرفہ کے دن دو رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ تین بار (سورۂ فاتحہ کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرے) پھر سورۂ کافرون تین بار اور سورۂ اخلاص ایک بار۔ ہر بار سورہ کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم گواہ رہو میں نے اس کے گناہ بخش دیے ہیں۔

وظائف

عرفہ کے روز بعد نماز فجر یہ دعا چند مرتبہ پڑھے:

يَا ذَخِيْرَتِىْ يَا ذَخِيْرَتِىْ يَا مُسْتَنَدِىْ عِنْدَ شِدَّتِىْ يَا رَجَائِىْ
عِنْدَ مُصِيْبَتِىْ يَا غِيَاثِىْ عِنْدَ نَاقَتِىْ يَا أُنْسِىْ عِنْدَ وَحْدَتِىْ

يَا رَحْمَتِيْ فِيْ دِقَّتِيْ يَا دَلِيْلِيْ فِيْ حَيْرَتِيْ بِكَ التَّوْفِيْقُ ۔

اللہ پاک اس دعا کے پڑھنے والے کو ہزار نیکیاں عطا کرتا ہے اور اس کے ہزار درجات جنت میں بلند کرتا ہے اور اس کی ہر حاجت قبول فرماتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرفہ کی شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دعا کرتے اور فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَلَكَ يَا رَبِّ تُرَاثِيْ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ شَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجْرِيْ بِهِ الرِّيْحُ ۔

اے اللہ! تو نے آپ اپنی جو کچھ تعریف کی ہے وہ تیرے ہی لیے ہے میرے کہنے سے (تعریف کرنے سے) تو خود بہتر کہتا ہے۔ الٰہی! میری زندگی میری موت اور عبادت تیرے ہی لیے ہے۔ الٰہی میں تجھ سے امن اور امان چاہتا ہوں، الٰہی میری میراث بھی تیرے ہی لیے ہے۔ الٰہی مجھے قبر کے عذاب سے، سینہ کے فتنہ اور کام کی برہمی سے محفوظ رکھ۔ جس چیز کے ساتھ ہوا چلتی ہے میں تجھ سے اس سے بہتر چیز کی درخواست کرتا ہوں وہ مجھے عطا فرمادے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عرفہ میں میری اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کی دعا یہ ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور وہی تعریف اور حمد و ثنا کے لائق ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ الٰہی تو میرے دل میں نور عطا فرما، میرے کانوں اور میری آنکھوں کو

وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَشَتَاتِ الْاُمُوْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ وَمِنْ شَرِّ بَوَائِقِ الدَّھْرِ۔

نور سے معمور کردے، اے اللہ! میرا سینہ کھول دے، میرے کام آسان کردے، میرے سینے کو وسوسوں، قبر کے فتنوں اور کام کی پراگندگی سے امن میں رکھ، الٰہی! مجھے رات اور دن کی شرارتوں (برائیوں) سے بچا۔ مجھے ہوا کی شرارتوں اور بدی سے امن میں رکھ۔

نحر کے شب و روز کی عبادت

قربانی کے دن کو نحر کہتے ہیں اس کی نفلی عبادت حسب ذیل ہے:

شب عید کے نوافل

شب عید قربان کی نماز دو رکعت ہے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ دوسری رکعت میں سلام پھیرنے کے بعد تین بار آیت الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے اس کے بعد دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے جو دعا چاہے کرے۔

دسویں شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک بار، سورۂ فلق ایک بار، سورۂ ناس ایک بار پڑھے۔ بعد سلام کے ستر دفعہ سبحان اللہ ستر مرتبہ درود پاک پڑھ کر اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اللہ تبارک و تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کے تمام پچھلے گناہ معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا۔

شب عید الاضحیٰ نماز عشاء کے بعد بارہ رکعت نماز چھ سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اس نماز پڑھنے والے کو حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے اسّی سال کی عبادت کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ اللہ پاک اسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھے گا۔ اور انشاء اللہ اس کے گناہ معاف فرما کر داخلِ بہشت کرے گا۔

یومِ نحر کے نوافل

جو کوئی قربانی کے بعد دو رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد والشمس پانچ مرتبہ پڑھے تو وہ شخص شامل ہوا حاجیوں کے ثواب میں اور قبول ہوئی قربانی اس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور پایا ثواب اس کے بدلہ میں جانور کے ہر بال کے مطابق۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی فقیر ہو اور قربانی کی توفیق نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد نماز عید کے اپنے گھر میں آکر دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر تین بار پڑھے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا کرے گا۔

ذی الحجہ کی دس تاریخ نماز عید الاضحیٰ کے بعد چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ اس نماز پڑھنے والے کو بارگاہِ رب العزت سے قربانی کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

دس ذی الحجہ کو بعد نماز عید چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اعلیٰ ایک بار، دوسری میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ شمس ایک بار، تیسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ لیل ایک بار، چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ضحیٰ ایک بار پڑھے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک تمام آسمانی کتابوں کے پڑھنے کا ثواب عطا کرے گا۔

ذی الحجہ کی دس تاریخ کو نماز ظہر کے بعد بارہ رکعت نماز چھ سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک بار، سورۂ اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ، سورۂ فلق گیارہ گیارہ دفعہ، سورۂ ناس بھی گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے اس نماز کے پڑھنے والے کو روز محشر میں آسانی ہوگی۔ اس کی برائیاں نیکیوں میں بدل جائیں گی اور اس کے گناہ اللہ پاک معاف فرما کر اس کے سر پر نورانی تاج رکھ کر بہشت میں داخل کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

وظیفہ عیدالاضحیٰ کے دن کسی وقت با وضو قرآن کریم کی کم از کم سو آیات تلاوت کرے۔ اللہ پاک اسے بہشت کی بے شمار نعمتیں عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

عیدالاضحیٰ کے دن غسل کرنے کا ثواب ایسا ہے گویا اس نے دریائے رحمت میں غوطہ لگایا اور تمام گناہ معاف ہو گئے اس کے، اور فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی عیدالاضحیٰ کو نئے کپڑے بدلے اور پرانے کپڑے کسی فقیر کو صدقہ دے دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ستر حلّے نوری بہشت کے اس کو پہنائے گا اور لوار الحمد کے نیچے کھڑا ہو گا اور عطر ملنے کا ثواب بہ نیت تعظیم ملائکہ جو مومنین سے مصافحہ کرتے ہیں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے۔ (فضائل الشہور)

نفل اختتام سال ماہ ذی الحجہ کی آخری تاریخ خواہ انتیس ہو یا تیس سال کے آخری دن دو رکعت نماز بعد نماز ظہر یا مغرب پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد جو بھی سورہ چاہے پڑھے۔ بعد سلام کے مندرجہ ذیل کلمات کو سات مرتبہ پڑھنا چاہیئے جو کہ جان و مال کی حفاظت کے لیے بہت افضل ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَللّٰهُمَّ مَا عَمِلْتُ مِنْ عَمَلٍ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ مِمَّا

نَهَيْتَنِيْ وَنَسِيْتُ وَلَمْ تَنْسَهُ وَعَلِمْتَ عَنِّيْ بِقُدْرَتِكَ
عَلٰى عُقُوْبَتِيْ وَدَعَوْتَنِيْ اِلَى التَّوْبَةِ بَعْدَ جُرْمِيْ عَلَيْكَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَيْكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْهَا يَا غَفُوْرُ
فَاغْفِرْ لِيْ مَا عَمِلْتُ مِنْ عَمَلٍ تَرْضَاهُ عَنِّيْ وَعَدْتَنِيْ
عَلَيْهِ التَّوْبَةَ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ وَلَا تَقْطَعْ رَجَآئِيْ يَا
عَظِيْمَ الرَّجَآءِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ خَيْرَ هٰذِهِ السَّنَةِ
وَقِنِيْ فِتْنَتَهَا بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ اٰمِيْنَ

انشاء اللہ تعالیٰ اس دعا کو پڑھنے والے کی اللہ پاک نئے سال میں تمام ناگہانی آفتوں اور بلاؤں سے حفاظت فرمائے گا۔

(۲)

ہفتہ کے ایّام کی عبادت

ہفتہ میں سات دن ہوتے ہیں۔ ان ایام میں بھی کثرتِ عبادت کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نوافل، ذکر واذکار اور نفلی روزوں کو اختیار فرمایا ہے جن کی ادائیگی عین سنت ہے لہذا ہفتہ بھر کے ایام میں مختلف اوقات میں جو نوافل حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے وہ تصوف کی مستند کتب میں روایات کی صورت میں موجود ہیں۔ ان پر بے شمار اولیاء، صوفیاء اور اہلِ تقویٰ نے زندگی بھر عمل کیا۔ لہذا اسی زُہد کی راہ کو اختیار کرنا ہمارے لیے بہت بہتر ہے۔ ہفتہ کے ایام میں جو نوافل اور نفلی روزے رکھے جاتے ہیں ان کا طریقہ کار آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں

پیر کے دن کی نفلی عبادت

پیر کا دن بڑا بابرکت ہے اور اس کی بے پناہ فضیلت ہے اس کے متعلق حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ سفر اور تجارت کا دن ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کس طرح؟ فرمایا کہ (سیدنا) حضرت شیث علیہ السلام نے اس روز تجارت کے لیے سفر اختیار فرمایا اور تجارت میں (بڑا) نفع ہوا۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پیر اور جمعرات کا روز آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور مولائے کریم ہر بندے کو جس نے شرک کا ارتکاب نہیں کیا ہوتا، بخش دیتا ہے۔ مگر جس آدمی کے دل میں اپنے بھائی کے ساتھ کینہ اور بغض ہوتا ہے اس کو مہلت دیتا ہے تاکہ وہ آپس میں صلح صفائی کر لیں۔ (غنیۃ الطالبین)

پیر کے دن کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم مادیت میں جلوہ افروز ہوئے اور اسی روز آپ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی اور پیر کے دن مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ (عجائب المخلوقات)

اسی پیر مبارک کو مکہ فتح ہوا اور اسی روز سورۂ مائدہ نازل ہوئی اور اسی روز آپؐ کا وصال ہوا۔

پیر کی خصوصی نفلی عبادت مندرجہ ذیل ہے:

پیر کے دن کے نفل

حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دوشنبہ (پیر) کے دن آفتاب بلند ہونے کے بعد دو رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں

سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی اور ایک بار سورۂ اخلاص اور ایک ایک بار معوذتین پڑھ کر سلام پھیرا۔ پھر دس مرتبہ "استغفر اللہ" اور دس بار درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔

ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیر کے دن بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد بارہ مرتبہ سورۂ اخلاص اور بارہ مرتبہ استغفار پڑھے تو قیامت کے دن منادی پکارے گا کہ فلاں کا بیٹا کہاں ہے؟ وہ اٹھے اور اپنا ثواب اللہ تعالےٰ سے حاصل کرے، اس کو ثواب میں جو چیز پہلے عطا ہوگی وہ ایک ہزار جوڑے اور تاج ہوگا۔ اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اس کے استقبال کے لیے ایک ہزار فرشتے موجود ہوں گے اور ہر ایک فرشتے کے ہاتھ میں تحفہ ہوگا اور یہ فرشتے اس کے پیچھے چلیں گے۔ یہاں تک کہ وہ ایک ہزار نورانی محلات سے گزرے گا۔ (احیاء العلوم)

شبِ پیر کے نوافل

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پیر کی شب میں چار رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار، سورۂ اخلاص دس بار پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار، اور سورۂ اخلاص بیس بار پڑھے، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص تیس بار، اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص چالیس بار پڑھے پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اور سلام کے بعد ۷۵ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے اور اپنے والدین کے لیے ۷۵ بار استغفار کرے پھر مجھ پر ۷۵ بار درود بھیجے اور اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے تو خدا پر حق ہو جاتا ہے کہ اس کا سوال پورا کرے۔ اس نماز کو نماز حاجت کہا جاتا ہے۔

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص شبِ دوشنبہ کو دو رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر نماز پوری کر کے سلام پھیرے اور اس کے بعد پندرہ مرتبہ آیۃ الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کا نام جنتی لوگوں میں مقرر فرما دیتا ہے خواہ وہ اہلِ دوزخ سے کیوں نہ ہو اور اس کے تمام ظاہری گناہ بخش دے گا۔ اس کو ہر آیت کے بدلہ حج وغیرہ کا ثواب عطا فرمائے گا اور اگر دوسرے دوشنبہ کے درمیان وہ فوت ہو گیا تو اس کو شہید کا درجہ ملے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

پیر کے دن کا روزہ

پیر کے دن کی چونکہ بڑی فضیلت ہے اس لیے اس دن کا روزہ رکھنا بھی باعثِ سعادت ہے۔

اس کے متعلق حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ پیر کا روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وحی کے نزول کا آغاز ہوا تھا (مسلم شریف)

پیر کے روزے کے بارے میں ایک اور حدیث یوں ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقَالَ اِنَّ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ یَغْفِرُ اللّٰهُ فِیْهِمَا لِکُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا مُهَاجِرَیْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔ صحابہؓ نے آپؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے ہیں، تو آپؐ نے فرمایا پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی بخشش فرماتا ہے مگر ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جو آپس میں لڑے ہوں اور ان میں آپس میں

يَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔

(رواہ احمد وابن ماجۃ)

ترکِ ملاقات ہو۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو اس وقت تک کے لیے چھوڑ دو جب تک کہ یہ آپس میں ملاقات نہ کریں۔ (احمد ابن ماجہ)

منگل کی نفلی عبادت

منگل کے دن کو یوم امراض یعنی بیماریوں کا دن کہا گیا ہے کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے بیماریوں کو بنایا تھا۔ جیسا کہ ایک حدیث پاک میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا ہے؛

خَلَقَ اللّٰهُ الْاَمْرَاضَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَفِيْهِ اُنْزِلَ اِبْلِيْسُ اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ خَلَقَ اللّٰهُ جَهَنَّمَ وَفِيْهِ سَلَّطَ اللّٰهُ مَلَكَ الْمَوْتِ عَلٰى اَرْوَاحِ بَنِيْ اٰدَمَ وَفِيْهِ قَتَلَ قَابِيْلُ هَابِيْلَ وَفِيْهِ تُوُفِّيَ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ وَفِيْهِ ابْتُلِيَ اَيُّوْبُ۔

اللہ تعالیٰ نے منگل کے روز مرضوں کو پیدا کیا۔ اور منگل کے دن ابلیس زمین کی طرف اتارا گیا۔ اور اسی روز اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بنی آدم پر مسلط کیا اور منگل کے روز قابیل نے حضرت ہابیل کو قتل کیا اور اسی روز سیدنا حضرت موسیٰ وسیدنا حضرت ہارون علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے وفات پائی اور اسی دن میں سیدنا حضرت ایوب علیہ السلام مرض میں مبتلا ہوئے (فیض القدیر شرح جامع صغیر)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

سے منگل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا،

يَوْمُ دَمٍ قَالُوْا وَ كَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِيْهِ حَاضَتْ حَوَّاءُ وَ قَتَلَ ابْنُ اٰدَمَ اَخَاهُ

خون کا دن ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کس طرح؟ فرمایا اس لیے کہ منگل کے روز حضرت حوا کو خونِ حیض جاری ہوا۔ اور آدمؑ کے بیٹے (قابیل) نے اپنے بھائی (ہابیل) کو قتل کیا۔ (غنیۃ الطالبین)

منگل کے دن کے نوافل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص منگل کے روز دوپہر سے پہلے دس رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی ایک ایک بار اور قل ہو اللہ احد تین بار پڑھے تو ستر روز تک اس کا کوئی گناہ نہ لکھا جائے گا۔ (یعنی اسے گناہوں سے بچنے کی توفیق حاصل ہو جائے گی) اور اگر ان ستر دنوں کے اندر اندر فوت ہوا تو شہید شمار ہوگا۔ اور اس کے ستر سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے (قوت القلوب ج۱)

شبِ منگل کی نماز

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سہ شنبہ کی شب میں دس رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ نصر پانچ بار پڑھے، تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں ایک ایسا گھر عطا فرمائے گا جو طول و عرض کے اعتبار سے دنیا سے سات گنا بڑا ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین)

احیاء العلوم میں ہے کہ جو شخص منگل کی رات دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف ایک مرتبہ اور قل ہو اللہ احد پندرہ دفعہ اور قل اعوذ برب الفلق پندرہ دفعہ اور قل اعوذ برب الناس پندرہ دفعہ پڑھے۔ پھر

سلام پھیرنے کے بعد پندرہ مرتبہ آیت الکرسی اور پندرہ دفعہ استغفار پڑھے تو اسے بہت ثواب ملے گا۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص منگل کی رات دو رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف ایک دفعہ اور اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ اور قل ھو اللہ احد سات سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے آزاد فرما دے گا۔ اور قیامت کے روز جنت میں داخل کرے گا۔ (احیاء العلوم)

نفلی روزہ:

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءِ وَالْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيْسَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ میں ہفتہ، اتوار اور پیر کو روزہ رکھتے تھے اور دوسرے مہینہ منگل، بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی شریف)

بُدھ کی نفلی عبادت

بدھ کے دن کے بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بدھ کے دن کے بارے میں پوچھا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دن اچھا نہیں ہے۔ عرض کیا گیا کہ کس طرح؟ تو سرکار دو عالم نے فرمایا، کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور عاد و ثمود کو بھی اسی دن ہلاک

کیا۔ (غنیۃ الطالبین)

علماء کا کہنا ہے کہ بدھ کا دن کافروں کے لیے منحوس ہے کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے سات کافروں کو سات چیزوں سے ہلاک کیا:

۱۔ عوج بن عنق کو ہُدہُد کے ساتھ
۲۔ قارون کو خسف کے ساتھ
۳۔ فرعون اور اس کے لشکر کو دریا کے ساتھ
۴۔ نمرود ملعون کو مچھر کے ساتھ
۵۔ قومِ لوط کو سنگریزوں کے ساتھ
۶۔ شداد بن عاد کو حضرت جبریل علیہ السلام کی آواز کے ساتھ۔
۷۔ قوم عاد کو ہوا کے ساتھ ہلاک فرمایا۔ (فضائل ایام والشہور)

بدھ کی نفل نماز

ابوادریس خولانی، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص چہارشنبہ کے دن چاشت کے وقت بارہ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی ایک ایک بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین بار پڑھے، تو ایسے شخص کو ایک فرشتہ جو عرش کے قریب رہتا ہے، پکار کر کہے گا اے اللہ کے بندے! تیرے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے گئے اب از سر نو عمل شروع کر۔ اللہ تعالیٰ اس سے عذاب قبر، فشارِ قبر اور ظلمت قبر کو دور فرما دیتا ہے اور اس سے قیامت کی تمام مصیبتوں کو اٹھا لے گا۔ اس بندہ کا اس دن کا عمل، نبی کے عمل کی حیثیت سے اٹھایا جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین، قوت القلوب، احیاء العلوم)

دو رکعت نفل

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدھ کی رات دو رکعت نماز پڑھے کہ پہلی رکعت میں الحمد شریف ایک بار اور قل اعوذ برب الفلق دس بار پڑھے اور دوسری رکعت میں

الحمد شریف ایک بار اور قل اعوذ بوب النّاس دس دفعہ پڑھے تو ستر ہزار فرشتے ہر آسمان سے اترتے ہیں اور اس کا ثواب قیامت کے دن تک لکھتے رہیں گے۔ (احیاء العلوم، ج ۱)

چھ رکعت نفل سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدھ کی رات چھ رکعت پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ آخر آیت تک پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے: جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے ستّر سال کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لیے دوزخ سے آزادی کی سند لکھ دیتا ہے۔ (احیاء العلوم، ج ۱)

جمعرات کی نفلی عبادت

جمعرات بڑی فضیلت والا دن ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی دن یا رات جمعرات اور جمعہ کے برابر نہیں۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ جمعرات کے روز بندوں کے اعمال بارگاہ خداوندی میں پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ کریم اپنے کرم سے ان کی مغفرت فرماتا ہے، سوائے ان لوگوں کے جو آپس میں بغض و عناد رکھتے ہوں یا قاطع رحم ہوں۔

تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسَ فَیَغْفِرُ اللّٰہُ اِلَّا مَا کَانَ مِنْ مُتَشَاحِنَیْنِ اَوْ قَاطِعِ رَحِمٍ۔

بروز پیر اور جمعرات اعمال بارگاہ خداوندی میں پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتا ہے مگر بغض و عناد رکھنے والوں اور قطع رحم کرنے والوں کی مغفرت موقوف رکھتا ہے، جب تک وہ باز نہ آئیں (جامع صغیر، ج ۳)

اسی طرح جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر مومن بندہ کی مغفرت کی جاتی ہے سوائے اس شخص کے جو کسی بھائی سے عناد رکھتا ہو۔

حدیث پاک میں ہے:

تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ فِيْهِمَا لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔

بروز پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر مومن غیر مشرک کی مغفرت کی جاتی ہے سوائے اس شخص کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان بغض ہو۔ کہا جاتا ہے کہ ان کو مہلت دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں۔

(جامع صغیر جلد ۲)

حدیث شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعرات کا روز حاجتوں کے پورا ہونے کا دن ہے۔ جب آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بادشاہ مصر کے پاس جمعرات کے دن تشریف لے گئے تو اس نے آپ کی حاجت پوری کی اور آپ کو حضرت ہاجرہ عطا کی۔

جمعرات کے دن کے نوافل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ جمعرات کے دن ظہر و عصر کے درمیان دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ سورۂ اخلاص اور نماز کے بعد سو مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اسے رجب، شعبان اور رمضان کے روزوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔ علاوہ ازیں اس کو ایک حج کا ثواب بھی ملے گا۔ اس کے نامۂ اعمال میں ان تمام لوگوں کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی جو اللہ پر

ایمان لائے ہیں اور اس پر توکل کیا ہے۔

خمیس کی رات کے نفل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ جمعرات کی رات میں مغرب و عشاء کے درمیان دو رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پانچ بار آیۃ الکرسی، پانچ بار سورۂ اخلاص، اور معوذتین پڑھے۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر پندرہ بار استغفر اللہ پڑھ کر اس کا ثواب اپنے والدین کو پہنچائے تو گویا اس نے والدین کا حق ادا کر دیا۔ اگرچہ وہ اپنے والدین کا نافرمان اور عاق کردہ بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کو صدیقین اور شہداء کا درجہ عطا فرمائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی خمیس کی رات مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت نماز نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۂ فاتحہ شریف اور گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے تو گویا اس نے بارہ سال تک دنوں کا روزہ رکھا اور ان کی راتوں میں مصروفِ عبادت رہا۔ (احیاء العلوم ج ۱)

جمعرات کا نفلی روزہ

امام غزالی رح فرماتے ہیں کہ ہفتہ میں تین دن بڑے شرف و فضل والے ہیں۔ وہ پیر، خمیس اور جمعہ ہیں۔ ان میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔ جس کا اجر و ثواب ان کی برکت سے بہت ملتا ہے۔ (احیاء العلوم، ج ۱ ص ۲۴۴)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔
(نسائی شریف)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیر

وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ۔

اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ لہذا میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں تو میں روزہ سے ہوں۔
(ترمذی شریف)

اس رات کو خصوصاً دخان سورت کی تلاوت باعثِ برکت ہے اس سے پڑھنے والے کی بخشش ہوتی ہے اور اس کے لیے جنت میں محل تیار ہوتا ہے۔

جمعۃ المبارک کی نفلی عبادت

جمعۃ المبارک کے دن کی بے پناہ فضیلت ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (پ ۲۸۔ سورۃ الجمعۃ)

اے ایمان والو! جب نماز کے لیے جمعہ کے دن اذان دی جائے تو ذکر خدا (خطبہ) کی طرف دوڑو۔ اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنوں میں بہترین جمعہ کا دن ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے۔ اسی جمعہ کو جنت میں داخل کیے گئے اور اسی جمعہ کو جنت سے باہر کیے گئے اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن
(مسلم شریف)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے افضل ترین دنوں میں جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدمؑ پیدا

کیے گئے۔ اسی دن واصل بحق ہوئے اسی میں صور پھونکا جائے گا اور وہی ہلاکت کا دن ہوگا۔ اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو۔ کیونکہ تمہارا درود میرے پاس پیش کیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے سوال کیا یارسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کس طرح پیش کیا جاتا ہے جبکہ آپ کی ہڈیاں گل چکی ہوں گی اور ایک روایت کے مطابق پرانی ہو چکی ہوں گی؟ سرکار دو عالم نے فرمایا کہ اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو حرام کر دیا ہے (یعنی ان کے جسم قبروں میں زندوں کی طرح محفوظ ہیں)۔
(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اس دن کا نام جمعہ کیوں رکھا گیا؟ تو آپ نے فرمایا اس دن تمہارے باپ حضرت آدم کی مٹی خمیر کی گئی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن دوبارہ اٹھایا جائے گا اور اسی دن سخت پکڑ ہوگی اور اس دن کی آخری تین ساعتوں میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کوئی دعا اللہ سے کی جائے، تو وہ مستجاب ہوتی ہے۔ (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں پاتا اس کو مسلمان بندہ مگر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو دعا قبول ہوتی ہے۔ (بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یوم موعود قیامت کا دن ہے اور یوم شہود عرفہ کا دن ہے، جبکہ جمعہ کا دن شاہد ہے اور اس سے بزرگ دن میں نہ تو سورج نکلا ہے اور نہ غروب ہوا اور اسی دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی بندہ مومن نہیں پاتا کہ وہ اللہ سے خیر کی دعا کرتا ہو مگر اللہ اس کو قبول کر لیتا ہے اور کسی چیز سے نہیں پناہ مانگتا مگر اللہ اس کو پناہ عطا کرتا ہے۔ (ترمذی شریف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا نہیں ہے کوئی مسلمان مگر اس کو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو موت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو فتنۂ قبر سے محفوظ فرما دیتا ہے۔ (احمد)

جمعہ کے دن کے نوافل

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جمعہ کا سارا دن ہی نماز ہے۔ جب جمعہ کے روز سورج نکل کر ایک نیزہ یا اس سے زیادہ بلند ہو جائے اس وقت جو ایماندار بندہ اٹھ کر وضو کرے اور مکمل وضو کرے۔ پھر نماز ضحیٰ کی دو رکعتیں ایمان و احتساب کے ساتھ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دو سو نیکیاں لکھے گا۔ اور اس کی دو سو برائیاں مٹا دے گا۔ اور جو چار رکعت پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں چار سو درجے بلند کر دے گا، اور اس کی چار سو برائیاں مٹا دے گا۔ اور جو آٹھ رکعت ادا کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے آٹھ سو درجے بلند کرے گا، اور اس کے تمام گناہ معاف کر دے گا اور جو بارہ رکعت ادا کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے بارہ سو نیکیاں لکھے گا اور اس کی بارہ سو برائیاں مٹا دے گا۔ اور جنت میں اس کے بارہ سو درجے بلند کر دے گا۔ (قوت القلوب)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے جمعہ کے دن صبح کی نماز جماعت سے ادا کی، پھر طلوعِ آفتاب تک مسجد میں بیٹھا ذکرِ خدا کرتا رہا اس کو جنت الفردوس میں ستر درجے نصیب ہوں گے ہر دو درجوں کا درمیانی فاصلہ تیز رو گھوڑے کی ستر سالہ قطعِ مسافت کے برابر ہوگا۔ اور جس نے جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس کو جنت الفردوس میں پانچسو منزلیں عطا ہوں گی۔ ہر دو منزلوں کا درمیانی فاصلہ تیز رو گھوڑے کی ۵۰ سالہ مسافت کے بقدر ہوگا۔ اور جس نے عصر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا اس نے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے آٹھ غلاموں کو آزاد کر لیے کا ثواب حاصل کیا۔ اور جس نے مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس نے گویا ایک مقبول

حج اور عمرہ کا ثواب حاصل کیا۔ (غنیۃ الطالبین)

دو رکعت نفل کا ثواب

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن ظہر و عصر کے درمیان دو رکعت نماز پڑھ لے اور اول رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار، آیۃ الکرسی ایک بار اور قُل اعوذ برب الفلق پچیس بار پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار، سورۂ اخلاص ایک مرتبہ، اور قُل اعُوذ بربّ الفلق بیس مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد سلام پھیر کر پانچ مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے تو ایسے شخص کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ جنت میں اپنا مقام نہیں دیکھ لے گا اور اللہ تعالےٰ کا خواب میں دیدار نہیں کرلے گا۔

روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ! ہم شہر سے دور صحرا میں آباد ہیں اور جمعہ کو آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا آپ مجھے ایسا عمل بتا دیں کہ جب میں اپنی قوم میں واپس جاؤں تو ان کو جمعہ کی قائم مقام کوئی چیز بتا سکوں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا اے اعرابی ! جمعہ کا دن ہو تو دن چڑھنے کے بعد تم دو رکعتیں اس طرح ادا کر لیا کرو کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور قل اعوذ بربّ الفلق اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قل اعوذ بربّ الناس پڑھو، پھر نماز پوری کر کے سلام پھیر دو۔ اس کے بعد بیٹھے بیٹھے سات بار آیۃ الکرسی پڑھو اس سے فارغ ہو کر پھر آٹھ رکعتیں، چار چار کر کے اس طرح ادا کرو کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورہ نصر ایک ایک بار اور سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھو۔ پھر اپنی نماز پوری کر لو۔ اس کے بعد ستر مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھو۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے جو کوئی مومن یا مومنہ اس نماز کو اس طریقہ سے

پڑھ لے گا جو میں نے بتایا ہے، میں جنت میں اس کا ضامن بن جاؤں گا اور وہ اپنے مقام سے اٹھنے نہ پائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے والدین کو بخش دے گا۔ (بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں) اور عرش کے نیچے سے منادی ندا کرے گا کہ اے خدا کے بندے! اب تو از سرِ نو عمل شروع کر دے۔ (تیرے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے گئے) اس نماز کی اور بہت سی فضیلتیں ہیں ان سب کا بیان طوالت کا موجب ہو گا۔ ہم نے مذکورہ نماز کے دوسرے مسائل بھی بیان کیے ہیں جو جمعہ کے دن بارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی جانے والی نمازیں مذکور ہیں۔ جو چاہے اس نماز کو پڑھے۔ (غنیۃ الطالبین)

شبِ جمعہ کے نوافل

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے شبِ جمعہ میں مغرب و عشا کے درمیان بارہ رکعت اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی گویا اس نے بارہ سال تک دن کے روزے رکھے اور رات کی عبادت کی۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو آدمی جمعہ کی رات کو عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے پھر دو رکعت سنت ادا کر کے دس رکعات نوافل پڑھے اور نوافل میں ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ، ایک بار قل ھو اللہ احد، ایک بار قل اعوذ برب الفلق اور ایک بار قل اعوذ برب الناس پڑھے۔ پھر تین رکعات وتر ادا کرے اور دائیں جانب قبلہ رخ ہو کر سو جائے گویا اس نے شبِ قدر میں شب بیداری کی۔ (قوت القلوب)

کثرت سے درود پڑھنا

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن درود کثرت سے پڑھو کیونکہ یہ دن مشہود ہے۔ اس میں

فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور تحقیق کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر وہ مجھے پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے سرکار سے عرض کیا کہ آپ کی وفات کے بعد بھی؟ تو سرکار نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

جمعہ کا نفلی روزہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۞

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ کے ابتدائی دنوں میں تین روزے رکھتے تھے اور جمعہ کے دن کم ہی افطار کرتے تھے۔ (ترمذی شریف)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا ۞

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی رضامندی کے حصول کے لیے روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا ہی دور کر دیتا ہے جتنی مسافت کہ ایک کوا اپنے بچپن سے مرنے تک سطے کرتا ہے (احمد اور بیہقی)

جمعہ کے دن سورتیں پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے قدم سے آسمان تک نور بلند ہوگا جو قیامت کو اس کے لیے روشن ہوگا اور دو جمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے بخش دیے جائیں گے۔ اور

حٰمٓ الدخان پڑھنے کی بھی فضیلت آئی ہے۔ طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن یا رات میں حٰمٓ الدخان پڑھے اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ اور سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو کسی رات میں حٰمٓ الدخان پڑھے اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔ جمعہ کے دن یا رات میں جو سورۃ یٰسین پڑھے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت، ج ۴)

ہفتے کی نفلی عبادت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنوں کے متعلق پوچھتے تھے۔ جب ہفتے کے دن کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دن مکر و فریب کا دن ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے؟ تو فرمایا کہ اہل قریش نے اسی دن دار الندوہ میں میرے ساتھ مکر و فریب کیا تھا۔

دار الندوہ ایک سرائے کا نام ہے جس کو اہل مکہ نے تعمیر کیا تھا اس میں سب قریش کے سردار جمع ہوئے اور آپس میں مشورہ کیا کہ کسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ شہید کر دیں، تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ آپ یہاں سے ہجرت فرما جائیں۔ اسی حکم کے مطابق آپ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں جلوہ افروز ہوئے۔

ہفتے کے دن کے نوافل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ جو کوئی ہفتہ کے دن چار رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار قل یاایھا الکافرون پڑھے اور سلام پھیر کر آیۃ الکرسی پڑھے۔ اللہ تعالیٰ ہر حرف کے عوض ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب دے گا اور اس کے اعمالنامہ میں ایک سال کے روزوں اور راتوں کے قیام کا ثواب درج کیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو ہر حرف کے بدلے ایک شہید کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور وہ شخص عرش کے سایہ میں شہیدوں اور نبیوں کی صفوں میں موجود ہو گا (غنیۃ الطالبین)

شبِ ہفتہ کے نوافل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو بندہ ہفتہ کی شب میں مغرب اور عشاء کے مابین بارہ رکعت نماز نوافل ادا کرے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے ایک قصر بناوے گا (عطا فرمادیگا) گویا اس نے ہر مؤمن اور مؤمنہ کے حق میں صدقہ ادا کیا اور یہودیت سے بیزاری کا اظہار کیا اور پھر خداوند تعالیٰ کے کرم کے ذمہ ہے کہ اسے بخش دے (قوت القلوب)

ہفتے کے دن کا روزہ

ہفتے کے دن روزہ رکھنا چاہیئے۔ بڑا ثواب ہے۔ محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! تم ہفتہ اور اتوار کے دن روزہ رکھو اور یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو۔ (غنیۃ الطالبین)

اتوار کی نفلی عبادت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اتوار کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ دن بونے اور عمارت بنانے کا ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یہ کس طرح یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور اس کی عمارت کی ابتدا فرمائی۔ (غنیۃ الطالبین)

سرکار دوعالمؐ کے اس ارشاد کے مطابق اتوار کے دن کھیت بونا اور درخت لگانا اور مکان کی تعمیر کرنا باعث برکت ہے۔ اتوار نصرانیوں کا عید کا دن ہے حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے اپنی قوم کو جمعہ کے دن عید منانے کا حکم فرمایا تو انھوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہماری عید کے بعد یہودیوں کی عید ہو۔ کیونکہ یہودیوں کی عید ہفتہ کے روز ہوتی ہے۔ چنانچہ انھوں نے اتوار کو عید کا دن بنایا کہ ان کے خیال کے مطابق یہ کاموں کی ابتدا کے لیے بہتر دن ہے اس دن کی نفلی عبادت مندرجہ ذیل ہے۔

اتوار کے دن کے نوافل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اتوار کے روز چار رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار "اٰمن الرسول" پڑھا اللہ تعالیٰ اس کو ہر نصرانی مرد اور عورت کی نیکیوں کے برابر نیکیاں دیتا ہے۔ نبی کا ثواب مرحمت فرما کر ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب اس کے اعمالنامہ میں لکھ دیتا ہے۔ ہر رکعت کے بدلہ اس کو ہزار نمازوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ جنت میں ہر حرف کے عوض اس کو مشک اذفر سے تعمیر کیا ہوا ایک شہر عطا فرمائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتوار کے دن نماز کی کثرت کر کے اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کیا کرو کیونکہ وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ لہٰذا اگر کوئی شخص اتوار کے دن ظہر کے فرض اور سنتوں کے بعد کوئی شخص چار رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ الٓمٓ السجدہ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ تبارک الملک پڑھے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔ پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں

اور پڑھے اور ان دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ جمعہ کی قرأت کریگا اور پھر دعا مانگے گا تو اللہ تعالیٰ پر اس کا حق ہے کہ اس کی حاجت پوری فرمائے اور اس کو عیسائیوں کے دین سے محفوظ رکھے۔ (احیاء العلوم)

شبِ اتوار کے نوافل

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی اتوار کی رات کو بیس رکعات نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد پچاس بار پڑھے اور ایک ایک بار قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے۔ پھر ایک سو بار استغفار کرے اور ایک سو بار یوں پڑھے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ (اے اللہ! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے) پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سو بار درود شریف پڑھے۔ پھر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہے اور پھر یہ دعا کرے:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے بغیر کوئی
وَاَشْھَدُ اَنَّ اٰدَمَ صِفْوَۃُ اللّٰہِ	معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت
تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَفِطْرَتُہٗ وَ	آدمؑ اللہ تبارک وتعالیٰ کے صفی وفطرت ہیں
اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ وَمُوْسٰی	اور ابراہیمؑ اللہ کے خلیل اور حضرت موسیٰؑ
کَلِیْمُ اللّٰہِ وَعِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ	اللہ کے کلیم اور حضرت عیسیٰؑ اللہ کے روح
وَمُحَمَّدَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک و
حَبِیْبُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی۔	تعالیٰ کے حبیب ہیں

تو اس کے لیے اس قدر ثواب ہے جس قدر اللہ کے پکارنے والے اور اللہ کو نہ پکارنے والوں کی گنتی ہے اور اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز مامون گواہ کے ہمراہ اٹھائے گا اور قیامت کے روز اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ بہشت میں داخل کرے۔ (قوت القلوب)

اتوار کا نفلی روزہ

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَ يَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَ يَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِّلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ ۞

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنے والے دنوں میں اکثر ہفتہ اور اتوار کو روزہ رکھتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ دو دن مشرکوں کی عید کے ہیں اس لیے ان کی مخالفت میں روزہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔

(احمد)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَیْءٍ زَكٰوةٌ وَ زَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ ۞

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز میں زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ)

(۳)

نفلی نمازیں

اللہ کو اپنے بندوں کا سجدہ بہت پسند ہے۔ اس لیے اس کے محبوب بندوں نے سجدہ کی راہ اختیار کی، سجدہ کی بہترین صورت فرض نمازیں ہیں۔ اس کے بعد نفل نمازیں ہیں۔ نفل پڑھنے کا اجر بہت ہے کیونکہ یہ انسان کے اختیار میں رکھا گیا ہے۔ دن رات میں جتنے چاہے نوافل پڑھے۔ لیکن دن رات میں کچھ نفلی نمازیں ایسی ہیں جن کا درجہ فرضوں کے بعد عام نوافل سے قدرے زیادہ ہے۔ کیونکہ نبی پاکؐ کو نماز پڑھنے میں جس قدر مسرت اور فرحت ہوتی اس قدر کسی اور کام میں نہ ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔"

نوافل کے ذریعے اللہ کا قرب بہت جلد حاصل ہوتا ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو میرے کسی دوست سے علاوت کرے تو میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کروں گا۔ اور میرا بندہ وہی ہے جو فرائض کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور پھر نوافل کے ذریعے حاصل شدہ قرب برقرار رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اس کا سوال پورا کروں گا۔ اور اگر پناہ مانگے تو پناہ دوں گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نوافل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی قرب ملتا ہے۔ اولیائے کاملین کے خواص میں سے ہے لہذا میرے دوست!

اگر تو اللہ کی راہ چاہتا ہے تو نوافل میں کثرت کر۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر کسی عمل پر اتنا مہربان نہیں ہوتا جتنا نوافل کی دو رکعتوں پر جنھیں بندہ پڑھتا ہے۔ بیشک نیکی بندے کے سر پر چھڑکی جاتی ہے جب تک وہ نماز میں مشغول رہتا ہے اور خدا کا بندہ خدا سے نزدیکی حاصل کرنے کے لیے جس قدر قرآن سے فائدہ اٹھاتا ہے اور کسی چیز سے نہیں اٹھاتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات دن اور سال بھر کے مختلف اوقات میں جو نفلی نمازیں ادا فرماتے تھے، انھیں پڑھنے کا سنت طریقہ آئندہ صفحات میں درج ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

نمازِ تہجّد

نمازِ تہجد اللہ والوں کی محبوب نماز ہے کیونکہ اس نماز کے روحانی اسرار بہت ہیں۔ لہٰذا جو شخص اللہ کے خاص فضل اور رحمت کا طالب ہو تو وہ اس نماز کو لازماً پڑھے۔ یہ نماز رات کے پچھلے پہر میں پڑھی جاتی ہے۔ پانچوں وقت کی فرض نماز کے بعد نمازِ تہجد سب سے افضل ہے۔ یہ نماز شروع اسلام میں فرض تھی لیکن بعد میں اس کی فرضیت ختم ہو گئی لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ نماز پڑھتے رہے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۝

اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد پڑھیں کیونکہ یہ آپ کے لیے زیادہ فائدہ مند ہے۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مقامِ محمود پہ فائز کرے

(بنی اسرائیل: ۷۹)

٭

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

وہ رات کے تھوڑے حصہ میں سوتے ہیں اور صبحدم اللہ سے استغفار کرتے ہیں۔

٭

ایک اور آیت میں اس طرح آیا ہے:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۝

ان کے پہلو رات کو بستروں سے دور رہتے ہیں اور وہ اپنے رب سے خوف اور امید کے زیرِ اثر دعا کرتے ہیں۔ (پ ۲۱ سورۃ سجدہ: ۱۶۵)

ایک اور ارشادِ ربانی ہے:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ

بھلا جو شخص رات کے اوقات میں سجدہ و قیام کی

سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ (الزمر: ۹)
حالت میں عبادت کرتا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے

ایک اور آیت میں ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۞ (فرقان: ۶۴)
اور وہ لوگ (نیک بندے) ہیں جو راتوں کو اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ اور کھڑے رہتے ہیں۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ نماز تہجد کی بڑی فضیلت ہے بلکہ یہ اہل روحانیت کی نماز ہے اور ان کے لیے بہت ضروری ہے اور اس نماز میں رازِ ولایت چھپا ہے۔ اور جو اس نماز کو اپنا لیتا ہے وہ دین و دنیا سے مالا مال ہو جاتا ہے احادیث میں بھی نماز تہجد کے بیشمار فضائل بیان ہوئے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ نمازوں کے بعد افضل نمازوں میں سے نصف رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔ (مسند امام احمد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ خوش ہوتا ہے (۱) وہ جو رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو (۲) وہ لوگ جو نماز کے لیے صف بندی کریں (۳) وہ لوگ جو جہاد (دشمنِ اسلام سے لڑنے) کے لیے صف بندی کریں۔ (شرح السنۃ)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسی صاف کھڑکیاں ہیں جن سے اندرونی اور بیرونی مناظر دیکھے جاتے ہیں اور یہ ان لوگوں کے لیے ہیں جو بات میں نرمی کرتے ہیں (غریبوں کو) کھانا کھلاتے ہیں مسلسل روزہ رکھتے ہیں اور جس وقت دوسرے لوگ سوتے ہیں تو وہ نماز پڑھتے ہیں۔ (شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ! تم اس شخص کی طرح نہ ہونا جو پہلے رات کو قیام کرتا تھا، بعد میں اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔ (مسلم شریف)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کونسی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا رات کے آخری نصف حصہ کی اور فرض نمازوں کے بعد کی۔ (ترمذی)

حضرت عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام رات کو ایک وقت اپنے اہل وعیال کو جگاتے اور یہ کہتے کہ اے داؤد کی اولاد اٹھو اور نماز پڑھو کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں اللہ تعالیٰ جادوگر اور تاوان وصول کرنے والے (جو زبردستی کرتے ہیں) کے علاوہ باقی سب کی دعا قبول فرماتا ہے۔ (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آکر عرض کیا کہ ایک شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور صبح کو چوری کرتا ہے؟ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جلد ہی نماز اس کو چوری سے باز رکھے گی۔ (احمد، بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص رات میں اپنی بیوی کو جگاتا ہے پھر دونوں نماز پڑھتے ہیں یا ہر ایک ان میں سے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو ان دونوں کے نام ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جس نے خود رات میں اٹھ کر نماز ادا کی اور اپنی بیوی کو نماز کے لیے اٹھایا اور اگر وہ اٹھنے کے لیے تیار نہ ہوئی تو

اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر اٹھایا۔ اور اللہ تعالیٰ اس خاتون پر رحمت فرمائے جو خود رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی نماز کے لیے اٹھایا اور اگر وہ اٹھنے کے لیے تیار نہ ہوا تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رات کو جتنی مناسب سمجھتے نماز پڑھتے۔ اس کے بعد پچھلی رات کو اہل وعیال کو بیدار کر کے فرماتے کہ نماز پڑھو۔ پھر اس آیت کی تلاوت کرتے: (ترجمہ) اپنے اہل کو نماز کا حکم کرو اور صبر کرو۔ ہم تم سے رزق طلب نہیں کرتے بلکہ رزق دیتے ہیں اور آخرت صاحب تقویٰ لوگوں کے لیے ہے (مالک)

نماز تہجد کی کم سے کم دو رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ لیکن آٹھ رکعت کی تعداد احادیث میں زیادہ منقول ہے۔

غرضیکہ نماز تہجد کی رکعتیں بارہ تک ہیں کیونکہ مختلف اوقات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سے لے کر بارہ رکعت تک پڑھی ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپؐ نے دو رکعت نماز تہجد پڑھی۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاکؐ نے چار رکعت نماز تہجد ادا کی۔ ایسے ہی حضرت عائشہؓ سے ایک مرتبہ دریافت کیا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعتیں پڑھا کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپ نے مختلف اوقات میں سات نو، گیارہ رکعت پڑھی ہیں: جن میں تین وتر ہوتے تھے۔ ایسے ہی حضرت زید ابن خالدؓ کا بیان ہے کہ آپؐ نے تیرہ رکعتیں پڑھی ہیں جن میں تین وتر تھے۔

ان بیانات سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سے لے کر بارہ رکعت تک پڑھی ہیں لہٰذا نماز تہجد کی فضیلت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ معمول اختیار کرنا چاہیے کہ نماز تہجد روزانہ پڑھے، خواہ تھوڑی رکعت ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن اس میں پھر ناغہ نہیں ہونا چاہیے۔ بعض لوگ اس نماز کو بڑے زور سے

شروع کرتے ہیں لیکن چند روز پڑھنے کے بعد ترک کر دیتے ہیں تو ایسا کرنا اچھا نہیں کیونکہ شروع کر کے چھوڑ دینا بری بات ہے۔

جو شخص رات کے پچھلے پہر میں نماز تہجد پڑھنا شروع کرے کہ اتنے میں صبح کی اذان ہو جائے یا کسی اور طرح معلوم ہو جائے کہ صبح صادق ہو گئی ہے تو وہ اپنی شروع کی ہوئی نماز کو پورا کر لے۔ ایسے ہی اگر کوئی شخص رات کو نمازِ تہجد کی نیت کر کے سو جاتا ہے تو پھر اگر اسے جاگ نہ آئے اور نماز تہجد نہ پڑھ سکے تو بھی اسے نیت کا ثواب مل جائے گا۔

نماز تہجد کے لیے رات کے پچھلے پہر بیدار ہونا چاہیئے کیونکہ یہ نماز رات کے کچھ حصے میں سونے کے بعد پڑھی جاتی ہے کیونکہ تہجد کا مسنون وقت یہی ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد آدمی سو جائے اور پھر نصف رات کے بعد بیدار ہو کر نماز تہجد پڑھے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ کار تھا کہ آپ کبھی نصف رات کے کچھ دیر بعد یا کبھی رات کے پچھلے پہر اٹھتے۔ اٹھ کر اللہ کی تعریف بیان کرتے، مسواک کرتے، پھر وضو کرتے اور بعد میں نماز تہجد میں مشغول ہو جاتے لہٰذا ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

بعض اللہ کے بندے پوری رات بیداری میں گزارتے ہیں تو ایسے حضرات کو چاہیئے کہ نصف شب کے بعد جب دل چاہے تہجد کی نماز پڑھ لیں۔ اس نماز کو بڑی توجہ سے پڑھنا چاہیئے۔

نماز تہجد بیٹھ کر بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ جب صحت کمزور یا بڑھاپا ہو جس کی وجہ سے انسان زیادہ دیر کھڑا نہ ہو سکے۔ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قول ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑھاپے کی وجہ سے گراں بدن ہو گئے، تو تہجد کی نماز بیٹھ کر پڑھ لیا کرتے تھے۔

احادیث کی رو سے تہجد کے وقت مندرجہ ذیل دعائیں پڑھنا مستحب ہے

سُبْحٰنَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ الٰہی! تو پاک ہے اور تو ہی حمد کے لائق ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَسْئَلُكَ التَّوْبَةَ فَاغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ وَاجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَّذْكُرُكَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّيُسَبِّحُكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں تو مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ الٰہی! تو مجھے توبہ کرنے والوں میں کر دے اور پاکوں میں شامل فرما دے اور مجھے صبر کرنے والا اور شکر کرنے والا بنا دے اور ان لوگوں میں شامل فرما دے جو تجھے بہت یاد کرنے والے ہیں اور صبح و شام تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔

اس کے بعد آسمان کی طرف سر اٹھا کر یہ دعا پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ اَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ جَارٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَآؤُكَ هٰذِهٖ يَدِيْ بِمَا كَسَبَتْ وَهٰذِهٖ

میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ تیرے عذاب سے میں تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے غضب سے تیری رضا کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں۔ میں ہرگز تیری ثنا نہیں کر سکتا جیسی کہ تو نے اپنی ثنا کی ہے تو ویسا ہی ہے۔ میں تیرا بندہ اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے قبضہ میں ہے۔ مجھ پر تیرا حکم نافذ ہے۔ میرے متعلق تیرا فیصلہ سراسر انصاف ہے میرے یہ ہاتھ اپنے کیے میں گرفتار ہیں اور

نَفۡسِیۡ بِمَا اجۡتَرَحَتۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۝ عَمِلۡتُ سُوۡٓءً وَّظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ ذَنۡبُ الۡعَظِیۡمِ اِنَّكَ اَنۡتَ رَبِّیۡ ۚ اِنَّهٗ لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّآ اَنۡتَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ ۞

یہ میری جان اپنے کیے ہوئے اعمال سے وابستہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ بیشک میں غافلوں میں سے ہوں۔ میں نے برے کام کیے اور اپنی جان پر ظلم کیا۔ تو میرے گناہ بخش دے۔ تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز کے لیے کھڑا ہو اور کہے اَللّٰهُ اَكۡبَرُ كَبِیۡرًا وَّالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ حَمۡدًا كَثِیۡرًا وَّسُبۡحَانَ اللّٰهِ بُكۡرَةً وَّاَصِیۡلًا ۝ پھر دس مرتبہ سُبۡحَانَ اللّٰهِ، دس مرتبہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ دس بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور دس بار اَللّٰهُ اَكۡبَرُ کہے۔ اس کے بعد اَللّٰهُ اَكۡبَرُ ذُو الۡمُلۡكِ وَالۡمَلَكُوۡتِ وَالۡجَبَرُوۡتِ وَالۡكِبۡرِیَآءِ وَالۡعَظَمَةِ وَالۡجَلَالِ وَالۡقُدۡرَةِ ایک بار پڑھے۔

نمازِ اشراق

طلوعِ آفتاب کے بعد ایک یا دو نیزے سورج بلند ہونے پر جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے نمازِ اشراق کہتے ہیں۔ زاہدوں اور عابدوں نے اس نماز کو بڑی اہمیت دی ہے۔ اکثر اللہ والے اس نفل نماز کو بڑی پابندی سے ادا کرتے ہیں۔ اس کی فضیلت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ گرامی درج ذیل ہیں۔

عَنۡ مُعَاذِ بۡنِ اَنَسِ نِ الۡجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت معاذ بن انس جہنی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز فجر سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا غُفِرَلَهٗ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ ؕ

فارغ ہونے کے بعد جو شخص مصلّے پر بیٹھا رہے اس کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر مصلّے سے اٹھے اوران دونوں نمازوں کے درمیان سوائے اچھی باتوں کے اور کچھ نہ کہے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔

(ابو داؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی اور سورج نکلنے پر اس نے دو رکعت پڑھی تو اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد فرمایا ثواب پورے حج اور عمرہ کا، پورے حج اور عمرہ کا، پورے حج اور عمرہ کا (ترمذی شریف)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر ادا فرما کر اپنی جگہ سے نہیں اٹھتے تھے یہاں تک کہ اشراق کی نماز کا وقت ہو جاتا۔ (سورج نکل آتا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر اسی جگہ اس وقت تک بیٹھا رہے کہ اس کے لیے اشراق کا وقت ہو جائے تو اس کی فجر کی نماز ایسی ہو جائے گی جیسے کسی کا مقبول حج اور عمرہ، یہی وجہ تھی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نمازِ فجر پڑھ کر طلوع آفتاب تک وہیں بیٹھے رہتے تھے جب ان سے اس قیام کی وجہ دریافت کی گئی تو انھوں نے فرمایا کہ میں سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہوں۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماعت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک وہیں بیٹھا رہا۔ پھر طلوع آفتاب کے بعد چار رکعتیں مسلسل پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ

اور تین بار آیۃ الکرسی، سات بار سورۂ اخلاص، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد والشمس وضحٰہا ایک بار، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور والسماء والطارق ایک بار، اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ستر فرشتے بھیجے گا۔ یعنی ہر آسمان سے دس فرشتے۔ ہر فرشتے کے پاس بہشتی خوان اور بہشتی رومال ہوں گے۔ یہ فرشتے ان خوانوں میں اس نماز کو رکھ کر رومال سے ڈھانپ کر اوپر لے جائیں گے۔ یہ فرشتے فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے گزریں گے تو وہ فرشتے اس نمازی کے لیے مغفرت طلب کریں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ خوان رکھے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے! تو نے میرے لیے نماز پڑھی اور میری عبادت کی۔ اب تو از سر نو عمل کر، تیرے پچھلے گناہ میں نے معاف فرما دیے۔

یہی نماز اُس روایت کی تشریح ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نقل فرمایا تھا "اے بنی آدم! میرے لیے شروع دن میں چار رکعت پڑھ، جو آخر دن تک تیرے لیے کافی ہیں"۔

اہلِ دنیا کے لیے اس نماز کا پابندی سے پڑھنا اضافۂ رزق کا باعث بنتا ہے لہٰذا جو شخص پابندی سے سات سال تک نمازِ اشراق پڑھے اور نماز پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ یَارَزَّاقُ یَا اَللّٰہُ اور یَابَاسِطُ یَا اَللّٰہُ پڑھے تو اللہ اس کی دنیاوی دولت میں اضافہ کر دے گا۔

اہلِ تقویٰ اگر یہ نماز پابندی سے پڑھیں تو اللہ کے یہاں ان کا شمار صالحین میں ہونے لگے گا اور اگر وہ اس نماز کے ساتھ رہبر کامل کی ہدایت کے مطابق ذکر الٰہی میں کثرت کریں تو خوابوں میں ان کی ملاقات اولیائے کرامؒ اور صحابہ کرامؓ کی روحوں سے ہوگی۔

حضرت امام حسنؓ کا قول ہے کہ میں نے خود سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما

رہے تھے۔ جو شخص فجر کی نماز مسجد میں پڑھ کر وہیں بیٹھا طلوعِ آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتا رہے اور طلوعِ آفتاب کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا دو رکعت نماز پڑھ لے تو ہر رکعت کے عوض اللہ تعالیٰ جنت کے اندر دس لاکھ قصر مرحمت فرمائے گا۔ اور ہر قصر کے اندر دس لاکھ حوریں ہوں گی اور ہر حور کے دس لاکھ خادم ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں وہ اوّابین میں سے ہوگا۔

حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج نجد کی طرف روانہ کی۔ اس فوج نے بہت سا مالِ غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد واپس آگئی۔ جو لوگ اس لشکر میں نہیں گئے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم نے کسی لشکر کو اتنی جلدی واپس آتے اور اتنا مالِ غنیمت لاتے نہیں دیکھا۔ اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو اس جماعت کا پتہ نہ دے دوں جو مالِ غنیمت حاصل کرنے میں بہتر اور واپس ہونے میں اس سے بھی تیز ہو؛ (لو سنو) یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوں (یعنی صبح کی نماز جماعت سے پڑھیں) پھر بیٹھ کر طلوعِ آفتاب تک اللہ سبحانہٗ کا ذکر کرتے رہیں تو یہ لوگ جلد واپس آنے والے اور بہتر مالِ غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔ (ترمذی شریف)

نمازِ چاشت

سورج اچھی طرح نکل آنے پر جو نفل نماز پڑھی جاتی ہے اسے چاشت یعنی ضحیٰ کہتے ہیں۔ اس نماز کا وقت سورج کی روشنی خوب پھیلنے سے شروع ہوتا ہے اور زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔ احادیث میں اس نماز کے بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں جو حسبِ ذیل ہیں:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الضُّحٰی ثِنْتَیْ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ قَصْرًا مِّنْ ذَہَبٍ فِی الْجَنَّۃِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے چاشت کے جوڑے کی حفاظت کی (یعنی اس کی دو رکعت کی پابندی کی) اللہ سبحانہٗ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی شریف)

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ ذَرٍّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ یَا ابْنَ اٰدَمَ ارْکَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ النَّہَارِ اَکْفِکَ اٰخِرَہٗ۔

حضرت ابو الدرداء اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالق کائنات نے ارشاد فرمایا کہ اے ابن آدم! دن کے اول حصہ میں خصوصیت کے ساتھ میرے لیے چار رکعتیں پڑھ لے تو ان کو دن کے آخر تک تیرے لیے کافی کر دوں گا۔

حضرت علی بن حسین بواسطہ اپنے والد یا جدّ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جمعہ کا سارا دن نماز کا دن ہے جو بندہ کھڑا ہوا وقت بلند ہونے سورج کے نیزہ بھر یا اس سے زیادہ پھر وضو کیا اور کامل وضو کیا اور ضحیٰ کی دو رکعتیں یقین سے اور ثواب کے لیے ادا کیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لیے دو سو نیکیاں لکھتا ہے اور دو سو مٹاتا ہے اس سے دو سو برائیاں۔ اور جو چار رکعتیں پڑھے، اللہ تبارک وتعالیٰ جنت میں اس کے لیے چار سو درجے بلند کرتا ہے اور جس نے آٹھ رکعتیں پڑھیں اللہ تبارک و

تعالیٰ بہشت میں اس کے لیے آٹھ سو درجے بلند کرتا ہے۔ اور اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اور جس نے بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تبارک و تعالیٰ لکھتا ہے اس کے لیے دو ہزار اور دو سو نیکی، اور دور کرتا ہے اس سے دو ہزار دو سو برائی اور بلند کرتا ہے بہشت میں اس کے لیے دو ہزار دو سو درجات۔

(غنیۃ الطالبین)

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْاِنْسَانِ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَیْہِ اَنْ یَّتَصَدَّقَ عَنْ کُلِّ مَفْصِلٍ مِّنْہُ بِصَدَقَۃٍ قَالُوْا وَمَنْ یُّطِیْقُ ذٰلِکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ النُّخَاعَۃُ فِی الْمَسْجِدِ تَدْفِنُھَا وَالشَّیْءُ تُنَحِّیْہِ عَنِ الطَّرِیْقِ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَکْعَتَا الضُّحٰی تُجْزِئُکَ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ اور اس کے لیے لازم ہے کہ ہر جوڑ کے لیے صدقہ کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کس میں یہ طاقت ہے؟ تو سرکار نے فرمایا مسجد میں پڑے ہوئے تھوک کو دفن کرنا، راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹانا صدقہ ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لیے کافی ہیں۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز یہاں تک پڑھتے کہ ہم کہتے کہ آپ اب اس کو کبھی نہ چھوڑیں گے اور جب چھوڑتے تھے تو اتنے دن چھوڑے رکھتے کہ ہم کہتے کہ یہ آپ کبھی نہ پڑھیں گے۔ (ترمذی)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن کے شروع ہی تم میں سے ہر ایک کی ہڈیوں پر صدقہ

أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى ؕ

لازم ہوتا ہے لہٰذا ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر تہلیل صدقہ ہے بھلائی کی ترغیب اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ اور ان سب کی برابری اور کفایت چاشت کی دو رکعتیں کر دیتی ہیں۔

(مسلم شریف)

نمازِ چاشت کی قرأت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نمازِ چاشت میں سورۂ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور وَالضُّحٰى پڑھے۔ عمرو بن شعیبؓ نے اپنے والد سے بالا سناد روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے چاشت کی بارہ رکعات پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی، تین بار سورۂ اخلاص پڑھی تو ہر آسمان سے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں جن کے ہاتھ میں سفید کاغذ اور نور کے قلم ہوتے ہیں۔ جو اس نماز کا ثواب تا قیامِ قیامت لکھتے رہیں گے۔ قیامت کے دن فرشتے اس کی قبر پر آئیں گے۔ ہر فرشتے کے پاس بہشتی لباس کا جوڑا اور تحفہ ہوگا۔ فرشتے کہیں گے اے صاحبِ قبر! اللہ کے حکم سے اٹھو۔ کیونکہ تم ان میں سے ایک ہو جن کو اللہ نے عذاب سے امن عطا فرما دیا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

صلوٰۃ الاوّابین

نمازِ مغرب کے بعد صلوٰۃ الاوابین ہے۔ اوابین نفلی نماز ہے جس کا وقت مغرب کی نماز کے بعد عشاء سے پہلے تک ہے۔ اس کی کم از کم ۶ رکعات اور زیادہ سے

زیادہ بیس رکعتیں ہیں۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز مغرب کے بعد دو دو رکعات کرکے پڑھے اور نیت یوں کرے "دو رکعت نفل صلوٰۃ الاوابین، بندگی خدا کی، منہ قبلہ شریف کی طرف، پھر اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کردے"۔

اس نماز کے بہت سے فوائد اور روحانی اسرار ہیں۔ نماز پڑھنے کے بعد جو شخص بخشش کی دعا مانگے انشاء اللہ قبول ہوگی۔ اگر آخرت طلب کرے تو اسے بذریعہ ثواب جنت کی بشارت ملے گی۔ اکثر اللہ والوں کے معمول میں اس نماز کا پڑھنا شامل رہا ہے۔ احادیث میں اس نماز کے حسب ذیل فضائل بیان ہوئے ہیں،

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکَعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ سَنَةً۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اور ان کے درمیان کوئی بری بات زبان سے نہ نکالے تو اس کو بارہ برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی شریف)

اس حدیث میں بیان ہوا کہ نماز مغرب کے بعد اوابین کے چھ نوافل پڑھے تو اسے بارہ برس کی عبادت کا اجر ملے گا۔ مراد یہ ہے کہ فرضی عبادت کرنے کے بعد پھر بھی اگر کوئی اللہ کی عبادت کرنا چاہے تو اس کا اجر ہی اجر ہے اس لیے اوابین کے نوافل کا بہت زیادہ ثواب ہے۔

صلوٰۃ الاوابین کے فضائل کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث یہ ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعت نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔ (ترمذی)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اوابین کی بیس رکعتیں اگر پڑھی جائیں تو اللہ تعالیٰ اس نیکی کے باعث پڑھنے والے کو جنت عطا فرمائے گا۔ مراد یہ ہے کہ فرض نمازوں کی پابندی کرنے کے بعد جو یہ نوافل پڑھے تو اس کا یہ فعل بارگاہِ رب العزت میں بہت مقبول ہوگا اور ایسا کرنے والا جنت کا حقدار ہوگا۔

کہتے ہیں کہ پہلی دو رکعتوں میں سورۃ کافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھے اور ان کو جلدی سے پڑھے۔ اور فرمایا ہے کہ ان دونوں رکعتوں کو نمازِ مغرب کے ساتھ آسمانوں پر خدا کی بارگاہ میں فرشتے اٹھا کر لے جاتے ہیں اور ان دو رکعتوں کے سوا جو باقی ہیں ان کو جتنی دیر تک چاہے پڑھتا رہے۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ خدا کے رسول مقبولؐ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی آدمی مغرب کی نماز کے بعد چار رکعت نماز ادا کرے اور ان میں کسی سے بات چیت نہ کرے تو اس کے عمل کو فرشتے علّیین میں اٹھا کر لے جاتے ہیں اور اس کو یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے کہ گویا اس نے مسجدِ اقصیٰ میں شب قدر کو پا لیا ہے اور نصف رات کی نماز سے بہتر ہے۔

حضرت ابو نصر اپنے باپ سے اور وہ اپنی سند کے ساتھ طارق بن شہاب سے اور وہ ابو بکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؓ نے فرمایا میں نے اللہ کے رسولؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اگر کوئی آدمی مغرب کی نماز پڑھے اور اس کے بعد چار رکعت نماز ادا کرے تو وہ اس آدمی کی مانند ہو جاتا ہے جو دوبارہ حج کرتا ہے۔ میں نے کہا اگر کوئی چھ رکعت پڑھے؟ فرمایا اس کے پچاس برس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حضرت سعید بن جبیرؓ سے اور وہ ثوبان سے روایت کرتے ہیں کہ خدا کے رسول مقبولؐ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی آدمی مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان جامع مسجد میں اپنے نفس کو بند رکھے اور نماز اور قرآن پڑھنے کے سوا اور کوئی کلام نہ کرے تو خداوند تعالیٰ پر واجب ہو جاتا ہے کہ بہشت میں اس کے واسطے دو محل بنائے

اور ان میں سے ہر ایک کی وسعت اس قدر ہو جس قدر ایک سو برس کے راہ کی مسافت ہوتی ہے اور ہر ایک محل کے درمیان ایک ایسا باغ ہو کہ اگر دنیا کے تمام لوگ اس باغ میں مہمان بنیں تو ان کو سمالے۔

حضرت ابونصر اپنے باپ سے اور وہ اپنی سند کے ساتھ ہشام بن عروہ رض سے اور وہ حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ خدا کے رسول مقبول ؐ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک سب نمازوں سے زیادہ پیاری مغرب کی نماز ہے۔ کیونکہ اس نماز سے آدمی اپنے دن کو ختم کرتا ہے اور رات شروع ہوتی ہے۔ اور مسافر یا مقیم سے اس میں کمی نہیں کی جاتی۔ جو جو اس نماز کو پڑھے اور اس کے بعد کسی قسم کا کلام کرنے کے سوا چار رکعتیں پڑھے تو خداوند تعالیٰ اس کے واسطے دو محل بہشت میں بنا دے گا۔ جس میں یاقوت اور مروارید جڑے ہوئے ہوں گے اور ان میں باغ ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور جو آدمی مغرب کی نماز پڑھے اور اس کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان میں کسی قسم کا کوئی کلام نہ کرے تو خدا تعالیٰ اس کے چالیس برس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور یہ حضرت ابو ہریرہ رض کا یہ دستور تھا کہ وہ مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان بارہ رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ (غنیۃ الطالبین)

صلوٰۃ التسبیح

صلوٰۃ تسبیح نفلی نمازوں میں سے ہے اسے نماز تسبیح اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کی ہر ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ اس کا پڑھنا مستحب ہے۔ اس نماز کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ ممنوعہ اوقات کو چھوڑ کر جب چاہے پڑھ لے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی چار رکعت پڑھی ہیں اس کا

اجروثواب بہت زیادہ ہے۔ یہ نماز آپؐ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ اس کے پڑھنے سے تمہارے اگلے، پچھلے، نئے پرانے، چھوٹے بڑے سب گناہ معاف ہو جائیں گے اور فرمایا تھا کہ اگر ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھ لیا کرو، اگر ہر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ پڑھ لو۔ اگر ہر ہفتہ نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں پڑھ لیا کرو۔ ہر مہینہ میں بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک دفعہ (ضرور) پڑھ لو۔

اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھے۔ اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ کے بعد پندرہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ، بِسْمِ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ اور سورۃ پڑھ کر دس دفعہ وہی کلمہ پڑھے۔ پھر رکوع میں جاوے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے بعد دس دفعہ پڑھے۔ پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنے کے بعد (کھڑے ہو کر) دس دفعہ پڑھے۔ پھر پہلے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس دفعہ پڑھے۔ پھر ایک سجدہ کے بعد بیٹھ کر دس دفعہ پڑھے۔ پھر سجدہ کے بعد دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو (اور دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں) کھڑے ہو کر پہلے وہی تسبیح پندرہ بار پڑھ لے پھر بِسْمِ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ اور سورت پڑھ کے دس دفعہ پڑھے۔ پھر اسی طرح رکوع وغیرہ میں پڑھے (اور التحیات کے موقع پر نہ پڑھے) اس طرح چاروں رکعتوں میں پچھتر پچھتر بار پڑھنے سے کل تعداد تین سو ہو جائے گی۔ (ترمذی، عالمگیری)

تسبیحات میں کمی بیشی ہو جانے سے سجدۂ سہو لازم نہیں آتا۔ اگر کوئی تسبیح کسی جگہ پڑھنا بھول گیا تو دوسرے نزدیک کے رکن میں وہ باقی تعداد پوری کر لے۔ یعنی قیام میں بھول گیا تو رکوع میں بیس مرتبہ پڑھ لے اور رکوع میں بھول گیا تو (قومہ میں نہ پڑھے بلکہ) سجدہ میں پڑھ لے اور قومہ میں بھول گیا تو بھی سجدہ میں، اور سجدہ کی (جلسہ میں نہیں) سجدہ میں اور جلسہ کی بھی سجدہ میں پڑھے۔ اسی طرح اگر کسی جگہ

تسبیح زیادہ پڑھی گئی تو اس کے قریبی رکن میں کمی کرے۔ اگر سجدۂ سہو واجب ہو اور سجدے کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس نماز میں کونسی سورت پڑھی جائے؟ فرمایا سورت اَلتَّکَاثُر اور وَالْعَصْرِ اور قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ۔ اور بعض نے کہا سورۂ حدید اور سورۂ حشر اور صف اور تغابن۔

تحیۃ الوضوء

وضو کے تمام اعضا رخشک ہونے سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ نماز تحیۃ الوضوء کہلاتی ہے اس کی صرف دو رکعت ہیں۔ اس کی نیت یوں ہے کہ دو رکعت نماز نفل تحیۃ الوضوء، برائے بندگی اللہ تعالیٰ کی، منہ طرف قبلہ شریف کے اللہ اکبر! اول رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون پڑھنا اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھنا سنت ہے۔ اس کی بہت فضیلت ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلالؓ سے دریافت کیا اے بلالؓ! اسلام کے بعد تم مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جس کے بارے میں تم پُرامید ہو۔ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سُنی ہے؛ بلالؓ نے کہا بظاہر تو کوئی عمل ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں خاص پُرامید ہوں لیکن ایک بات البتہ ایسی ہے کہ میں شب و روز میں جب بھی وضو کرتا ہوں اس کے بعد دو رکعت نفل (تحیۃ الوضوء) حسبِ توفیق پڑھ لیتا ہوں۔ (بخاری شریف)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (مسلم شریف)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ وضو سے فارغ ہوتے ہی دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے لیکن یہ نوافل مکروہ اوقات میں نہ پڑھے جائیں۔ ایسے ہی غسل کے بعد بھی ان رکعتوں کا پڑھ لینا سنت ہے کیونکہ غسل کے ساتھ وضو بھی ہو جاتا ہے ان نوافل سے قربت حاصل ہوتی ہے۔ تقویٰ میں مزید توفیق میسر آتی ہے لہٰذا اہل تقویٰ کو ایسی باتوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

تحیۃ المسجد

مسجد میں داخل ہونے کے بعد شکرانے کے طور پر دو نفل پڑھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ ان نوافل کو تحیۃ المسجد کہا جاتا ہے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی ایک آدمی مسجد میں داخل ہو جائے تو اسے چاہیے کہ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھے (بخاری)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحیۃ المسجد دراصل تعظیم مسجد کا احساس دلانے کے لیے ہے کہ انسان جب اللہ کے گھر میں داخل ہو تو اسے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے لہٰذا جو شخص مسجد میں آئے تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھ لے۔ اگر مسجد میں آتے ہی تحیۃ المسجد نہ پڑھی بلکہ کوئی فرض نماز یا سنت پڑھی جائے تو وہی نماز تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی۔

بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھ لے اور اگر پڑھنے کے بغیر ہی بیٹھ گیا تو نماز ساقط نہ ہو گی۔ بلکہ جب یاد آئے اس وقت پڑھ لے۔ اگر ایک دن میں کئی بار ایک ہی مسجد میں داخل ہو تو ایک ہی بار تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے۔ اگر کوئی ایسے وقت مسجد میں آیا کہ اس وقت نفل پڑھنا مکروہ ہے مثلاً طلوعِ فجر یا بعد نمازِ عصر یا تنگ وقت ہو یا بے وضو ہو تو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ لے۔ ایسے ہی غروبِ آفتاب کے فوراً بعد۔ یعنی نمازِ مغرب سے پہلے کوئی نفل نماز نہیں ہوتی۔

صلوٰۃِ حاجت

جائز خواہشات اور ضروریات کا پورا ہونا انسان کے بنیادی حقوق سے ہے لہٰذا ہر انسان کو کوئی نہ کوئی حاجت یا ضرورت درپیش رہتی ہے اور خدا ہی قاضی الحاجات ہے۔ اللہ ہی ہماری حاجات پوری کرنے والا ہے۔ لہٰذا اس کے حضور دو رکعت نفل پڑھ کر التجا کرنے کو صلوٰۃ حاجت کہا جاتا ہے۔ اللہ کے اکثر بندے حاجت کے وقت صلوٰۃِ حاجت پڑھتے ہیں اور ان کی حاجات پوری ہوتی ہیں۔

ابوداؤد میں حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مشکل کام درپیش ہوتا تو اللہ کے حضور دو رکعت یا چار رکعت پڑھتے اور دعا کرتے۔

حدیث شریف میں ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار پڑھے

تو یہ ایسی ہیں جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ حضرات مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔

نمازِ حاجت پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان اچھی طرح وضو کرے اگر غسل کرلے تو زیادہ بہتر ہے۔ پھر مسجد یا گھر میں دو رکعت نماز پڑھے۔ کوشش کرے کہ تنہائی میں پڑھے۔ نماز پڑھتے وقت انتہائی خشوع وخضوع کا اظہار کرے۔ اللہ کی حمد وثنا کرے۔ پھر درود پاک پڑھے اور اس کے بعد انتہائی التجا کے ساتھ یہ دعا پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جس جائز حاجت کے لیے نمازِ حاجت پڑھے گا قبول ہوگی۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ۔ وَسَلَامَةً مِّنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حلیم وکریم ہے اللہ پاک ہے جو عرشِ عظیم کا مالک ہے۔ تعریف اللہ کی جو تمام جہان کا رب ہے میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور بخشش طلب کرتا ہوں اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی طلب کرتا ہوں۔ میرا کوئی گناہ معاف کیے بغیر نہ چھوڑ۔ اور ہر غم کو دور کردے۔ اور جو حاجت تیری رضا کے مطابق ہو اسے پورا کردے، اے مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

ترمذی میں حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ایک نابینا صاحب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بینائی کے لیے دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے تو صبر کر۔ کیونکہ یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، حضور

دعا فرمائیں آپ نے حکم دیا کہ جاؤ اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور دعا مانگو۔ چنانچہ اس نے ویسے ہی کیا اور ان کی بینائی لوٹ آئی۔

نماز حاجت پڑھنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب کوئی حاجت طلب کرنا ہو یا اس کو کوئی سخت مشکل در پیش ہو تو اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ سے فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ؕ تک پڑھے۔ پھر تشہد و درود پڑھ کر سلام پھیرے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ یَا مُؤْنِسُ کُلِّ وَحِیْدٍ وَّیَا صَاحِبَ کُلِّ فَرِیْدٍ وَّیَا قَرِیْبًا غَیْرَ بَعِیْدٍ وَّیَا شَاھِدًا غَیْرَ غَائِبًا وَّیَا غَالِبًا غَیْرَ مَغْلُوْبٍ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ الَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ مِنْہُ الْقُلُوْبُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّتَقْضِیَ حَاجَتِیْ۔

اے اللہ! ہر اکیلے کے غمگسار، ہر یگانہ کے یار و مددگار! اے قریب کہ کسی سے دور نہیں تو ہر وقت باخبر ہے۔ تو کبھی کسی سے دور نہیں ہوتا، تو غالب ہے کسی سے مغلوب نہیں ہوتا۔ میں تجھ سے تیرے اس نام کی طاقت مانگتا ہوں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہ تجھے کبھی اونگھ اور نیند نہیں آتی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تو ہمیشہ قائم اور زندہ ہے۔ سب کے منہ عاجزی اور لجاجت کے ساتھ تیری طرف لگے ہوئے ہیں سب آوازیں تیرے حضور عاجزی کر رہی ہیں تمام دل تیرے خوف سے کانپ رہے ہیں۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود و سلام بھیج۔ میرے کام میں کشادگی پیدا کر دے اور میری حاجت پوری کا فرما۔

-٭-

تو اس کے پڑھنے والے کی حاجت و مراد پوری ہو جائے گی۔

نمازِ استخارہ

اے سالک! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رض کو بتایا کہ جب کوئی اہم مسئلہ یا کام درپیش ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا معلوم کرو۔ اس رضا کے معلوم کرنے کو استخارہ کہا جاتا ہے۔ اہل تقویٰ کا ہمیشہ سے یہ معمول ہے کہ جب انھوں نے کوئی اہم کام کرنا ہو تو وہ اس سے پہلے استخارہ کر لیتے ہیں پھر استخارہ سے ملی ہوئی رہنمائی کے مطابق کام سرانجام دیتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے مدد لینے کے لیے استخارہ نہ کرنا بہت کم نصیبی کی بات ہے لہٰذا کسی سفر پر جانا، کوئی معاہدہ کرنا، کسی کاروبار میں شرکت کرنا، نیا کاروبار شروع کرنا، کوئی مکان خریدنا یا فروخت کرنا، زمین کی خرید و فروخت کرنا، گویا جو بھی نیا کام ہو تو اس کے لیے پہلے استخارہ کرنا بہتر ہے۔

استخارہ نیک اور صالح لوگوں کا طریقہ کار ہے اس لیے جو شخص استخارہ کرنا چاہے اس میں نیک نیتی کا ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے لہٰذا استخارہ نیک کاموں کے لیے ہی کرنا چاہیے اور بُرے کاموں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر کوئی چور چوری کے لیے استخارہ کرے کہ فلاں چیز میں چرا لوں گا کہ نہیں یا کوئی جوئے باز جوئے میں بازی کے متعلق استخارہ کرے کہ وہ جوا جیتے گا کہ نہیں تو ایسا کرنے سے کچھ پتہ نہ چلے گا کیونکہ یہ مقاصد بُرے ہیں اور گناہ ہیں۔ اس لیے گناہ کے کاموں میں استخارہ نہیں ہوتا اور ایسا کرنا حماقت ہے۔

اولیائے کاملین کو استخارہ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ ذات باری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا اتنا گہرا رابطہ ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی چیز کے بارے میں معلوم کرنا چاہیں تو انہیں استخارہ کے بغیر ہی معلوم ہو جاتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کام کے لیے استخارہ کی تعلیم ہم کو اس طرح دی جس طرح آپ نے قرآن کی سورتوں کی تعلیم دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہیں کوئی کام درپیش ہو یا سفر کا ارادہ ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ وَعَاقِبَةِ وَعَاجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِلَّا فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَیَسِّرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ مَا كُنْتُ وَاَرْضِنِیْ بِقَضَائِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥

الٰہی! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعہ خیر کی درخواست کرتا ہوں اور تیری قدرت سے تیری مدد اور تیری استقامت چاہتا ہوں۔ میں قادر نہیں ہوں۔ صاحب قدرت تو ہے میں ناطاں ہوں اور تو دانا ہے۔ الٰہی! غیب کا علم تجھ ہی کو ہے۔ الٰہی! تو ہی جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری دنیا، میری آخرت، اور میرے انجام میں بہتر ہے۔ جلدی یا دیر میں فائدہ دینے والی ہی جو چیز میرے حق میں بہتر ہو اور میرے لیے فائدہ بخش ہو وہ میرے لیے مقدر اور آسان کر۔ اس میں مجھے برکت دے اور اگر ایسی نہ ہو تو مجھ سے دور رکھ اور جس جگہ میں ہوں وہاں میرے لیے نیکی اور آسان کر دے جب تک میں دنیا میں رہوں، مجھے اپنے حکم سے خوشنود کر۔ تو ارحم الراحمین ہے۔

اور جب ھذا الامر پر پہنچے جس پر لکیر لگی ہوئی ہے تو اس کو پڑھتے وقت اپنے کام کا خیال کرے۔ اس کے بعد پاک صاف بستر پر قبلہ کی طرف منہ کرکے سو جائے اور جب سو کر اٹھے اسی وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آجائے۔ وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہیئے۔ اگر ایک دن کچھ نہ معلوم ہو تو پھر دوسرے دن ایسا ہی کرے اسی طرح سات دن تک کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کام کی اچھائی یا برائی معلوم ہو جائے گی۔

سفر، تجارت یا حج کے لیے استخارہ

اگر کوئی شخص سفر یا کسی تجارت کا ارادہ رکھتا ہو یا حج اور زیارت روضۂ اقدس کا خیال رکھتا ہو تو اس کے لیے بھی استخارہ کر لینا بہتر ہے۔ اس کا طریقہ بھی وہی ہے جو پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ دو رکعت نفل پڑھے اور دعائے استخارہ میں ان الفاظ کو بڑھائے اور پھر سو جائے۔ اللہ کو پسند ہوا تو بذریعہ خواب صحیح بات کا اشارہ ہو جائے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْخُرُوْجَ فِیْ وَجْھِیْ ھٰذَا بِلَا ثِقَةٍ مِّنِّیْ لِغَیْرِكَ وَلَا رَجَاءٍ اِلَّا بِكَ وَلَا قُوَّةٍ اَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَلَا حِیْلَةٍ اَلْجَاُ اِلَیْھَا اِلَّا طَلَبَ فَضْلِكَ وَالتَّعَرُّضَ لِمَعْرُوْفِكَ وَرَحْمَتِكَ وَالسُّكُوْنَ اِلٰی حُسْنِ عِبَادَتِكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ مَاقَدْ سَبَقَ لِیْ فِیْ وَجْھِیْ ھٰذَا مِمَّا اُحِبُّ وَاَكْرَہُ اَللّٰھُمَّ فَاصْرِفْ عَنِّیْ بِقُدْرَتِكَ

اے اللہ! میں اس طرف اپنے مقصد کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ تیرے سوا میرا اور کوئی سہارا نہیں اور نہ تیری ذات کے سوا کسی اور سے امید ہے اور نہ ہی قوت ہے، کہ اس پر توکل کروں اور نہ ہی تیرے سوا کوئی اور چارہ ہے کہ اس کی پناہ حاصل کروں مگر میں تیرے فضل کا طلبگار ہوں، تجھ سے تیری رحمت اور نیکیوں کا خواستگار ہوں۔ میں تیری عبادت پُرسکون طریقے پر کرنا چاہتا ہوں اے اللہ! تو میرے اس راستے کی راحتوں اور تکلیفوں کو پہلے سے خوب جانتا ہے۔ اے

مَقَادِيْرُ كُلِّ بَلَاءٍ وَنَفِّسْ عَنِّيْ كُلَّ كَرْبٍ وَرَاءٍ وَابْسُطْ عَلَيَّ كَنَفًا مِّنْ رَحْمَتِكَ وَلُطْفًا مِّنْ عَوْنِكَ وَحِرْزًا مِّنْ حِفْظِكَ وَجَمِيْعَ مُعَافَاتِكَ

اللہ: تو اپنی قدرت سے مجھ پر آئی ہوئی ہر بلا کو ٹال دے اور ہر سختی کو مجھ پر آسان کر دے اور بیماری کو دور فرما دے اور مجھے اپنی رحمت کی چادر سے ڈھانپ لے اور مجھ پر اپنی مدد سے کرم فرما، مجھ کو اپنی حفاظت اور پوری طرح سے عافیت میں رکھ۔

پھر یہ دعا پڑھ کر سامانِ سفر اٹھائے، سفر شروع کرے اور یہ پڑھے:

يَارَبِّ قَضَاؤُكَ عَلَيَّ حَقِيْقَةٌ أَحْسِنْ عَمَلِيْ وَارْفَعْ عَنِّيْ مَا أَحْذَرُ مِمَّا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَاٰخِرَتِيْ أَسْئَلُكَ يَارَبِّ أَنْ تَخْلُفَنِيْ فِيْمَا خَلَفْتُ وَرَائِيْ مِنْ أَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَقَرَابَتِيْ بِأَحْسَنِ مَا خَلَفْتَ بِهٖ غَائِبًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَحْصِيْنِ كُلِّ عَوْرَةٍ وَحِفْظٍ مِّنْ كُلِّ مَضَرَّةٍ وَكِفَايَةِ كُلِّ مُهِمٍّ وَصَرْفِ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَكَمَالِ مَا تَجْمَعُ لِيْ بِهٖ مِنَ الرِّضَا وَالسُّرُوْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَارْزُقْنِيْ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ شُكْرَكَ وَذِكْرَكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ

الٰہی! تیرا فیصلہ مجھ پر برحق ہے۔ میری امید کو نیک بنا، اور جس چیز سے میں ڈرتا ہوں اس سے مجھے بچا جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اس سفر کو میرے لیے دین اور آخرت کی بھلائی بنا دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو نگران بن جا میرے ان اہل وعیال کا اور ان عزیزوں کا جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا ہوں جس طرح تو تمام مومنین کے گھروں کی حفاظت فرماتا ہے اور ان کو ہر مضرت سے بچاتا ہے، ان سے ہر تکلیف کو دور کرتا ہے، ہر رنج وغم کو رفع کرتا ہے۔ دنیا و آخرت میں اپنی رضا اور خوشنودی سے میری رہنمائی فرما۔ اپنی یاد اور اپنا شکر نصیب کر دے مجھے توفیق عطا کر، اپنی عبادت اور نیکی سکھا، مجھ سے راضی ہو اور مجھے بہشت میں داخل کر۔ تو رحم کرنے والوں سے

حَتّٰی تَرْضٰی عَنِّیْ وَتُدْخِلُنِیْ جَنَّتَكَ بِرَحْمَتِكَ بَعْدَ الرِّضٰی یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

نمازِ استسقاء

استسقاء کا مطلب پانی طلب کرنا ہے لیکن شریعتِ اسلامیہ میں قحط سالی کی صورت میں اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر بارانِ رحمت طلب کرنے کو نمازِ استسقاء کہا جاتا ہے۔ بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ انسان اپنے بُرے اعمال کی بنا پر اللہ کی ناراضگی مول لے لیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو تنبیہ کے لیے قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس کا اثر نیک لوگوں کو بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "جو مصیبت تمھیں پہنچتی ہے تو وہ تمھارے ہاتھوں کے کیے کے باعث ہے لیکن وہ بہت سی تکالیف کو معاف کر دیتا ہے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ خشک سالی بُرے لوگوں کے اپنے گناہوں کی وجہ سے آتی ہے تو ایسی حالت میں کثرت سے استغفار کی ضرورت ہے اور شریعت میں یہ استغفار نمازِ استسقاء کی صورت میں ہے۔

استسقاء کی نماز سنت ہے۔ بارش نہ ہو تو بارش کی دعا کے لیے یہ نماز پڑھی جاتی ہے۔ یہ نماز امام کے ساتھ اس طرح ادا کی جائے جیسے عید کی نماز میدان یا عیدگاہ میں چاشت کے وقت ادا کی جاتی ہے۔ نمازِ استسقاء کے احکام و احوال اور صفات عید کی نماز کی طرح ہیں۔

مستحب ہے کہ اس نماز کے لیے غسل کر کے پاک و صاف ہو کر جائے۔ صرف خوشبو لگانا مستحب نہیں ہے اس لیے کہ دعا عجز و مسکینی اور طلب حاجت کا

ذلت ہوتا ہے اس لیے پرانے کپڑے پہن کر خشوع وخضوع، زاری ومسکینی اور شکستہ حالی کے ساتھ نماز کو جانا مستحب ہے۔ اس نماز میں بوڑھے مرد، اور عورتیں نیچے اور مصیبت زدہ لوگ شریک ہوں، مظالم، گناہوں اور حقوق العباد جو چھوٹ گئے ہوں، ان کی تلافی کے لیے صدق دل سے توبہ کریں۔ لوگوں کے تمام حقوق ادا کریں، بچائی ہوئی چیزیں اور زکوٰۃ، منتیں اور کفارے ادا کریں، خیرات زیادہ کریں، روزے بکثرت رکھیں، از سر نو توبہ کریں اور مرتے دم تک توبہ پر قائم رہنے کا پختہ ارادہ کریں۔ صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے اجتناب کریں۔ خلوت وجلوت میں خدا سے شرم کریں۔ زمین وآسمان کی کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ وہ ہر ظاہر اور پوشیدہ چیز سے واقف ہے۔

زاہدوں، نیکوکاروں، عالموں، بزرگوں اور دینداروں کا وسیلہ اختیار کریں۔ روایت میں آیا ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ استسقاء کی نماز کے لیے جب باہر میدان میں آئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر وسیلہ بنا کر اس طرح دعا مانگی۔ "الٰہی! یہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا ہیں ہم ان کو وسیلہ میں پیش کرتے ہیں ان کے طفیل میں تو ہم کو سیراب فرما!" راوی کا بیان ہے کہ لوگ وہاں سے گھروں کو لوٹنے نہ پائے تھے کہ بارش سے جل تھل ہو گئے۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ بارش کا نہ ہونا اور مینہ بند ہو جانا، اولاد آدم کی نحوست کا بدلہ اور ان کی سزا ہے۔ اسی لیے روایت میں آیا ہے کہ جب کافر کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو منکر نکیر آکر اس سے رب، نبی اور دین کے متعلق سوال کرتے ہیں اور جب اس سے جواب بن نہیں پڑتا تو گرز سے اس کو مارتے ہیں۔ اس کی ضرب سے وہ چیختا ہے۔ اس کی چیخ کو جن وانس کے سوا باقی تمام مخلوق سنتی ہے اور لعنت بھیجتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ بکری بھی اس پر لعنت بھیجتی ہے جو قصاب کی چھری کے نیچے ہوتی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ ہم پر اس منحوس کے باعث بارش بند ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے:

أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ۔	ان لوگوں پر اللہ کی اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔

آدمی جب بگڑ جاتا ہے تو اس کا بگاڑ ہر جاندار پر اثر انداز ہوتا ہے اور اگر درست ہوتا ہے تو اس کی درستی کا اثر ہر چیز تک پہنچ جاتا ہے۔ انسان کا بگاڑ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی درستی اس کی اطاعت و فرمانبرداری کے باعث ہوتی ہے۔

خلیفہ یا خلیفہ کا نائب لوگوں کو نماز استسقاء کی دو رکعتیں بغیر اذان کے پڑھائے۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ چھ تکبیریں زائد کہی جائیں گی اور دوسری رکعت میں پانچ زائد تکبیریں کہی جائیں گی۔ یہ تکبیرات دونوں رکعت میں قیام کی تکبیر کے علاوہ ہیں۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے۔ ایک روایت میں نماز سے قبل خطبہ پڑھنے کو بھی جائز کہا گیا ہے۔ امام احمدؒ سے یہ بھی منقول ہے کہ خطبہ کی تقدیم و تاخیر میں امام مختار ہے۔ امام احمدؒ ہی سے ایک روایت میں آیا ہے کہ نماز استسقاء کے لیے خطبہ مسنون نہیں ہے بلکہ نماز کے بعد بجائے خطبہ کے صرف دعا کرے۔ الغرض امام کو جس میں آسانی ہو وہی کرے۔

امام اگر خطبہ پڑھے تو خطبہ کا آغاز عید کے خطبہ کی طرح تکبیر سے کرے اور درود شریف کثرت سے پڑھے۔ ان آیات کو بھی خطبہ میں پڑھے جو حضرت نوحؑ نے اپنی قوم سے کہی تھیں:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا۔	اپنے رب سے تم استغفار کرو وہی بخشنے والا ہے۔ وہ آسمان سے موسلا دھار بارش اتارتا ہے۔

خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد قبلہ رُو ہو کر اپنی چادر الٹ دے۔ دائیں کندھے والا حصہ بائیں کندھے پر اور بائیں کندھے والا حصہ دائیں کندھے پر

ڈال دے۔ بالائی کنارہ نیچے اور نیچے کا کنارہ اوپر کو ڈالے۔ تمام لوگ بھی اسی طرح کریں اور گھر واپس پہنچنے تک چادروں کی ہیئت اسی طرح رہنے دیں۔ گھر پہنچ کر بطور خوش خالی دوسرے کپڑوں کے ساتھ چادروں کو بھی بدل لیں۔ گویا سب نے بھیگا ہوا لباس بدل ڈالا۔ یہ نیک شگون ہے اس سے خشک سالی اور امساک باراں دور ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں یہی طریقہ منقول ہے۔ عباد بن تمیم رضؓ اپنے چچا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر نماز استسقاء کے لیے تشریف لے گئے اور جہری قرارت کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھائی۔ رو لائے مبارک کو پھیرا اور دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ سے بارش طلب فرمائی۔

امام کو چاہیئے کہ قبلہ رو ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دعا مانگی تھی:

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا	الٰہی! ہمارے لیے پانی بھیج جو مصیبت سے
مُّرِیْئًا ھَنِیْئًا مُّرِیْعًا غَدَقًا	نجات دے۔ اس کا نتیجہ اور انجام اچھا ہو۔
مُّجَلَّلًا رِیَا مُّجَلِّلًا عَامًّا طَبَقًا	خوشگوار ہو، وہ سیراب کرنے والا اور زمین
سَحًّا دَائِمًا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا	میں اثر کرنے والا ہو۔ عام طور پر جاری ہونے
الْغَیْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ	والا اور کثرت سے جاری ہونے والا ہو۔ الٰہی
الْقَانِطِیْنَ اَللّٰھُمَّ سُقْیَا	ہمارے پاس پانی بھیج۔ ہمیں پانی سے ناامید
رَحْمَۃٍ لَا سُقْیَا عَذَابٍ وَّلَا	ہونے والے لوگوں میں سے نہ بنا۔ الٰہی! ایسا
مَحْقٍ وَّلَا بَلَاءٍ وَّلَا ھَدْمٍ وَّ	پانی ہم کو عطا فرما جو عذاب نہ ہو۔ نہ وہ پانی
لَا غَرَقٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بِالْبِلَادِ	جو ہماری کھیتیوں کو بہا لے جانے والا ہو اور
وَالْعِبَادِ وَالْخَلْقِ مِنَ اللَّاْوَاءِ	نہ وہ مصیبت میں ڈالے نہ ہمارے گھروں کو
وَالْبَلَاءِ وَالْجَھْدِ وَالضَّنْکِ	گرائے نہ انھیں غرق کرے۔ اے اللہ! شہروں
مَا لَا نَشْکُوْا اِلَّا اِلَیْکَ	میں اور تیرے بندوں میں بڑی افسردگی اور بھوک

اَللّٰھُمَّ اَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ
وَ اَدِرْ لَنَا الضَّرْعَ وَاسْقِنَا
مِنْ بَرَکَاتِ السَّمَآءِ
وَاَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَکَاتِ
الْاَرْضِ۔ اَللّٰھُمَّ ارْفَعْ
عَنَّا الْجُھْدَ وَالْجُوْعَ
وَالْعُرْیَ وَاکْشِفْ عَنَّا
مِنَ الْبَلَآءِ مَالَا یَکْشِفُهٗ
غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُکَ
اِنَّکَ کُنْتَ غَفَّارًا فَاَرْسِلِ
السَّمَآءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا
اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَمَرْتَنَا
بِدُعَآئِکَ وَوَعَدْتَنَا
اِجَابَتَکَ فَقَدْ دَعَوْنَا
کَمَآ اَمَرْتَنَا فَاسْتَجِبْ
لَنَا کَمَا وَعَدْتَنَا ؕ

پھیلی ہوئی ہے ۔ بہت تنگی اور مصیبت درپیش ہے ان باتوں کی التجا تجھ ہی سے ہے اور ہم تیرے سوا کسی کے پاس التجا نہیں کرتے الٰہی! ہماری کھیتی کو سرسبز کر دے اور ہمارے جانوروں کا دودھ بڑھا دے اور ہم پر آسمان کی برکتیں نازل فرما اور زمین کی برکتوں سے ہماری فصلیں اگا دے ۔ جو لہلہاتی اور نرم نظر آتی ہوں ۔ الٰہی ہم کو بھوک پیاس کی مشقت اور سختی سے محفوظ رکھ ۔ تیرے سوا اور کوئی نہیں جو ہم کو اس مشقت سے بچائے ۔ الٰہی ہم تیری ہی بخشش چاہتے ہیں اس لیے کہ تو ہی بخشنے والا ہے ۔ الٰہی! ہم پر برسنے والا ابر بھیج ۔ اے اللہ! تو نے اپنے حضور میں ہم کو دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور تو نے دعا قبول کرنے کا ہم سے وعدہ کیا ہے اس لیے تیرے ارشاد کے مطابق ہم نے تجھ سے دعا کی ہے ۔ پس اب تو اپنے وعدے کے مطابق اس کو قبول فرما لے ۔

٭

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو حضورؐ نے (عیدگاہ میں) منبر بچھانے کا حکم دے کر لوگوں کو ایک دن عیدگاہ میں مجتمع ہونے اور خود تشریف لانے کی نوید دی ۔ جنابہ عائشہؓ فرماتی ہیں اس دن سرکار اس وقت حجرہ سے باہر تشریف لائے ۔ جبکہ سورج کا کنارہ چمکا تھا ۔ آپ عیدگاہ میں آ کر منبر پر بیٹھے ، اللہ کی تکبیر و تحمید

کی۔ اس کے بعد فرمایا۔ تم نے بارش میں تاخیر کی وجہ سے آبادیوں میں قحط کی شکایت کی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمھیں یہ حکم دیا ہے اور تم سے یہ وعدہ کیا ہے اگر تم مجھے (اللہ) پکاروگے تو میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔ اس کے بعد سرکارؐ نے فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو رحمان ورحیم اور روز جزا کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ جو ارادہ فرماتا ہے وہی کرتا ہے۔ خداوندا! تو ہی معبود حقیقی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ خداوندا تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں ہم پر بارانِ رحمت فرما اور اس چیز کو جو تو قوت اور ایک مدت تک نازل فرمائے اور اس کو ہمارے لیے فائدہ کا سبب بنا۔ ان کلمات کے بعد آپ نے ہاتھ بلند کیے اور اتنے بلند کیے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگی۔ پھر حاضرین کی طرف پشت کر کے اپنی چادر کو الٹا پلٹایا۔ لیکن دست مبارک اس دوران اٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے۔ منبر سے اترے اور دو رکعت نماز ادا کی۔ اسی وقت ابر آسمان سے ظاہر ہوا جس میں گرج اور چمک (بجلی) بھی تھی۔ پھر اللہ کے حکم سے بارش ہوئی۔ ابھی آپ عیدگاہ سے مسجد نہ آئے تھے کہ بارش کی کثرت سے نالے بہنے لگے۔ حضورؐ نے جب لوگوں کو سائبانوں کی طرف بڑھتے دیکھا تو چہرۂ مبارک پر مسکراہٹ ظاہر ہوئی اور آپؐ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ اس موقع پر فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے بیشک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ (ابوداؤد)

نمازِ کسوف

سورج گرہن کے وقت جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے نمازِ کسوف کہا جاتا ہے۔
سورج گرہن مذہبی نقطہ نگاہ سے اچھی علامت نہیں سمجھی جاتی کیونکہ اہل زمین پر

گرہن کے نتائج اچھے مرتب نہیں ہوتے اس لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے موقع پر دو رکعت نماز پڑھنے کی تاکید کی ہے۔

نماز کسوف یا سورج گرہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ گرہن شروع ہونے سے مکمل روشنی کی واپسی تک اس نماز کا وقت ہے۔ یعنی سورج جس وقت سے گہنا شروع ہوا۔ یعنی دھندلے پن اور کرنوں کا گھٹاؤ کا آغاز ہو تب سے نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور جب تک یہ حالت بالکل ختم نہ ہو جائے، وقت باقی رہتا ہے۔ جب گرہن کا زوال ہو جاتا ہے اس نماز کا وقت بھی ختم ہو جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے دور میں سورج کو گرہن لگا۔ تو آپ نے ایک ندا کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ یہ ندا کرے کہ نماز شروع ہونے والی ہے۔ پھر سرکار مصلے پر تشریف لائے اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے طویل کیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے قبل اتنے لمبے رکوع و سجود نہیں دیکھے تھے۔ (بخاری شریف)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورج گرہن ہوا۔ تو سرکار نے نماز کسوف پڑھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کی اقتدا کی، اس نماز میں حضور نے اتنا طویل قیام کیا جتنی دیر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر طویل رکوع کیا، پھر رکوع سے کھڑے ہو کر طویل قیام کیا، جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع سے اٹھ کر سجدہ کیا، پھر سجدہ سے اٹھ کر قیام کیا لیکن یہ پہلی رکعت کے قیام سے مختصر تھا۔ پھر طویل رکوع کیا لیکن یہ بھی پہلی رکعت کے رکوع سے مختصر تھا۔ پھر رکوع سے اٹھ کر قیام کیا لیکن یہ بھی پہلی رکعت کے مقابلہ میں مختصر تھا۔ پھر رکوع سے اٹھ کر سجدہ کیا۔ پھر نماز سے فارغ ہوئے اس دوران سورج گرہن سے نکل چکا تھا۔ اس وقت سرکار نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی
... کسی کی موت یا پیدائش

اثر انداز نہیں ہوتی۔ جب سورج اور چاند کو گرہن میں دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے دیکھا تھا کہ آپ نے اس جگہ کسی چیز کو پکڑا تھا پھر ہم نے یہ دیکھا کہ آپ کچھ پیچھے ہٹے۔ سرکارؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھ کر یہ چاہا کہ اس میں سے پھلوں کا ایک خوشہ توڑ لوں۔ اگر میں اس خوشہ کو لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے پھل کھاتے رہتے۔ لیکن جب میں نے دوزخ کو دیکھا تو اس سے زیادہ ہولناک منظر مجھے نظر نہ آیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ دوزخ میں رہنے والی اکثر خواتین ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس کی وجہ کیا ہے؟ تو سرکارؐ نے فرمایا ان کی نافرمانیاں۔ کہا گیا کہ یہ اللہ کی نعمتوں کا کفران کرتی ہیں، فرمایا کہ شوہروں کی مہربانیوں کا کفران کرتی ہیں۔ احسان فراموشی کرتی ہیں۔ اگر تم مدت تک ان کے ساتھ مہربانی کرتے رہو۔ اور اگر ایک مرتبہ بھی ان کی مرضی کے خلاف کچھ کر دو تو کہیں گی کہ آپ نے ہم سے کبھی بھلائی نہیں کی۔ (مسلم شریف)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورج گرہن شروع ہوا تو میں تیروں کو پھینک کر بھاگا اور سوچا خدا کی قسم! میں یہ دیکھوں گا کہ سرکارؐ اس وقت کیا کرتے ہیں۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپؐ نماز پڑھ رہے ہیں۔ ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں اور آپ کی زبان مبارک پر تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر الٰہی کے کلمات ہیں اور اللہ سے معروفِ دعا ہیں۔ جب اندھیرا ختم ہوا تو دو رکعتوں میں دو سورتیں تلاوت کیں۔ (مسلم شریف)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ گھبرائے جس طرح کہ خوفِ قیامت ہوتا ہے۔ اس وقت آپ مسجد میں تشریف لائے اور طویل قیام اور لمبے رکوع و سجدے کے ساتھ ایسی نماز پڑھی کہ اس سے پہلے میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو وہ بندوں کو دکھاتا ہے۔ کسی کی موت اور پیدائش

ان پر اثر انداز نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ بندوں کو خوف دلاتا ہے۔ جب تمہیں ایسا واسطہ پڑے تو اللہ سے ڈرو، اس کا ذکر کرو، دعائیں مانگو اور اس سے مغفرت طلب کرو۔ (بخاری شریف)

نماز کا طریقہ مسنون یہ ہے کہ نماز جامع مسجد میں ادا کی جائے اور امام دو رکعت نماز پڑھائے۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا اور تعوذ کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ کر سورہ بقرہ پڑھے۔ پھر رکوع کرے، رکوع اتنا طویل ہو کہ سو آیتوں کے بقدر سبحان ربی العظیم کی تکرار کرتا رہے۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور سورۂ فاتحہ پڑھے اس کے بعد سورہ آل عمران پڑھ کر دوبارہ رکوع کرے جو پہلے سے طوالت میں کم ہو۔ پھر سر اٹھائے اور سجدے میں جائے۔ رکوع کی طرح سجدے بھی اتنے طویل کرے کہ ہر سجدے میں سو آیتوں کے بقدر سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ لے۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر سورۂ نساء پڑھے۔ پھر پہلی رکعت کی طرح طویل رکوع کرے پھر سر اٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو کر سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ مائدہ پڑھے۔ اگر یہ سورتیں اچھی طرح یاد نہ ہوں قرآن آیات کے بقدر قرآن مجید کی دوسری سورتیں پڑھے۔ اگر کچھ بھی نہ پڑھ سکتا ہو تو سورۂ اخلاص ہی پڑھے لیکن اتنی مقدار میں کہ مذکورہ سورتوں کی تعداد کے برابر ہو جائے۔ (غنیۃ الطالبین)

ہر بار کی قرأت کی مقدار اول رکعت میں دوسرے قیام کے اندر قرأت اول قرأت سے ⅔ ہوگی اور تیسرے قیام میں (دوسری رکعت کے اندر) قرأت کی مقدار اول قیام کی قرأت سے ½ ہوگی۔ اور چوتھے قیام میں قرأت کی مقدار تیسرے قیام کی قرأت سے ⅔ ہوگی۔ اسی طرح ہر تسبیح (رکوع و سجود) کی مقدار ہر قیام کی قرأت کی مقدار سے ⅔ کے برابر ہوگی۔ دوسری رکعت میں رکوع و سجود اور تشہد کے بعد سلام پھیر دے اس طرح

اس نماز میں چار رکوع اور سجود کرے یعنی ہر رکعت میں دو دو رکوع ہوں گے۔ لوگ نماز پڑھنے میں مصروف ہوں اور گرہن کھل جائے تو نماز میں تخفیف کر دینا مستحب ہے لیکن نماز کو منقطع نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ نماز گھر میں بھی پڑھنا جائز ہے لیکن مسجد میں اس کو پڑھنا افضل ہے۔

نمازِ خسوف

چاند گرہن کے وقت جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے خسوف کہا جاتا ہے، خسوف کی نماز تنہا پڑھنی چاہیئے اس میں جماعت کرنا مسنون نہیں۔ اس میں ہر شخص اپنے طور پر دو دو رکعت پڑھے۔ پھر دعا، تسبیح اور ذکر کرنا چاہیئے، گرہن کے وقت فقیروں اور محتاجوں کو صدقہ و خیرات دینے کا اہتمام کیا جائے تو بہت اچھا ہے۔

گرہن کی نماز کی دلیل وہ حدیث ہے جو حضرت عائشہ رض نے نقل فرمائی ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا۔ حضور اقدس م عیدگاہ کو تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے تکبیر تحریمہ کہی۔ لوگوں نے بھی اتباع کی، پھر آپ نے جہری قرأت فرمائی اور طویل قیام کے بعد رکوع کیا۔ پھر سر اقدس اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہٗ فرما کر پھر طویل قرأت فرمائی پھر رکوع فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے، پھر سجدہ فرمایا، پھر سر اقدس اٹھایا اور پھر سجدہ کیا اور اس کے بعد کھڑے ہو گئے۔ حضور نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا فرمائی۔ (اس طرح پوری نماز میں حضور نے چار رکوع اور چار سجدے ادا فرمائے) نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب اللہ تعالے کی دو نشانیاں ہیں ان میں کسی کے جینے اور مرنے سے گہن نہیں لگتا۔ جب کبھی تم گہن دیکھو تو گھبرا کر نماز پڑھنے لگا کرو۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ آپؐ کے زمانے میں سورج گرہن لگا تو آپؐ نے لوگوں کو اکٹھا کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، انھیں نہ تو کسی کی موت سے اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے گرہن لگتا ہے۔ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنی اس جگہ میں کچھ لیا ہے۔ پھر دیکھا آپ پیچھے ہٹے۔ فرمایا کہ میں نے جنت ملاحظہ کی تو اس سے خوشہ لینا چاہا اگر لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے اور میں نے آگ دیکھی تو کبھی بھی آج کی گھبراہٹ والا منظر نہ دیکھا۔ میں نے دوزخ میں عورتوں کی تعداد زیادہ دیکھی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ فرمایا ان کے کفر کی وجہ سے۔ عرض کیا گیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا خاوند کی ناشکری اور احسان فراموشی کرتی ہیں۔ اگر تم ان سے زمانہ بھر تک نیکی کرو، پھر تمھاری طرف سے کچھ ذرا سی بات دیکھ لیں تو کہتی ہیں کہ میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرہن کے وقت خوفِ خدا پیدا ہونا چاہیئے اور اللہ کے حضور توبہ اور استغفار کرنی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی دو رکعت نفل نماز پڑھنی چاہیئے۔

نمازِ توبہ

توبہ کرنا ہر شخص پر فرض عین ہے لہٰذا جب کسی شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ اللہ کے حضور اس گناہ کی معافی طلب کرے۔ یوں تو ہر وقت اللہ کے حضور اپنے گناہوں پر استغفار کرتے رہنا چاہیئے لیکن جب بھی کوئی گناہ ہو جائے تو اس گناہ سے توبہ کرلی جائے۔ اہلِ طریقت کا طریقہ ہے کہ

گزشتہ گناہوں پر اظہار ندامت کیا جائے کیونکہ اظہار ندامت ہی اصل توبہ ہے۔ لہذا اگر کسی شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور اس کا ضمیر اس کو توبہ کی طرف مائل کرے تو اسی وقت نادم ہو کر وضو کرکے اللہ کے حضور حاضر ہو کر دو رکعت نفل نماز توبہ ادا کرنی چاہیے اور آئندہ دل میں پختہ ارادہ کر لینا چاہیے کہ آئندہ ایسی برائی نہیں کروں گا۔ تو اللہ غفور رحیم ہے، اپنے بندوں کو معاف کرنے والا ہے۔ نماز توبہ کا ثبوت درج ذیل حدیث میں ہے:

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَّصَدَقَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَّجُلٍ یُّذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَهَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ قَرَاَ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے مجھ سے حدیث بیان کی اور ابوبکرؓ نے سچ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے کہ کوئی آدمی نہیں ہے جو کوئی گناہ کا کام کرے پس وضو کرے پھر نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے مگر اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی "اور وہ جب کوئی بے حیائی یا ظلم کرتے ہیں اپنی جانوں پر، اللہ کو یاد کرتے ہیں پس اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں۔

(ترمذی شریف)

توبہ کا ایک اور طریقہ جو صوفیاء کے ہاں رائج ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی طالب صادق کسی شیخ کامل کے پاس باطنی راہنمائی کے لیے آتا ہے تو وہ سب سے پہلے اسے توبہ کا درس دیتا ہے اور تاکید کرتا ہے کہ جاؤ اور پہلے اچھی طرح وضو یا غسل کرکے آؤ۔ جب وہ اپنے جسم اور لباس کو پاک صاف کرکے آتا ہے، تو شیخ کامل اسے دو رکعت نماز توبہ پڑھنے کی تلقین کرتا ہے تو اس کی ہدایت کے مطابق جب بندہ اللہ کے حضور اپنے گناہوں پر توبہ کے لیے دو رکعت نماز توبہ

پڑھتا ہے تو شیخِ کامل کی توجہ سے اس شخص پر انوارِ توبہ کا نزول ہوتا ہے، وہ بندہ گڑگڑا کر اپنے سابقہ گناہوں کی معافی مانگتا ہے۔ اپنے کیے پر ندامت اور شرمندگی کے آنسو بہاتا ہے اور بخشش طلب کرتا ہے تو اللہ اپنی صفت غفور الرحیم کے پیش نظر اسے معاف کر دیتا ہے۔

ویسے بھی تہجد کے وقت کبھی کبھار یا خاص موقعوں پر دو رکعت نمازِ توبہ پڑھ لینا بہت ہی فائدہ مند ہے۔

نمازِ دفعِ خصومت

اس نماز کی چار رکعتیں ہیں۔ یہ چاروں رکعتیں ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس بار اور سورۂ کافرون تین بار پڑھے۔ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۂ اخلاص دس مرتبہ، اور سورۂ تکاثر تین بار پڑھے۔ چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ بار سورۂ اخلاص اور ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے پھر اس کا ثواب اللہ کی بارگاہ میں پیش کر دے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کے معاملہ میں انشاء اللہ کافی ہوگا۔

یہ نماز ان سات اوقات، یعنی ماہِ رجب کی پہلی رات، شب نصف ماہ شعبان، ماہِ رمضان کے آخری جمعہ کو، دونوں عیدوں کے دن، یوم عرفہ، اور یوم عاشورہ پر پڑھی جاتی ہے۔

نماز دافع عذابِ قبر

حضرت عبداللہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی یہ دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فرقان کا آخری رکوع اخیر سورہ تک اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ مومنون کی ابتدا سے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ تک ۔ تو ایسا شخص جنات اور انسانوں کے شر اور فریب سے محفوظ رہے گا اور اس کا اعمالنامہ حشر کے دن اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

عذابِ قبر اور عظیم اضطراب سے اس کو امن دے دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کا علم عطا فرمائے گا خواہ وہ قرآن آموزی کی خواہش بھی نہ رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی اور غریبی کو دور فرما دے گا۔ شان و شوکت عطا فرمائے گا۔ اس کو قرآن فہمی کی بصیرت عطا ہوگی۔ قیامت کے دن حساب فہمی اور باز پرس کے وقت مدلل جواب دینا اس کو سکھا دیا جائے گا اس کے دل میں نور پیدا کر دیا جائے گا۔ جب دوسرے لوگ غمگین ہوں گے تو اس کے لیے کوئی غم نہ ہوگا نہ اسے کوئی خوف ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں میں روشنی پیدا کر دے گا اس کے دل سے دنیا کی محبت محو ہو جائے گی۔ اس کا نام اللہ تعالیٰ کے پاس صدیقین میں لکھا جائے گا۔

نماز ادائے قرض

قرض کی ادائیگی کی نیت سے جو نفل نماز پڑھی جاتی ہے اسے نماز ادائے قرض

کہا جاتا ہے یہ نماز عشاء کے بعد ادائے قرض کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح تین مرتبہ، سورۂ نصر چار مرتبہ سورۂ اخلاص سات مرتبہ پڑھے۔ سلام کے بعد اسی جگہ پر بیٹھا رہے اور کثرت سے یہ دعا پڑھے کیونکہ ادائے قرض کے بارے میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو کوئی رنج و غم لاحق ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ لِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِي الْعِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْكَرِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجِلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ غَمِّيْ وَهَمِّيْ۔

الٰہی! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے مجھ میں تیرا حکم جاری ہے تو میرے لیے عادلانہ حکم جاری کرتا ہے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنے تمام اسماء کے طفیل جو تو نے اپنے لیے مقرر کیے ہیں اور اپنی کتاب قرآن میں لکھے ہیں یا مخلوق میں سے کسی کو سکھائے ہیں اور علم غیب میں اس کو برگزیدہ بنایا ہے کہ میرے سینے کو روشن فرما دے تاکہ غم و الم دور ہو جائیں اور اس کی محبت دل کو عطا کر

تو اس سے انسان کا رنج و غم ضرور دور کر دے گا اور خوشی سے سینہ کشادہ فرما دے گا۔

حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! وہ شخص جو ان الفاظ کو بھول گیا دیوالیہ ہوا اور بڑے خسارہ میں رہا۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں تم ان الفاظ کو یاد کرو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، جو شخص ان الفاظ کے ساتھ اللہ کو پکارے گا (دعا کرے گا) اللہ تعالیٰ اس کے غم دور کر دے گا اور بہت زیادہ مسرت و شادمانی عطا فرمائے گا۔

حضرت عائشہ رض سے حضرت صدیق رض کا ارشاد

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم نے وہ دعا سنی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھایا کرتے تھے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے حواریوں کو سکھائی تھی۔ حضور فرماتے تھے۔ اگر تم میں سے کسی شخص کے ذمے کوہِ اُحد کے برابر بھی قرض ہو تو وہ قرض اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ ادا کر دیتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں ارشاد کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ یَا فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ، مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَ الْاٰخِرَۃِ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْحَمَنِیْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْ عِنْدِکَ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ مَّنْ سِوَاکَ۔

اے اللہ! غموں کا کھولنے والا اور رنج و الم کا دور کرنے والا تو ہی ہے۔ تو بے قراروں کی دعا قبول کرنے والا ہے۔ تو دنیا میں رحمان ہے اور آخرت میں رحیم ہے۔ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھ پر اپنی رحمت فرما اور اپنی رحمت کے طفیل مجھے دوسرے سے بے نیاز کر دے۔

حضرت حسن بصری رح کے دوست کا واقعہ

ادائے قرض کے لیے ایک اور دعا ہے جو حضرت حسن بصری رح سے منقول ہے۔ روایت ہے کہ حضرت حسن بصری رح کے پاس ان کے ایک عزیز اور دوست آئے اور کہا ابو سعید (حضرت حسن بصری کی کنیت) میں قرضدار ہوں۔ میری خواہش ہے کہ آپ مجھے اللہ کا اسم اعظم سکھا دیں (تاکہ قرض ادا ہو جائے) حضرت حسن بصری رح نے فرمایا اگر تم اسم اعظم سیکھنا چاہتے ہو تو اٹھو اور وضو کرو۔ یہ سن کر وہ دوست اٹھے اور انہوں نے وضو کیا۔ حضرت حسن بصری رح نے فرمایا پڑھو: یَا اَللّٰہُ

يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ، اَنْتَ اللّٰهُ، بلیٰ وَاللّٰهِ اَنْتَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اللّٰهُ، اَللّٰهُ۔ اَللّٰهُ وَاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَارْزُقْنِي بَعْدَ الدَّيْنِ۔ ان کے دوست نے یہ کلمات پڑھے (اور چلے گئے) جب صبح ہوئی تو اس بزرگ نے اپنے سامنے بھری ہوئی تھیلیاں رکھی ہوئی پائیں۔ ان تھیلیوں میں ایک لاکھ درہم تھے۔ تھیلیوں کے منہ پر لکھا تھا کہ اگر تو اس سے زیادہ مانگتا تب وہ بھی دیتے۔ تو نے جنت کیوں نہیں مانگی؟

یہ بزرگ حضرت حسن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی اطلاع دی۔ آپ ان کے ساتھ ان کے گھر تشریف لے گئے اور ان درہموں کو بچشم خود ملاحظہ فرمایا۔ ان کے دوست نے کہا مجھے پشیمانی ہے کہ میں نے جنت کیوں نہیں مانگی حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا سکھانے والے نے تمہاری بھلائی اور بہتری کے لئے تم کو اسم اعظم سکھایا تھا تم اس بات کو پوشیدہ رکھنا۔ (غنیۃ الطالبین)

نفل نماز برائے نجاتِ مصیبت

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ جب تم پر کوئی مصیبت آئے یا کسی حاکم کے ظلم کا ڈر ہو یا تمہارا کوئی جانور گم ہو جائے تو ایسی صورت میں اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز (نفل) پڑھو۔ پھر دونوں ہاتھ اوپر کی طرف پھیلا کر یہ پڑھو:

يَا عَالِمَ الْغَيْبِ وَالسَّرَآئِرِ يَا مُطَاعُ يَا عَزِيْزُ يَا عَلِيْمُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا هَازِمُ	اے غیب اور راز کی باتوں کے جاننے والے۔ ہر چیز کی بازگشت تیری ہی طرف ہے تو سب دلوں کے نزدیک عزیز ہے اے اللہ اے اللہ

الْاَحْزَابِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاکَائِدُ فِرْعَوْنَ لِمُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنْ بَعْدِ ظُلْمَتِہٖ وَیَا مُخَلِّصَ قَوْمِ نُوْحٍ مِنَ الْغَرَقِ یَارَاحِمَ عَبْدِہٖ یَعْقُوْبَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا مُنْجِیَ ذِی النُّوْنِ مِنَ الظُّلُمَاتِ الثَّلَاثِ یَا فَاعِلَ کُلِّ خَیْرٍ یَاھَادِیًا اِلٰی کُلِّ خَیْرٍ یَادَالُّ عَلٰی کُلِّ خَیْرٍ وَّ یَا اَھْلَ الْخَیْرَاتِ اَنْتَ اللّٰہُ رَغِبْتُ اِلَیْکَ فِیْمَا قَدْ عَلِمْتَ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔	اے اللہ! اپنے رسول (محمدؐ) کے دشمن گروہوں کو شکست دینے والا تو ہی ہے۔ حضرت موسیٰؑ کے لیے فرعون کو تو نے ہی سزا دی تھی۔ اے حضرت نوحؑ کی قوم کو غرق ہونے سے بچانے والے، حضرت یعقوبؑ کی اشکباری پر تو نے ہی رحم کھایا تھا۔ حضرت یونسؑ کو تین تاریکیوں سے نجات تو نے ہی دی تھی۔ الٰہی! تو ہی ہر نیکی کا پیدا کرنے والا ہے۔ تو ہی ہر نیکی کی طرف راستہ دکھانے والا ہے۔ تو ہی نیکی کا صاحب و مالک ہے۔ تو ہی صاحبِ خیرات ہے۔ الٰہی جس چیز کو تو مفید جانتا ہے میں اس کے لیے تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ میں تجھی سے درخواست کرتا ہوں کہ تو آنحضرتؐ اور ان کی آل پر درود بھیجے۔ (غنیۃ الطالبین)

نمازِ کفایت

یہ نفل نماز اطمینانِ قلب کے لیے پڑھی جاتی ہے اس نماز سے طمانیت قلب بہت جلد حاصل ہوتی ہے۔

اس نماز کی دو رکعتیں ہیں۔ اس نماز کو جس وقت چاہے پڑھے (وقت کی قید نہیں ہے) اس کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ، سورۂ اخلاص دس مرتبہ اور فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پچاس بار پڑھے۔ پھر سلام پھیر کر

ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگے:

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا مُسَبَّحًا بِكُلِّ لِسَانٍ يَا كَافِيَ مُحَمَّدٍ نِ الْاَحْزَابَ وَيَا كَافِيَ اِبْرَاهِيْمَ النِّيْرَانِ يَا كَافِيَ مُوْسٰى فِرْعَوْنَ يَا كَافِيَ عِيْسٰى الْجَبَابِرَ يَا كَافِيَ نُوْحًا الْغَرَقَ وَيَا كَافِيَ لُوْطًا قَوْمِهٖ يَا كَافِيُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى لَا يَخَافُ وَلَا اَخْشٰى مَعَ اِسْمِكَ الْعَظِيْمِ

اے اللہ! اے رحمٰن، اے شفیق، اے محسن اے وہ ہستی جس کی پاکی ہر زبان سے بیان کی جاتی ہے۔ اے وہ ذات پاک جس کے دونوں ہاتھ بھلائی کے ساتھ کشادہ ہیں اے احزاب سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بچانے والے، اے حضرت ابراہیمؑ کو آگ سے نجات بخشنے والے اے حضرت موسیٰؑ کو فرعون سے نجات دینے والے، اے حضرت عیسیٰؑ کو ظالموں سے نجات بخشنے والے، اے حضرت نوحؑ کو طوفان سے نکالنے والے، اے حضرت لوطؑ کو ان کی قوم کی بدکاریوں سے دور رکھنے والے، اے ہر چیز سے بچانے والے! مجھے ہر مشکل سے بچا، تاکہ نہ میں ڈروں اور نہ خوف کھاؤں تیرے اس نام کی وجہ سے جو سب سے عظیم ہے۔

جو شخص اس نماز کو پڑھے گا اس کے غموں اور تباہ حالیوں اور شکستگی خاطر کو یہ نماز دور کر دے گی۔ (غنیۃ الطالبین)

~ • ❖ • ~

نمازِ قضائے عمری

عمر بھر کی قضا نمازوں کو پورا کر لینا قضائے عمری کہلاتا ہے جو نماز اپنے اصلی وقت میں نہ پڑھی جائے وہ قضا نماز بن جاتی ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ قضا نماز کو بعد میں فوراً ادا کر لیا جائے مگر کچھ لوگوں کی بے شمار نمازیں قضا ہو جاتی ہیں جو ادا ہونے سے رہ جاتی ہیں۔ لہذا ایسی قضا نمازوں کو بقیہ عمر میں پورا کر لینے کو قضائے عمری کہا جائے گا۔ لہذا جب اللہ تعالیٰ توفیق دے تو قضا نمازوں کو پورا کر لینا چاہیئے۔

نماز عموماً احساس ذمہ داری سے غافل ہونے کی بنا پر قضا ہوتی ہے۔ نوجوانوں میں پختہ عمر کے لوگوں سے غفلت زیادہ ہوتی ہے۔ مگر جن نوجوانوں کو توفیقِ الٰہی مل جاتی ہے وہ زندگی کے ہر دور میں نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں یہ اللہ کی رحمت اور کرم ہے جس پر ہو گیا اس کی زندگی سنور گئی۔

نمازوں کے قضا ہونے میں شیطان کے وسوسوں کا بڑا دخل ہوتا ہے کیونکہ جب صبح کا وقت ہوتا ہے اور نماز فجر کی اذان ہوتی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق طریقہ کار یہی ہے کہ انسان نیند سے فوراً بیدار ہو جائے۔ اور بستر کو چھوڑ کر نماز کی تیاری میں لگ جائے اور مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کرے لیکن اکثر لوگوں کے ساتھ یوں ہوتا ہے کہ وہ صبح کے وقت بیدار تو ہو جاتے ہیں لیکن بستر پر لیٹے رہتے ہیں اور نماز ادا نہیں کرتے۔ شیطان وسوسہ ڈالے رکھتا ہے کہ ابھی نماز کے لیے کافی وقت ہے تھوڑا سا اور سو لو۔ کوئی بات نہیں۔ حتیٰ کہ آنکھ لگ جاتی ہے اور جب دوبارہ بیدار ہوتا ہے تو نماز کا وقت نکل چکا ہوتا ہے۔ لہذا اس سستی اور کاہلی کا شرعی علاج یہی ہے کہ بیدار ہوتے ہی صبح کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی دعائیں پڑھیں،

جس سے شیطانی وسوسوں کے اثرات فوراً زائل ہو جائیں گے اور بندہ نماز کی تیاری میں یکدم ہوشیار ہو جائے گا۔

ظہر کی نماز قضا ہونے کی اکثر وجہ کاروباری مصروفیات بنتی ہیں۔ سردیوں میں عموماً سہ پہر کے وقت لوگ اپنی ضروریات کے لیے عام خرید و فروخت کرتے ہیں جس سے دکاندار حضرات خاصے مصروف ہوتے ہیں جس کی بنا پر بعض لوگ نماز سے غفلت کر جاتے ہیں مگر جن لوگوں کو اللہ نے توفیق دے رکھی ہوتی ہے وہ کاروبار کو تھوڑی دیر کے لیے بند کر کے نماز ظہر کو وقت پر با جماعت ادا کر لیتے ہیں۔ اور جو حضرات اس سوچ میں مبتلا رہتے ہیں کہ نماز پڑھنی ہے۔ پڑھ لیں گے۔ ان کی اکثر نماز قضا ہو جاتی ہے۔ گرمیوں میں عموماً ظہر کے وقت گرمی کی بڑی شدت ہوتی ہے۔ لوگ اکثر گرمی سے بچنے کے لیے دوپہر کو آرام کرنے لگ جاتے ہیں جس سے بعض لوگوں کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔ اس طرح شیطان کسی نہ کسی طرح انسان کو اللہ کی عبادت سے غافل کرنے میں مصروف رہتا ہے۔

اسی طرح عصر کی نماز سے بھی بعض احباب غفلت کر جاتے ہیں اور خاص کر جب شام ہونے والی ہوتی ہے تو بعض لوگ سارے دن کے کام کاج سے فارغ ہو کر گھر کو لوٹتے ہیں تو مغرب کی نماز وقت پر پڑھنے سے کوتاہی کر لیتے ہیں اور پھر مغرب کی نماز کا وقت بھی بہت قلیل ہوتا ہے اس لیے اس کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

عشاء کی نماز کے وقت تھکاوٹ کا بہانہ اعصاب پر سوار ہو جاتا ہے۔ دل میں ہوتا ہے کہ کھانے کے بعد تھوڑا آرام کر لیں پھر عشاء کی نماز پڑھ لیں گے حتیٰ کہ بعض لوگوں کو شیطان اس طرح کے بہانوں سے غفلت میں ڈالے رکھتا ہے اور نمازیں قضا ہوتی رہتی ہیں مگر جونہی اللہ کی رحمت جوش میں آتی ہے تو وہ جس شخص کو اپنی بارگاہ میں توبہ کی توفیق دے دیتا ہے اور عبادت پر گامزن کر دیتا ہے تو وہ ہمہ وقت اللہ کی یاد میں لگ جاتا ہے اور ہر نماز وقت پر ادا کرنے

لگ جاتا ہے اس لیے اللہ سے پابندی نماز کے لیے توفیق طلب کرتے رہنا چاہیئے۔

قرض کی قضا فرض ہے

بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے لہٰذا ایسے مسلمان پر فرض ہے کہ وہ سچے دل سے توبہ کرے اور قضا پڑھے کیونکہ توبہ سے تاخیر کا گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ قبولِ توبہ کے لیے ضروری ہے کہ پچھلی قضا نمازیں پوری کرے۔ اور آئندہ قضا نہ کرنے کا عہد کرے اور پھر نماز کو نماز کے وقت ہی میں ادا کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ نماز کی محافظت کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کی حفاظت کرے تو قبر اور قیامت کے دن نماز اس کے لیے نور ایمان ہوگی اور ذریعۂ نجات بنے گی اور جو شخص نماز کی محافظت نہیں کرتا۔ نہ اس کے لیے نور ایمان ہوگا بلکہ قیامت کے روز وہ قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے نمازیوں کا انجام اچھا نہیں۔

فرض نماز کی قضا فرض ہے۔ واجب کی قضا واجب ہے جیسے وتر کی قضا واجب ہے۔ منت کی قضا بھی واجب ہے کیونکہ منت واجب ہوتی ہے۔ ایسے ہی نفل نماز شروع کر دینے کے بعد واجب ہو جاتی ہے۔ اگرچہ کسی وجہ سے نفل نماز فاسد ہو جائے یا شروع کر دینے کے بعد کسی وجہ سے نماز توڑنی پڑے تو اس کی قضا واجب ہے۔

فجر کی سنتیں بہت اہم ہیں۔ اگر کسی وجہ سے ان کی قضا ہو جائے تو زوال سے پہلے ان کی قضا پڑھ لی جائے اور زوال کے بعد قضا پڑھنے کی صورت میں صرف فرض کی قضا پڑھی جائے۔

سنتِ مؤکدہ اور نوافل کی قضا نہیں ہے۔ اگر کوئی پڑھ بھی لے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔

قضائے عُمری کی نیّت

قضائے عمری میں ایک مسئلہ یہ درپیش آتا ہے کہ قضا نمازوں کے دن، تاریخ اور سن وغیرہ یاد نہیں ہوتے تو پھر نیت کرتے وقت کیا کیا جائے۔ تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ قضائے عمری پڑھنے سے قبل دل میں سب سے پہلے کی قضا نماز کا خیال قائم کریں اور یوں نیت کریں کہ نیت کی میں نے دو رکعت نماز فرض فجر کی جو پہلے کی قضا شدہ ہے، بندگی اللہ تعالیٰ کی، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

بعض فقہا نے اس کے متعلق یوں بھی بیان کیا ہے کہ ہر نماز کی نیت میں ہمیشہ سب سے پہلے قضا کا خیال دل میں نیت کے وقت ضرور رکھیں۔ مثلاً دو رکعت نماز فرض سب سے پہلے قضا فجر منہ میرا کعبہ شریف کی طرف۔ یونہی سب سے پہلے قضا ظہر، سب سے پہلے قضا عصر، سب سے پہلے قضا مغرب، سب سے پہلے قضا عشاء، سب سے پہلے قضا وتر، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف کی نیت کریں کہ جو پہلے قضا فرض پڑھ چکے اب اس کے بعد والے قضا فرض پہلے کہلائیں گے۔ اور جب وہ پڑھ لیے تب اس کے بعد والے پہلے کہلائیں گے۔

قضائے عُمری پڑھنے کا وقت

قضا نماز پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں جب بھی یاد آئے اور موقع ملے تو فوراً پڑھ لینی چاہیئے۔ لیکن ممنوع وقت میں قضا نماز نہ پڑھے۔ جیسے زوال یا سورج کے طلوع و غروب کے وقت کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی، لہٰذا طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب اور ضحوۂ کبریٰ (دوپہر زوال سے تقریباً پون گھنٹہ قبل) کے علاوہ ہمیشہ ہر وقت نماز قضائے عمری پڑھ سکتے ہیں۔

قضائے عُمری کے طریقے

عمر بھر کی قضا نمازوں کو پورا کرنے کے مختلف طریقے مندرجہ ذیل ہیں:

مسئلہ ۱: اگر کسی شخص کی عمر کا کچھ حصہ نماز سے غفلت میں گزر جائے اور

عمر کے اس حصے میں اس نے نمازیں بالکل نہ پڑھی ہوں یا پڑھی بھی ہوں تو کبھی کبھار کوئی نماز پڑھ لی۔ تو اللہ تعالیٰ جب اسے توفیق دے تو اسے پہلی فرصت میں چاہیے کہ اپنی عمر کی قضا نمازوں کو پورا کرے۔ ان قضا شدہ نمازوں کا حساب لگائے اور انھیں مسلسل پڑھنا شروع کر دے اور اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے فلاں مہینہ کی فلاں تاریخ کی (مثلاً) فجر کی (پہلی یا دوسری) نماز پڑھتا ہوں۔ بغیر اس طرح نیت کیے قضا صحیح نہیں ہوتی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: اگر کسی کو دن، تاریخ، مہینہ یا سال کی تعداد یاد نہ ہو تو اندازہ کرے جو تعداد زیادہ سے زیادہ اندازہ میں آئے اس کو اختیار کرے، اور ہر نماز کے لیے یوں نیت کرے کہ فجر کی جتنی نمازیں میرے ذمے ہیں ان میں سے پہلی قضا پڑھتا ہوں یا ظہر کی جتنی نمازیں میرے ذمے ہیں ان میں سے پہلی قضا پڑھتا ہوں۔ اسی طرح عصر وغیرہ کے لیے نیت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ دل گواہی دیدے کہ سب نمازیں پوری ہو گئیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۳: قضا نماز پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے اس لیے دوسری صورت میں اوقاتِ ممنوعہ کو چھوڑ کر جس وقت فرصت ہو وضو کر کے حسبِ قاعدہ ایک دن رات کی بیس رکعتیں پڑھ لیا کرے اور اپنی نمازوں کا حساب رکھے۔ اس کے علاوہ یہ بھی جائز ہے کہ ایک ایک وقت کی پوری پوری اکٹھی نمازیں پڑھ لے۔ مثلاً پہلے فجر کی ساری، پھر ظہر کی پھر عصر کی، پھر مغرب کی، پھر عشاء کی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: نماز قضائے عمری ادا کرنے کا ایک طریقہ یہ مروّجہ ہے کہ ہر نماز اپنے وقت میں جب ادا کرتے ہیں تب چند دن کی نماز قضائے عمری بھی اس کے ساتھ ہی ادا کر لیتے ہیں۔ مثلاً نماز فجر سے قبل یا بعد تین دن کی قضا نمازیں (فجر دو فرض، ظہر چار، عصر چار، مغرب تین فرض، عشاء چار فرض اور وتر تین، کل تین دن کی ساٹھ رکعتیں) پڑھ لیں۔ اور اگر تین دن کی قضا نمازیں ایک وقت پڑھتا جاری

نہ رکھ سکیں تب دو دن یا صرف ایک دن کی ہی قضا بیس رکعت نماز ادا کریں۔ اسی طرح ظہر میں، اسی طرح عصر میں، اسی طرح مغرب میں اور اسی طرح عشاء میں، بیس بیس رکعت ادا کریں۔

مسئلہ ۵ : قضائے عمری نمازیں پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز فجر سے قبل یا بعد اس وقت کی نماز فجر کے علاوہ پانچ دن کی قضا نماز فرض فجر، جو صرف دس رکعتیں بنتی ہیں وہ ادا کریں۔ اور جس وقت کی نماز زیادہ قضا کی گئی ہو وہ بھی فجر میں ہی چند دن کی اضافی پڑھنا شروع کر دیں۔ اسی طرح ظہر میں اس وقت کی ظہر نماز کے علاوہ پانچ دن کی قضا ظہر جو بیس رکعت فرض بنتے ہیں پڑھیں۔ اسی طرح نماز عصر میں بھی پانچ نماز قضائے عمری عصر پڑھیں، وہ بھی بیس رکعت فرض بنتے ہیں۔ اسی طرح مغرب میں بھی پانچ نماز قضائے عمری مغرب جو پندرہ رکعت فرض بنتے ہیں، اسی طرح عشاء میں پانچ دن کے عشاء کے قضا فرض بیس رکعت اور پندرہ وتر، گویا پینتیس رکعت قضائے عمری عشاء اور وتر پڑھیں۔

مسئلہ ۶ : عصر کی نماز کے فرض پڑھنے سے قبل چار سنت غیر مؤکدہ جو پڑھی جاتی ہیں ان کی جگہ قضائے عمری ادا کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح عشاء کی فرض نماز سے قبل چار سنتوں کی جگہ قضا نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ اسی طرح ظہر اور مغرب کے نوافل کی جگہ پر قضائے عمری پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ فرائض نوافل سے مقدم ہیں۔ اس لیے قضا فرضوں کا ہر حال میں پورا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۷ : قضا وتر اگر عشاء کی نماز کے بعد پڑھیں تو دعائے قنوت سے پہلے کانوں تک اپنے ہاتھ اٹھا لیں۔ اگر عشاء کی نماز کے علاوہ کسی اور وقت مسجد میں قضا وتر پڑھیں تو پھر دعائے قنوت سے پہلے کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیں۔ صرف اللہ اکبر کہہ کر دعائے قنوت پڑھ لیں تاکہ کسی دوسرے مسلمان بھائی کو یہ پتہ نہ چلے کہ آپ قضا وتر پڑھ رہے ہیں۔ اس سے ایک تو آپ کا پردہ رہے گا کہ آپ کی نماز ترک ہوئی تھی۔ اور دوسرے یہ کہ آئندہ نماز باقاعدگی سے پڑھنے کی

نصیحت حاصل ہوگی تاکہ دوسروں کے سامنے قضا پڑھنے کی شرمندگی نہ ہو۔

مسئلہ ۸ : رمضان المبارک میں سحری کھانے کے بعد نماز فجر سے پہلے تک کافی وقت ہوتا ہے اس میں نماز قضائے عمری پڑھی جا سکتی ہے کیونکہ صبح صادق کے بعد سورج طلوع ہونے تک صرف نفل نماز پڑھنا منع ہے۔ قضائے عمری چونکہ فرض کی قضا ہوتی ہے اس لیے قضائے عمری پڑھی جا سکتی ہے۔ اسی طرح نماز عصر کے بعد مغرب تک صرف نفل نماز پڑھنے کی ممانعت ہے مگر قضائے عمری ادا کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۹ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی نسبت سے ۱۲ ربیع الاول کی رات بڑی بابرکت تصور کی جاتی ہے لہذا اس شب میں بیدار رہنا بڑی سعادت ہے اگر کسی کی قضا نمازیں رہتی ہوں تو اسے چاہیئے کہ وہ اس رات میں اپنی قضا نمازوں کو ادا کرے کیونکہ قضا نماز کا پورا کر لینا دوسری نفلی عبادت سے بڑا افضل ہے۔ نوافل کا فائدہ اس وقت سونے پر سہاگے کی طرح ہوگا جبکہ فرض نمازیں پوری ہوں۔

مسئلہ ۱۰ شب معراج بھی بڑی فضیلت والی رات ہے کیونکہ اس رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج حاصل ہوئی تھی اور اسی شب کو پانچ فرض نمازیں تحفہ میں ملی تھیں اور یہ رات ۲۷ رجب المرجب کو ہوتی ہے۔ لہذا اس رات میں بھی اگر قضا نمازیں ادا کی جائیں تو بہت بہتر ہوگا تاکہ فرض نمازوں کی قضا ہر سال میں پوری ہو جائے تو بہت اچھا ہے اس کے بعد ذکر و اذکار کریں اور نوافل پڑھیں۔

مسئلہ ۱۱ : شعبان کی پندرہویں رات کو شب برأت یعنی نجات کی رات کہا جاتا ہے لہذا اس رات میں نفلی عبادت کے ساتھ اگر قضائے عمری بھی ادا کی جائے تو بہت عمدہ ہے۔

مسئلہ ۱۲ رمضان شریف میں شب قدر کی راتوں یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹

ہیں نیز عید کی چاند رات اور ذی الحجہ کی ۹ تا ۱۳ تاریخ کی راتوں کی بھی بڑی فضیلت ہے اُن میں بھی قضائے عمری نمازیں ادا کی جا سکتی ہیں ۔

مرنے والے کی قضا نمازوں کا فدیہ

ایک مسلمان کی اگر نمازیں قضا ہو گئی ہوں اور آخری وقت میں ان کی قضا ادا کیے بغیر وہ دنیا سے کوچ کر جائے تو ایسے شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے لواحقین کو مرتے وقت نمازوں کی جگہ فدیہ دینے کی وصیت کر جائے اور ایسی وصیت کرنا واجب ہے ۔ ایسے فدیے کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ جب کوئی مرنے والا قضا نمازوں کے بدلے میں فدیہ کی وصیت کر جائے تو اس کے مال میں سے کفن دفن اور قرض وغیرہ اگر ہو تو ادا کر کے بقایا مال سے ایک تہائی رقم کو فدیہ کے طور پر مستحقین میں بانٹ دینا چاہیئے ۔ وصیت کی صورت میں مرنے والے کے مال کا اختیار رکھنے والے پر فدیہ واجب ہو جاتا ہے اگر فدیہ نہ دے گا تو گنہگار ہو گا ۔

۲۔ ہر فرض نماز اور وتر کے عوض نصف صاع گیہوں فی نماز کے حساب سے فدیہ ادا کریں ۔ اس طرح پانچ فرض اور ایک واجب وتر ملا کر چھ نمازوں کا فدیہ دس کلو گندم یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت فدیے میں ادا کی جا سکتی ہے ۔ ہر نماز کے فدیے کی مقدار صدقہ فطر کے برابر ہے ۔

۳۔ اگر کوئی مرنے والا بحالتِ زندگی اپنی نمازوں کا فدیہ دے تو وہ جائز نہیں کیونکہ کمزوری، ضعیفی یا بیماری کی حالت میں نماز پڑھنے کا ہی حکم ہے خواہ اشارے سے نماز پڑھنی پڑے ۔

عالم فقری کی تصانیف



ادارہ پیغام القرآن

IDARA PEGHAM-UL-QURAN